تلاشِ حق

www.KitaboSunnat.com

ایک تحریری مناظرہ

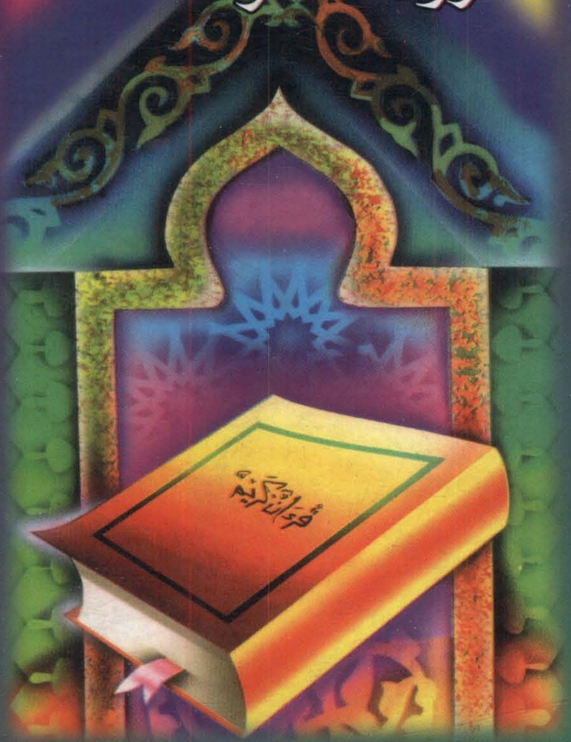

تنظیم الدعوۃ الی القرآن و السنۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

تلاشِ حق

تنظیم الدعوۃ الی القرآن و السنۃ راولپنڈی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

257.4
ت ۱۹ ن

کتاب	تلاشِ حق
طبع جدید	1994ء
تعداد	1100
صفحات	
مطبع	
کمپوزر	الممتاز کمپیوٹر آرٹ فون: 531159
قیمت	- 60
ناشر	تنظیم الدعوۃ الی القرآن والسنۃ گوالمنڈی راولپنڈی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرستِ مضامین

نمبر شمار		صفحہ
1	پیش لفظ	۹
2	جناب نواب محی الدین کا تعارفی خط	۱۱
3	حنفی مذہب کے خلافِ سنت مسائل	۱۶
4	امام ابو حنیفہ اور جمع احادیث	۲۴
5	امام ابو حنیفہ اور ان کی طرف منسوب کردہ مسائل	۲۴
6	ائمہ کرام کی فضیلت تقلید کی مقتضی نہیں	۲۷
7	منتہائے فضیلت کی اتباع	۲۸
8	کیا امام ابو حنیفہ ہی حدیث کا صحیح مطلب سمجھے	۲۸
9	تقلید اور شریعت سازی	۲۹
10	صحیح بخاری کی حدیث کو ماننا امام بخاری کی تقلید نہیں	۳۱
11	صحیح بخاری و صحیح مسلم کی صحت پر امت کا اتفاق	۳۱
12	جاہل کا عالم سے سوال کرنا تقلید نہیں	۳۴
13	محض وہم و گمان سے حدیث کو نہیں چھوڑا جاسکتا	۳۵
14	صحیح بخاری و صحیح مسلم کی صحت پر ائمہ کا اتفاق	۳۵
15	حنفی فقہ کے بے شمار مسائل بے دلیل ہیں	۳۶
16	اہل حدیث ابتدائے اسلام سے ہیں	۳۶
17	تقلید کا صدیوں بعد شروع ہونا	۳۸
18	اولیاء اللہ اہلحدیث ہی ہوتے ہیں	۳۹
19	اکثریت اور خدمت دین حق پر ہونے کی دلیل نہیں	۴۴
20	عقائد کی پختگی صفتِ محمود ہے بشرطیکہ حق کی راہ میں حائل نہ ہو	۴۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

21 کیا تمام مقلدین علومِ عربیہ سے کورے ہیں

22 صحابہ کرامؓ حدیث ملنے پر اپنے فتوی سے رجوع کر لیتے تھے ۴۹

23 ترکِ رفع یدین سنت نہیں ۵۰

24 تقلید گمراہی کی جڑ ہے ۵۱

25 وہابی کوئی فرقہ نہیں ۵۱

26 عدمِ ذکر سے عدمِ شئے لازم نہیں آتا ۵۲

27 استادی شاگردی تقلید نہیں ۵۲

28 تقلید کا باعث احساسِ کمتری ہے ۵۳

29 توبہ کے بعد پچھلے گناہ بھی نیکیوں میں تبدیل کر دیئے جاتے ہیں ۵۹

30 غیر مسنون وظائف کوئی نیکی نہیں ۵۹

31 علماء - حق کا معیار نہیں ہیں ۶۰

32 اجتہادی اختلاف اور تقلید کا فرق ۶۲

33 ایک حدیث سے رفع یدین کے خلاف غلط استدلال ۶۲

34 چند مغالطے ۶۷

35 رفع یدین فرض ہے ۷۲

36 نماز کے ارکان میں فرض و سنت کی تفریق ۷۴

37 عبداللہؓ بن مسعود کی حدیث کا متن غیر محفوظ ہے ۷۴

38 امام حق پر تھے لیکن مقلد حق پر نہیں ۸۰

39 مجتہدین خطا سے پاک نہیں ۸۰

40 فقہ حنفی کے گندے مسائل اور امامِ ابوحنیفہ کی بریت ۸۲

41 بزرگوں کی لغزش ۸۴

42 مولوی اشرف علی تھانوی صاحب کی کتابوں کی حیثیت ۸۴

43 تصنیفاتِ غزالی ۸۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

44 عبداللہ بن مسعودؓ کو اوائل اسلام کی نماز یاد رہی ۸۵
45 کیا شاہ ولی اللہ صاحب تقلید کے حامی تھے ۹۴
46 کیا مقلد کی اقتدا میں نماز ہو سکتی ہے ۹۵
47 شاہ ولی اللہ کی تحریر سے تقلید کا رد ۱۰۷
48 "بڑی جماعت کی پیروی کرو" کا صحیح مفہوم ۱۰۸
49 بڑی جماعت کی پیروی کے الزامی جوابات ۱۰۹
50 اہلحدیث کوئی فرقہ نہیں ہے ۱۱۲
51 کرامت ولایت کا معیار نہیں ۱۱۳
52 بہت سے کلمہ گو بھی مشرک ہوتے ہیں ۱۲۴
53 مقلد محقق نہیں ہو سکتا ۱۲۶
54 تقلید کی تعریف
55 فقہ کی تعریف
56 بہت سے علمائے اہلحدیث کو مقلدین نے مقلد مشہور کر دیا ہے ۱۲۷
57 تقلید کیوں نہیں چھٹتی ۱۲۹
58 امام ابوحنیفہ کی جمع کردہ احادیث کہاں گئیں؟ ۱۳۰
59 رائے اور فتوے بازی کی مذمت ۱۳۱
60 حق والے قلیل ہوتے ہیں ۱۳۹
61 تصوف و اوراد ۱۴۰
62 بیعت کی حقیقت ۱۴۳
63 اہلحدیث متوجہ ہوں ۱۴۴
64 احادیث صحیحہ میں کوئی تضاد نہیں، ہر صحیح حدیث قابل عمل ہے ۱۵۲
65 مختلف سوالات اور ان کے جوابات
66 عدم رفع کی احادیث اور ان کے جوابات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

67	مختلف سوالات کے جوابات	
68	تقلید	۱۶۵
69	زیارت نبوی	۱۶۵
70	رفع یدین	۱۶۷
71	فاتحہ خلف الامام	۱۶۷

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرضِ ناشر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تنظیم الدعوۃ الی القرآن و السنۃ نے اپنے یومِ تاسیس سے لیکر ابتک جو کچھ کیا ہے اور کر رہی ہے اس کا واحد مقصد رب کی خوشنودی اور دین محمد ﷺ کی سربلندی و ترویج ہے علاوہ اس کے ہمارا کوئی مقصد و منشأ نہیں۔ ہم نے ہمیشہ یہی کوشش کی ہے کہ صرف ایسا مواد ہی طبع کرایا جائے جو بامقصد تعمیری اور قرآن و سنت پر مبنی ہو۔ اس میں کسی قسم کا تصنع، ریاکاری یا دروغ گوئی نہ ہو اور نہ ہی کتاب و سنت سے انحراف کا کوئی پہلو نکلتا ہو، ہمارے اس دعوے کی صداقت ہمارا شائع کردہ لٹریچر ہے۔

زیرِ نظر کتاب دراصل دو مختلف نظریات کے حامل افراد کی باہمی خط و کتابت ہے۔ جو اس سے قبل بھی کئی بار شائع ہو چکی ہے۔ "تلاش حق" نامی کتاب پڑھنے کے بعد آپ خود اس کے بارے میں کوئی رائے قائم کر سکیں گے ہمارے خیال میں یہ کتاب صراط مستقیم تک رسائی کیلئے ایک بہترین ذریعہ ہے۔ اپنی تمام تر خوبیوں کے باوجود اس میں بعض جگہ مکتوب نگاروں نے ایسی تحریریں بھی لکھ دی ہیں جن سے ہم اتفاق نہیں کرتے اور ہمارے خیال میں ایسے مسائل میں وسعت ہونی چاہیئے لیکن چونکہ یہ تحریریں ان خطوط کا حصہ ہیں، جنکو من و عن شائع کیا گیا ہے، اس لئے امانت کا تقاضا یہی ہے کہ ان خطوط کو بعینہٖ شائع کیا جائے جیسا کہ یہ لکھے گئے ہم ان میں کسی قسم کی قطع و برید کا اختیار نہیں رکھتے۔ تاہم اس امر پر ہم اپنے قارئین سے پیشگی معذرت چاہتے ہیں۔

ابن الاسلام سلفی
امیر تنظیم الدعوۃ الی القرآن و السنۃ
گوالمنڈی، راولپنڈی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

از جناب عبدالسلام خانصاحب بریلوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

محترم سید مسعود احمد صاحب بی۔ ایس، سی جماعت اہلحدیث میں ان عظیم المرتبت شخصیتوں میں ممتاز حیثیت رکھتے ہیں جو بیک وقت انگریزی اور عربی کے عالم ہیں۔ سید صاحب موصوف نے اسلاف پرستی اور تقلید کی تاریک فضاؤں میں مدتوں رہنے کے بعد دین کے معاملہ میں خداداد صلاحیتوں سے صحیح تحقیق کے بعد اپنے لئے جو راہ عمل اختیار کی ہے اسکو نبی کریم ﷺ نے متعین فرمایا تھا۔

اور یہی مذہب حضرت امام ابوحنیفہ کا تھا کہ

اذا صح الحدیث فھو مذھبی

یعنی صحیح حدیث ہی میرا مذہب ہے۔

زیر نظر کتاب "تلاش حق" میں وہ خط و کتابت ہے جو مدتوں مولوی نواب محی الدین صاحب (جن کو اپنے حنفی ہونے پر بڑا ناز تھا) اور محترم سید مسعود احمد صاحب بی ایس سی کے مابین تقلید شخصی اور دیگر بہت سے اختلافی مسائل پر ہوتی رہی ہے۔ جس میں مولوی نواب محی الدین صاحب کے سخت اور اشتعال انگیز سوالات کے جوابات میں سید صاحب موصوف نے جو زبان استعمال کی ہے وہ سخت کلامی اور طنز سے بالکل پاک ہے اور اسلوب بیان سادہ عام فہم ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے اندر معقولیت اور لہجہ متانت و سنجیدگی لئے ہوئے ہے اور مولوی نواب محی الدین صاحب کے جملہ سوالات کے جوابات نہایت واضح الفاظ میں پختہ دلائل و براہین کی روشنی میں بطریق احسن دیئے گئے ہیں۔ چنانچہ اس سے متاثر ہو کر نواب محی الدین صاحب نے مدتوں خط و کتابت کے بعد اپنے اہلحدیث ہونے کا اعلان فرما دیا۔

اللہ تعالی جزائے خیر دے مکتبہ ایوبیہ کراچی کو جو اپنے انتہائی محدود وسائل کے باوجود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہزاروں کی تعداد میں اس کتاب کو شائع کر رہی ہے۔

واقعہ تو یہ ہے کہ اس کتاب کو پڑھ کر ہر طالب حق و صداقت کو کہنا پڑتا ہے کہ واقعی اس میں ملت کے ہر فرد کے لئے جانواز راہ عمل پیش کی گئی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مجھے یہ معلوم ہو کر بڑی مسرت ہوئی ہے کہ میرے اور جناب سید مسعود احمد صاحب بی۔ایس۔سی کے مابین جو خط و کتابت ہوئی ہے اس کو جماعت المسلمین (۱) کراچی شائع کرا رہی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ میرا یہ تعارفی خط بھی اس میں شائع کردیا جائے۔

قارئین سے مؤدبانہ گذارش ہے کہ وہ ان خطوط کو خالی الذہن ہو کر بڑی توجہ اور غور سے پڑھیں۔ پھر آپ کو معلوم ہوجائے گا کہ جناب سید مسعود احمد صاحب کے دلائل کس قدر ٹھوس اور وزنی ہیں اور عقل کی کسوٹی پر بھی پورے پورے اترتے ہیں اور دل میں پیوست ہوتے چلے جاتے ہیں میرے ابتدائی خطوط سے آپ کو اندازہ ہوگا کہ میں اپنے عقیدہ اور مسلک حنفی پر کس قدر سختی سے پابند تھا۔ اور ہونا بھی چاہیئے تھا کیونکہ مجھے یقین تھا کہ جو کچھ علماء احناف کہتے ہیں وہی حق ہے۔ میری نظر میں حنفی مسلک دیگر سارے مسلکوں سے برتر افضل و اعلیٰ تھا اور اس کے باہر جو کچھ تھا وہ غلط بلکہ اغلط تھا۔ اسی لئے ابتدا ہی سے حنفی مسلک کی کتابیں میرے زیر مطالعہ رہیں۔ اس دور میں میں دن رات حنفی علماء کی صحبت میں رہا کرتا تھا۔ مولوی الیاس صاحب کی تبلیغی جماعت میں بڑی شدومد سے حصہ لیا کرتا تھا۔ تعلقہ سجاول ضلع ٹھٹھہ کے مدرسہ دارالفیوض ہاشمیہ میں جو اساتذہ صاحبان اس وقت تھے ان سے حنفی مذہب کی معلومات حاصل کرتا۔ علماء احناف کی کتب تفاسیر، فقہ، سیرت وغیرہ بڑے ذوق اور شوق سے پڑھا کرتا تھا۔ کس قدر فرسودہ خیالات تھے میرے کہ میں یہ ایمان رکھتا تھا کہ جو کچھ ہمارے علمائے احناف کہتے ہیں بس وہی حق ہے۔ یہاں مجھے قرآن شریف کی یہ آیت یاد آتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہود و نصاریٰ نے اپنے علماء کو اپنا رب بنا رکھا ہے۔ آیت شریف

اتخذوا احبارھم و رھبانھم اربابا من دون اللہ

میں نے کبھی قرآن و حدیث کا مطالعہ نہیں کیا کیوں کہ مجھے علماء احناف نے ڈرا دیا تھا کہ قرآن و حدیث بہت مشکل کتابیں ہیں۔ کانٹوں سے بھری وادی کی مثال ہیں اس لئے ان کو نہ پڑھو ورنہ بھٹک جاؤ گے اس لئے میری ہمیشہ یہی کوشش رہی کہ ہر مسئلہ میں علماء احناف کے فتووں پر عمل کروں بس یہی اسلام ہے اور یہی اصل دین ہے۔ چنانچہ مجھے اپنے حنفی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے پر بڑا ناز تھا۔ میں ایک پیر صاحب کا مرید بھی ہو گیا تھا اور ان سے بیعت کرنے کے بعد میں اپنے آپ کو صوفی تصور کیا کرتا تھا۔ ذکر و اذکار وظیفہ وظائف اور اوراد وغیرہ جو حنفی مذہب میں رائج ہیں ان پر سختی سے عامل تھا۔ خوب سر پٹک پٹک کر ضربیں لگائیں، مراقبے کئے اور سمجھتا رہا کہ بس اب یہ ہوا اور وہ ہوا۔ میرے دن رات اسی طرح بسر ہوا کرتے تھے کہ ایک روز میرے ایک دوست جناب ڈاکٹر علیم الدین صاحب نے جو ہمارے ساتھ تبلیغی جماعت میں شریک رہتے تھے مجھ سے کہا کہ ان کا ایک لڑکا اپنا دین (حنفی مسلک) چھوڑ کر اہل حدیث ہو گیا ہے جس کی وجہ سے سارے خاندان میں بے چینی پیدا ہو گئی ہے۔ خاندان کے دوسرے افراد بھی اس بات سے متاثر ہو رہے ہیں۔ موصوف نے خواہش ظاہر کی کہ ان کے ہمراہ کراچی چلوں اور ان کے بہنوئی جناب مسعود صاحب سے جو اس تحریک کو ہوا دے رہے ہیں بحث مباحثہ کر کے ان لوگوں کو سمجھاؤں تاکہ وہ پھر حنفیت میں واپس آجائیں۔ چنانچہ میں اس کار خیر کے لئے تیار ہو گیا۔ کیونکہ میرے نزدیک اس وقت حنفیت ہی سچا دین تھا۔ میں نے اس بات کا تذکرہ اپنے استاد مولوی نور محمد صاحب مہتمم مدرسہ ہاشمیہ سجاول سے کیا تو صاحب موصوف نے میرے جانے کی مخالفت کی اور کہا کہ تم جاؤ گے تو اپنا ایمان بھی کھو دو گے کیونکہ وہ لوگ ضدی ہیں ہرگز تمہاری بات نہیں مانیں گے۔ استاد صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ وہ خود ایک دفعہ ان لوگوں کے پاس گئے تھے مگر وہ نہ مانے لہٰذا مجھے منع کر دیا کہ ہرگز نہ جاؤ۔ مگر مجھے کچھ ایسا جوش پیدا ہوا کہ بیان نہیں کیا جا سکتا۔ میں نے فیصلہ کیا کہ میں ضرور جا کر گمراہوں کو راہ راست پر لانے کی کوشش کروں گا۔ چنانچہ میں اپنے دوست علیم الدین صاحب کے ہمراہ کراچی چل پڑا ان لوگوں سے ملاقات ہوئی بات چیت کے لئے عصر کے بعد کا وقت مقرر ہوا۔ چنانچہ بعد نماز عصر محترم مسعود صاحب کے دولت خانہ پر محفل جمی۔ سوال و جواب شروع ہوئے۔ تھوڑی ہی دیر بعد میں نے محسوس کر لیا کہ میرے پاس سوائے تقلیدی علم کے اور کچھ نہیں ہے۔ ادھر محترم مسعود صاحب کے پاس قرآن و حدیث کا ایک سمندر ہے۔ جناب مسعود صاحب قرآن کی آیت پڑھتے حدیث رسول معصوم ﷺ پڑھ کر جواب طلب کرتے کہ فلاں مسئلہ میں اللہ تعالیٰ کا اور اس کے رسول کا یہ حکم اور ارشاد ہے لیکن آپ کا حنفی مسلک اس کے خلاف حکم دیتا ہے۔ میں جواب میں فقہ کی کتب کا حوالہ دیتا۔ ہدایہ شریف، درمختار، فتاویٰ عالمگیری، بہشتی زیور وغیرہ وغیرہ سے فتویٰ پیش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا۔ ادھر قرآن شریف کی آیتیں، بخاری و مسلم کی حدیثیں۔ ابوداؤد، موطا امام مالک، ترمذی، ابن ماجہ جیسی کتب سے احکامِ رسول پیش کئے جانے لگے۔ میں ان کتب کو دیکھ گھبرا گیا۔ کیوں کہ حنفی علماء نے مجھ سے فرمایا تھا کہ قرآن و حدیث کانٹوں بھری وادی کی مثال ہیں ان کو ہرگز نہ پڑھنا اس لئے میں نے کبھی ان کتب کو دیکھنے اور پڑھنے کی تکلیف گوارا نہیں کی تھی۔ صرف نام سن رکھے تھے ناظرین اندازہ فرمائیں کہ اس وقت میری کیا حالت ہوئی ہوگی۔ میں حیران تھا بغلیں جھانک رہا تھا دل میں ایک جوش تھا کہ کسی طرح حنفی مذہب کو اس وقت سچا ثابت کر دکھاؤں کہ ان کی یہ ساری دلیلیں غلط ثابت ہوجائیں۔ مجھے حیرت ہورہی تھی کہ ہمارے علمائے احناف اپنے وعظوں میں تقریروں میں کتب میں تفسیروں میں تو ہمیشہ یہ کہا کرتے ہیں کہ قرآن کے بعد روئے زمین پر بخاری شریف سب سے زیادہ صحیح کتاب ہے۔ مگر آج اس بخاری و مسلم شریف سے حنفی مذہب چوپٹ ہورہا ہے۔ کیا کیا جائے کس طرح حنفیت کو ثابت کیا جائے۔ میں دل میں پیچ و تاب کھانے لگا مگر میرا تقلیدی علم قرآن و حدیث کا مقابلہ نہ کرسکا۔ میں خاموش ہوگیا جیسے مجھ پر سکتہ ہوگیا۔ میرے مخاطب جناب مسعود صاحب کا اندازِ گفتگو نہایت شیریں اور نرم تھا۔ دورانِ مباحثہ میں نے ان کے چہرے سوائے مسکراہٹ اور نرمی کے کچھ نہ دیکھا۔ ان کی گفتگو بڑی عالمانہ تھی۔ ایک ایک مسئلہ کے لئے وہ کئی کئی آیتیں اور حدیثیں پیش کرتے جاتے تھے۔ اور میرے پاس ان کے جواب میں ایک بھی حدیث نہیں تھی۔ لیکن میں نے شکست تسلیم نہیں کی میں نے ان سے کہا کہ آپ کچھ اپنے سوالات لکھ دیں میں بڑے بڑے علماء احناف سے دریافت کرکے آپ کو ثبوت دوں گا کیوں کہ مجھے یہ یقین تھا کہ ہمارا یہ دیرینہ مذہب حنفی مسلک کوئی کھلونا تو ہے نہیں کہ ان کی باتوں سے ٹوٹ جائے گا۔ سینکڑوں سال سے یہ مسلک چلا آرہا ہے۔ ہماری پشت ہا پشت حنفی مسلک کی دلدادہ تھی۔ آج جدھر دیکھئے حنفی ہی حنفی نظر آتے ہیں۔ حنفی مذہب کس قدر دین اسلام کی خدمت کررہا ہے۔ یہ اس کے عمل سے ظاہر ہے۔ جدھر دیکھئے ہماری ہی مسجدیں آباد ہیں۔ مدارس اسلامیہ سب حنفیوں کے ہیں ساری کتب دینی اور تفاسیر سب حنفیوں کی لکھی ہوئی ہیں۔ ہم میں ولی، غوث، ابدال، بڑے بڑے مشائخ اور امام گزرے ہیں اور اس وقت بھی ہیں کیا یہ سب بلادلیل ہی اپنا شیش محل بنائے ہوئے ہیں؟ جس کو یہ حضرت مسعود صاحب آج گرانے کی سعی ناکام میں مصروف ہیں بس میرا یہ جوش تھا جس کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وجہ سے میں نے ان سے سوالات طلب کئے۔ مسعود صاحب نے بڑی فراخدلی سے سوالات لکھ دیئے ناظرین کرام میری حیرت کی انتہا نہ رہی جب یہ سوالات لیکر میں اپنے علماء کرام کی خدمت میں پہنچا اور ان کے جوابات طلب کئے تو کسی نے بھی ان سوالات کا جواب نہ دیا۔ کسی نے کچھ کہا کسی نے کچھ کہا۔ میں حیران تھا کہ خدایا یہ کیا تماشا ہے؟ کیوں ایسا ہورہا ہے۔ کیوں علماء احناف ٹال مٹول کرر ہے ہیں۔ بعض علماء نے مجھے ڈانٹا دھمکایا کہ معلوم ہوتا ہے کہ تم غیر مقلد ہوگئے ہو اور خوامخواہ ہم کو پریشان کرنے آئے ہو۔ کسی نے کہا کہ نواب صاحب تم غیر مقلدوں کے سوالات کے جواب میں خاموشی اختیار کرو تو وہ تمہارا پیچھا تھک ہار کر چھوڑ دیں گے۔ کسی نے کہا کہ میاں کیوں وہابیوں کے پیچھے اپنا ایمان خراب کرتے ہو۔ کسی نے کہا کہ یہ نجدی لوگ ہیں۔ جن سے بات کرنا سخت منع ہے اور میں یہ سوچتا کہ جب ہمارا مذہب حنفی سچا ہے تو پھر ہم کیوں خاموش رہیں۔ کیوں کسی اعتراض کرنے والے سے بھاگیں۔ ہمارا تو کام یہ ہے کہ ہم ان کو قائل کرکے گمراہی سے بچائیں۔ جب ہمارے علمائے کرام بھی اپنے وعظوں میں اتباعِ رسول ﷺ پر زور دیتے ہیں اور ادھر اہلحدیث بھی یہی کہتے ہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ ان کے اور ہمارے درمیان اتنی بڑی خلیج حائل ہوگئی۔ کیوں آج یہ حنفی علماء ان کو چھوڑ کر بھاگ رہے ہیں۔ کیوں دلیل کی بجائے تاویل سے کام لیتے ہیں۔ ایک طرف صحیح بخاری کو قرآن کے بعد صحت کا درجہ دیتے ہیں اور عمل کے میدان میں اس کو چھوڑ کر بھاگ جاتے ہیں۔ وعظوں میں حدیثیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں لیکن عملی میدان میں اس کو چھوڑ کر الگ ہوجاتے ہیں ایک طرف انکارِ حدیث کرنے والے کو کافر کا فتویٰ دیتے ہیں۔ دوسری طرف خود افضلیت اور غیر افضلیت کا سوال کرکے انکار حدیث کرتے ہوئے ذرا نہیں ڈرتے۔ اگر بخاری شریف غلط ہے تو صاف صاف کیوں نہیں اس کا اعلان کردیتے؟۔ بس یہی سوالات میرے دماغ میں چکر کاٹتے رہے۔ ایک حنفی مشہور عالم نے مجھ سے کہا تو یہ کہا کہ میاں نواب صاحب تم نے باقاعدہ عربی علوم حاصل نہیں کئے۔ ۱۵سال کا نصاب پورا کرو تب کہیں تم تقلیدِ شخصی کو حق سمجھ جاؤ گے۔ اور ہماری طرح بحث کرنے لگو گے۔ یہ عربی علوم ہیں ان میں زیر زبر پیش کا فرق ہے وغیرہ وغیرہ اور میں سوچتا کہ بھلا تقلیدِ شخصی کو زیر زبر پیش سے کیا نسبت ہوسکتی ہے۔ کیوں یہ دستار بند لوگ مخلوق خدا کو قرآن و حدیث سے دور کرر ہے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں قیامت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے دن ایک ایک بندے سے قرآن کا حساب لوں گا۔ اور یہ لوگ قرآن وحدیث کو کانٹوں سے بھری وادی بتلارہے ہیں بس ان کی اسی چیز نے مجھے تحقیق پر آمادہ کردیا۔ پھر میں نے کتبِ احادیث کا مطالعہ شروع کردیا۔ اس طرح میں نے تقریباً دو سال تک تحقیق کی۔ حنفی علماء سے ملتا اور ان سے بحثیں کرتا تو وہ لوگ ناراض ہوجاتے۔ بعض حنفی حضرات نے اپنے شاگردوں کو منع کردیا کہ نواب غیر مقلد ہوگیا ہے اور اس سے میل چھوڑ دو۔ چنانچہ وہ مجھ سے نفرت کرنے لگے۔ ادھر محترم مسعود صاحب سے میری خط و کتابت جاری تھی۔ میں اپنے شبہات لکھ لکھ کر ان کو بھیجتا اور وہ باقاعدہ دلائل سے جواب دیتے۔ بس یہی خط و کتابت ہے جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے جس کے مطالعہ سے آپ پر روشن ہوگا کہ اللہ تعالی نے محترم مسعود صاحب کے ذریعے کس طرح مجھ پر حق واضح فرمایا اور مجھے صراطِ مستقیم دکھایا۔ میں محترم مسعود صاحب کا یہ احسان کبھی نہ بھولوں گا کہ ان کی صحیح تبلیغ سے میں نے صراطِ مستقیم کو پالیا۔ خداوندِ کریم ان کو جزائے خیر دے اور ان کے درجات بلند کرے۔ آمین۔ آخر میں میں جماعت اہلحدیث کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنھوں نے میری خط و کتابت شائع کرکے بڑا کار خیر انجام دیا اور میں اپنے کرم فرما ڈاکٹر نعیم الدین صاحب کو بھی کبھی نہ بھولوں گا کہ یہی وہ ڈاکٹر صاحب ہیں جنکی اصلاح کے لئے مجھے میرے دوست محترم علیم الدین صاحب کراچی لے گئے تھے۔ دراصل یہ میرے لئے روحانی ڈاکٹر ثابت ہوئے ہیں کیونکہ میں ان کی اصلاح کے لئے گیا تھا جہاں میری ہی اللہ تعالی نے اصلاح فرمادی۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالی ہر بھولے ہوئے کو سیدھی راہ دکھلائیں اور قرآن وحدیث کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

اللھم اھدنا الصراط المستقیم

خاکسار

نواب محی الدین

ہیڈ ماسٹر مڈل اسکول غلام اللہ ضلع ٹھٹھہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از سجاول سندھ

مکرمی جناب مسعود صاحب

السلام علیکم۔ امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔ مجھے سجاول واپس آئے ہوئے آج تقریباً نو دس دن کا عرصہ ہوتا ہے۔ سجاول پہنچکر میں نے ان مسائل کے بارے میں جو آپ نے مجھے نوٹ کروائے تھے۔ خوب تحقیق کی۔ اس کے علاوہ اور بہت ساری باتیں مجھے معلوم ہوئیں۔ چونکہ آپ تفصیل پسند نہیں فرماتے اس لئے مختصر الفاظ میں عرض کرتا ہوں کہ میں بفضلِ تعالی حنفی ہوں۔ قرآن مجید سنت رسول اللہ ﷺ اور مسلک صحابہ کرامؓ کے بعد امام ابوحنیفہ کا اتباع کرتا ہوں اور حنفی کہلاتا ہوں اور بفضل تعالی مطمئن ہوں۔ لیکن حنفی ہونا جزوِ ایمان نہیں سمجھتا۔ ان کا اتباع اس لئے کرتا ہوں کہ انہوں نے قرآن اور احادیث کو خوب سمجھا ہے۔ حدیثوں کو سمجھنا اور جانچنا بڑی قابلیت کا کام ہے۔ انہوں نے قرآن اور حدیث کو خوب سمجھا اور ہم کو بھی نہایت آسان طریقہ سے سمجھایا ہے جب ہی تو

---

(۱) جن مسائل کی طرف خط میں اشارہ کیا گیا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) کیا رسول اللہ ﷺ نماز کی نیت زبان سے کرتے تھے؟

(۲) کیا رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تھا کہ مرد ناف کے نیچے ہاتھ باندھیں اور عورتیں سینے پر؟

(۳) کیا رسول اللہ ﷺ گردن کا مسح پشت کف سے کرتے تھے؟

(۴) کیا رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تھا کہ مرد نماز میں الٹے پیر پر بیٹھیں اور عورتیں بطور تورک الٹے کولھے پر؟

(۵) کیا رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تھا کہ امامت کے چند شرائط میں اگر سب برابر ہوں تو امام اس کو بنایا جائے جس کا سر بڑا اور شرم گاہ (ذکر) چھوٹی ہو؟

(۶) کیا رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے کہ ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک امام کی تقلید لازم ہے؟

(۷) کیا رسول اللہ ﷺ نے رفع الیدین منسوخ فرمادیا تھا؟

(۸) ایک درہم سے کم نجاست غلیظہ اگر کپڑے یا بدن پر لگ جائے تو اس کو دھوئے بغیر نماز ہوجائے گی؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج زائد از ایک ہزار سال سے لوگ ان کا اتباع کرتے چلے آتے ہیں۔ نہ صرف کراچی یا سجاول بلکہ ساری دنیا میں ان کا اتباع کیا جاتا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک کرتے رہیں گے۔ آپ اندازہ لگائیے کہ ان ایک ہزار سے زائد برسوں میں کیسے کیسے زبردست محدث قابل ترین علماء کرام، عابد، زاہد، مجتہد، امام فقیہ گذرے ہیں جو ان کے معتقد تھے اور ان کا اتباع کرتے تھے۔ امام صاحب کا شمار تابعین میں تھا۔ امام صاحب کی مبارک آنکھوں نے صحابہؓ کرام کو دیکھا۔ غور کیجئے امام صاحب کا مرتبہ کتنا بڑا تھا بڑے بڑے امام وقت آپ کے شاگرد گزرے ہیں آج ان کے مقابلے میں اگر کوئی اپنی عقل کو ترجیح دے اور ان کو برا بھلا کہہ کر جہلاء میں اپنا مقام حاصل کرنا چاہے تو یہ اسکی خودغرضی اور نادانی بلکہ جہالت ہے۔ حدیث کو سمجھنا اور جانچنا ایک بڑی قابلیت کا کام ہے۔ یہ ایک خداداد فن اور اللہ تبارک و تعالیٰ کا عطیہ ہے۔ اگر کوئی شخص حسد کی وجہ سے خواہ مخواہ ہی ان کا مخالف بنے تو وہ ہر بات کا الٹا ہی پہلو نکالے گا۔ الٹا ہی مطلب لے گا۔ لیکن اگر وہ اپنی اصلاح چاہے اور حق بات جاننا چاہے تو وہ بلا کسی مناظرہ کے بھی خود ہی تحقیق کر کے نیک و بد کی پہچان کر سکتا ہے لیکن وہ شخص جو فقیہ نہ ہو اور فقہ کی الف، ب، ت، ث بھی نہ جانتا ہو وہ اتنے بڑے امام مجتہد پر اعتراض کرنے کا کیا حق رکھتا ہے ایسے حاسد آدمی کو اگر میں چند مسئلے فقہ کے لکھ کر بھیجوں اور اس سے مطالبہ کروں کہ ان مسئلوں کو قرآن اور حدیث سے ثابت کردو یا رد کردو تو آپ یقین رکھیئے کہ وہ اپنا سا منہ لے کر رہ جائے گا۔ آپ امام صاحب کی حیات طیبہ پڑھیئے۔ تعصب کو ایک طرف رکھ کر خوب اچھی طرح مطالعہ کیجئے ایک نہیں بلکہ سینکڑوں کتابیں ہیں جن کے مطالعہ سے سب حقیقت آپ پر روشن ہو جائے گی اور انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے ہر اعتراض کا جواب خود بخود مل جائے گا۔ اگر آپ فرمائیں تو میں ان کتب کی فہرست آپ کی خدمت میں لکھ بھیجوں، وہ ساری کتابیں انشاء اللہ آپ کو کراچی ہی میں دستیاب ہو جائیں گی۔ ٹھنڈے دل سے مطالعہ کیجئے کسی کو جنتی یا دوزخی کہنا کفر و شرک کے فتوے لگانا سخت قسم کا تعصب ہے، بڑی بھول اور جہالت ہے بلکہ میرا تو خیال ہے کہ ایسا کہنا علم غیب جاننے کا دعویٰ کرنا ہے۔ باقی خیریت۔

فقط خادم

نواب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منجانب مسعود

بخدمت جناب نواب صاحب۔ السلام علیکم

آپ کا خط ملا۔ آپ سے میں نے جو سوالات کئے تھے ان کی آپ نے تحقیق کی۔ اگر اس تحقیق سے مجھے مطلع کرتے تو بڑی عنایت ہوتی تا کہ مجھے معلوم ہوتا کہ میں نے اپنی تحقیق میں کیا خطا کی ہے۔ میں تفصیل سے نہیں گھبراتا بلکہ چاہتا ہوں کہ آپ مفصل جواب دیں۔ آپ کو اپنا حنفی ہونا مبارک آپ حنفی کہلانے میں فخر کرتے ہیں میں تو محمد ﷺ کا ایک ادنی امتی ہوں اور محمدی کہلانے میں فخر محسوس کرتا ہوں۔ یہ اپنی اپنی پسند ہے میں نے محمدی ہونا پسند کیا آپ نے حنفی، آپ اگر واقعی رسول اکرم ﷺ کی اطاعت اور صحابہ ؓ کی اقتداء کرتے ہیں تو پھر تو مجھے آپ سے کوئی تعرض نہیں ہے۔ میرا مسلک بھی یہی ہے لیکن فرق یہ ہے کہ میں اپنے مسلک کے ہر فعل کی تائید میں قرآن و حدیث اور آثار صحابہ ؓ سے دلیل پیش کرسکتا ہوں اور آپ ایسا نہیں کرسکتے۔ اگر آپ واقعی اپنے دعوے میں سچے ہیں تو چند مندرجہ ذیل سوالات کی تائید میں ایک ایک صحیح حدیث پیش کردیجئے۔ حدیث رسول ﷺ تو بہت بڑی بات ہے۔ آپ امام ابوحنیفہ کا قول لکھ دیں مگر اسکی سند بیان کریں اور کتب کا حوالہ دیں۔

(۱) تقلید شخصی کا وجوب (۲) عورت اور مرد کی نماز میں تفریق (۳) انگلی ناپاک ہوجائے تو تین مرتبہ چاٹنے سے پاک ہوجاتی ہے۔ (۴) رفع الیدین منسوخ ہے۔ (۵) گردن کا مسح پشت کف سے۔ (۶) نماز کی نیت زبان سے۔

فقط خادم

مسعود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکرمی جناب مسعود صاحب
السلام علیکم

آپ کا کارڈ مجھے مل گیا تھا لیکن عدیم الفرصتی کی وجہ سے ادائی جواب میں تاخیر ہوئی۔
آپ نے اپنے کارڈ میں حنفیت پر جو حملے کئے وہ آپ کے نزدیک جرأت مندانہ ہوں تو ہوں لیکن میرے نزدیک نہایت افسوسناک ہیں۔ آپ نے لکھا ہے کہ حنفی مذہب اک گھڑا ہوا مذہب ہے آپ کے اس جملہ کا مطلب یہ نکلتا ہے کہ سارے حنفی سارے شافعی سارے مالکی یا سارے حنبلی بے ایمان ہیں۔ کوئی بھی مسلمان نہیں۔ اس طرح دوسری صدی سے لے کر آج تک جتنے مسلمان گزرے ہیں سارے کے سارے بے ایمان ہیں۔ آپ اپنے فتویٰ پر غور کر کے دیکھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ کس قدر خطرناک فتویٰ آپ دے رہے ہیں۔ اور آپ کا یہ فتویٰ کونسی آیت اور کونسی حدیث کی رو سے دیا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ کوئی آیت کوئی حدیث نہیں صرف آپ کے دل کا بخار ہے آپ کی پیدائش چودھویں صدی کی ہے اور امام اعظم کا زمانہ پہلی اور دوسری صدی کا ہے۔ آپ کا علم صرف کتابی علم ہے ترجمہ کی ہوئی کتابوں کو پڑھ لیا اپنی عقل کے موافق غلط سلط ترجمہ کر لیا۔ امام اعظم جیسے پائے کے محدث، فقیہ، جنکی آنکھوں نے حضرت انسؓ کو دیکھا تھا ان کے مقابلہ میں آپ کا علم کیا وقعت رکھتا ہے اس کی ایسی ہی مثال جیسے قطرہ دریا سے کہے کہ تو دریا نہیں ہے دراصل میں دریا ہوں۔ کون اسے تسلیم کرے گا آپ اگر غور کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ دوسری صدی کے سب سے بڑے محدث امام فقیہ کون تھے ظاہر ہے کہ امام اعظم ہی تھے اور امام بخاری، ترمذی، مسلم وغیرہ وغیرہ یہ سب بعد کی پیداوار ہیں ان لوگوں نے احادیث جمع کی ہیں وہ ان کی اپنی عقل و سمجھ تھی جس نے جس حدیث کو جیسا سمجھا ویسا ہی جمع کیا۔ ویسا ہی لکھا۔ ایک صاحب نے کسی حدیث کو ضعیف سمجھا تو دوسرے صاحب نے اس کو حسن کہا تو تیسرے نے غریب چوتھے نے صحیح یا موضوع غرض جو سمجھا وہ لکھا تو یہ بھی ان کا قیاس ہی ہوا۔ کیوں کہ حدیث کے صحیح یا غلط یا موضوع یا ضعیف و غریب ہونے کے بارے میں کسی بھی محدث کے پاس کوئی وحی نہیں آئی نہ کوئی فرشتہ آیا بلکہ ہر ایک نے اپنے معیار کے مطابق قیاس دوڑایا اور جیسا سمجھا ویسا لکھا۔ ظاہر ہے کہ بعد میں پیدا ہونے والے محدثین اس محدث کے مقابلہ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی وقعت نہیں رکھتے جس محدث نے صحابیؓ رسول کو دیکھا ہو ان سے ملاقات کی ہو۔ اور جس کی پیدائش پہلی صدی کی ہو۔ ظاہر ہے وہ ہستی صرف امام اعظم ہی کی ہے۔ جن کے عہد زریں کے بارے میں یہ حدیث موجود ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ سب سے اچھا میرا زمانہ ہے اور میرے بعد میرے صحابہؓ کا اور ان کے بعد تابعین کا غالباً آپ نے یہ حدیث میں پڑھا ہوگا پس امام صاحب کا شمار تابعین میں ہے ایسی صورت میں آپ کے بعد پیدا ہونے والے اور چودھویں صدی میں جنم لینے والوں کے شور و شر کی کیا حقیقت۔ آپ بچوں کی طرح پانچ چھ سوالات لکھ کر حنفیت پر چوٹ کرنا، حملے کرنا، ان کو کوسنا۔ سارے مسلمانوں کو بے ایمان کہنا اپنے لئے طرۂ امتیاز سمجھ رہے ہیں، اور اپنے کو جنت کا ٹھیکیدار اور سب کو دوزخ کا ایندھن سمجھ رہے ہیں نہ معلوم کونسی وحی آپ کے پاس آئی ہے یا کیا دلیل ہے میں تو دیکھتا ہوں کہ آپ کی معلومات صرف امام صاحب کے بعد کی لکھی ہوئی چند کتابوں کی حد تک ہے۔ آپ نے جو کچھ علم پڑھا وہ امام اعظم کے بعد کے محدثین کا علم و قیاس اور رائے ہے۔ امام بخاری کی رائے اور قیاس ہے کہ فلاں حدیث کا مطلب یہ ہے پھر امام ترمذی کی رائے اور قیاس ہے کہ اس حدیث کا یہ مطلب ہے۔

غرض آپ رایوں اور قیاسوں کے بھول بھلیوں میں پھنس گئے آپ یہ تعلیم پیش کرتے ہیں کہ ہر مسئلہ قرآن و حدیث سے حل کرو۔ آپ سے کس نے کہا کہ ہمارا مذہب یا ہمارا امام ایسا نہیں کرتا۔ ظاہر ہے کہ یہ چیز آپ نے اپنے قیاس سے تحقیق کی ہے۔ کیوں کہ آپ نے دیکھا کہ بخاری صاحب کے بعض ارشادات امام صاحب کے ارشادات کے خلاف ہیں تو آپ نے سمجھ لیا کہ یہ چیز حدیث کے خلاف ہے۔ حالانکہ یہ آپ بھول گئے کہ امام اعظم، بخاری صاحب وغیرہ سے بہت پہلے یعنی پہلی صدی کے امام اور محدث ہیں جو امام بخاری صاحب وغیرہ سے زیادہ حدیثوں کو پرکھ سکتے تھے آج اگر کسی مسئلہ کا حل قرآن و حدیث میں نہ ملے تو کیا کریں آپ کہیں گے کہ اپنی عقل سے فتویٰ لو۔ یعنی قیاس کرو تو پھر جب قیاس کرنا ہی ٹھہرا تو پھر دوسری صدی کے محدث فقیہ کے قیاس پر کیوں نہ عمل کیا جائے۔ آج کل کے محدثین اور قیاس والے امام اعظم کے مقابلے میں کیا حیثیت رکھتے ہیں آج اگر میرے جیسا کوئی جاہل انسان آپ کے مسلک کو اپنائے تو اس کا تو بیڑا ہی غرق ہوگیا۔ کیونکہ وہ جاہل نہ حدیث سمجھ سکتا ہے نہ قرآن۔ ہر ہر بات میں محتاج، کرے تو کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے۔ آپ کہیں گے کہ ہم سے پوچھو ہم قرآن و حدیث کی بات بتلاتے ہیں۔ تو یہ بھی تقلید ہوئی۔ ہر بات آپ سے پوچھ کر کرے تو یہ آپ کی تقلید ہوئی۔ آپ فرمائیں گے کہ ہم ہر بات قرآن و حدیث کے مطابق بتلائیں گے۔ کیا سند ہے کہ آپ ایسا ہی کریں گے۔ کیونکہ جب دوسری صدی کے امام محدث پر بھروسہ نہیں کیا جاسکتا تو پھر اس کے بعد والے محدث پر کس طرح بھروسہ کیا جائے کیا سند ہے کہ آپ کی بات بالکل قرآن اور حدیث کے مطابق موافق ہے۔ آپ فرمائیں گے بخاری شریف میں دیکھو ترمذی شریف میں دیکھو وغیرہ وغیرہ۔ تو ان کتابوں میں جو حدیثیں لکھی ہوئی ہیں وہ ان محدثین یعنی امام بخاری، امام ترمذی، مسلم وغیرہ کی لکھی ہوئی حدیثیں ہیں انہوں نے اپنے

اپنے معیار کے مطابق حدیثیں لکھی ہیں اور یہ سب امام صاحب کے بعد کے محدث ہیں۔ کیا سند ہے کہ ان حضرات کے قیاسات صحیح ہی ہوں۔ ممکن ہے کہ جس حدیث کو امام بخاری اپنے معیار کے مطابق صحیح خیال کر رہے ہیں وہ حدیث امام اعظم کے معیار پر غریب اور ضعیف ہو۔ بعد والوں کے جتنے دفتر ہیں سب ان کی رایوں اور قیاسوں کے دفتر ہیں جس نے جیسا سوچا جیسا سمجھا ویسا ہی لکھ دیا۔ آپ کے مسلک پر چلنے کے لئے تو سارے لوگوں کا محدث فقیہ اور عالم ہونا شرط ہے۔ جب تک ہر شخص محدث نہ ہو آپ کے مسلک پر چل ہی نہیں سکتا۔ اور آج زمانہ میں جہلا کی اکثریت ہے۔ ان کا تو بیڑا ہی غرق ہے مجبوراً وہ آپ کے پیچھے چلیں گے اور یہ تقلید ہوگی۔ تقلید کے بغیر چارہ ہی نہیں۔ اگر میں حنفیت کو چھوڑ کر آپ کے مسلک پر چلنے لگوں تو میں آپ کی رہبری کا قدم قدم پر محتاج ہوں گا۔ کہ اب کیا کروں اور اب کیا کروں ظاہر ہے کہ آپ سے پوچھوں تو جب آپ سے پوچھنا ہی ٹھہرا تو چودھویں صدی کے بچے سے پوچھنے سے بہتر ہے کہ دوسری صدی کے مجتہد، محدث، امام، فقیہ سے پوچھوں چودھویں صدی کے ننھے اور نادان دوستوں کی رایوں پر چلنے سے تو دین کا شیرازہ بکھر جائیگا۔ دین منتشر ہوجائے گا۔ کئی فرقے بن جائیں گے کوئی مسعودی فرقہ ہوگا کوئی ستاری، کوئی کچھ کوئی کچھ، ایک صاحب اپنی رائے چلائیں گے تو دوسرے صاحب اس کو کاٹ کر اپنے قیاس دوڑائیں گے جھگڑے اور فساد شروع ہوجائیں گے ہر شخص تقلیدِ شخصی اور تقلیدِ محض کے چکر میں پھنس جائیگا جیسا کہ آپ یا آپ کی جماعت الفاظ کے چکر میں پھنسی ہوئی ہے۔ آپ حدیث کے الفاظ کو دیکھتے ہیں لیکن ان کے شانِ نزول، وقتِ نزول کو نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتے۔

مثلاً اگر یہ کہا جائے کہ یہ سڑک رات بھر چلتی ہے تو بس آپ لفظوں کو پکڑلیں گے کہ سڑک ہی رات بھر چلتی ہے۔ اور اگر امام اعظم وضاحت فرمائیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس سڑک پر رات بھر لوگوں کی آمد ورفت رہتی ہے تو آپ چیخنے لگیں کہ دیکھئے صاحب حدیث میں صاف لکھا ہے کہ سڑک رات بھر چلتی ہے لیکن امام صاحب حدیث کے خلاف فرما رہے ہیں بس یہ لفظی چکر ہے جس نے آپ کو پریشان کر رکھا ہے اگر آپ کا کمسن بچہ آپ کے مقابلہ میں محدث ہونے کا دعویٰ کرے تو آپ خود ہی غور کیجئے کہ کیا اس دعوی کو آپ یا کوئی بھی تسلیم کرے گا۔ اگر بخاری شریف ترمذی شریف وغیرہ کتب نہ لکھی جاتیں تو پھر آپ کیا کرتے؟ اور ان کتب میں جو احادیث درج ہیں جن کو آپ بطور دلیل پیش کرتے ہیں وہ سب لکھنے والوں کے معیار کے مطابق لکھی گئی ہیں جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ یہ بھی سب ان بزرگوں ان محدثوں کے قیاسات ہیں جس کو جس نے جیسا سمجھا ویسا ہی لکھا۔ ان کے صحیح یا موضوع یا ضعیف ہونے کے بارے میں ان کے پاس کوئی وحی نہیں آئی سب قیاسات ہیں آپ ہم کو قیاسی کہتے ہیں لیکن آپ خود قیاسات کے چکر میں چکر کھا رہے ہیں۔ اپنے آپ کو الفاظوں کی پن چکی سے نکالئے اور کشادہ وادی میں تشریف لائیے۔ انشاء اللہ اس وادی میں آپ کو ایسی ہوا دستیاب ہوگی جس سے آپ کے سر سے قیاسات کا چکر جاتا رہے گا اور آپ رایوں اور قیاسات کے بھنور سے آزاد ہو جائیں گے۔ ایسا نظر آتا ہے کہ آپ کی جماعت کا ہر آدمی لیڈر شپ چاہتا ہے اور اہل الرائے بننا چاہتا ہے۔

قرآن اور حدیث کا بہانہ بنا کر لوگوں کو قیاسات کی دنیا میں پھنسانا چاہتا ہے۔ شریعت سازی آپ کی جماعت کا نصب العین ہے بعد والوں کے قیاسات اور رایوں پر چل کر آپ دین میں نئی نئی باتیں (بدعتیں) نکال رہے ہیں۔ اگر ان کو آپ قیاس اور رائے نہیں کہتے تو پھر کیا آپ کے یا آپ کی جماعت کے لیڈروں کے پاس وحی آتی ہے۔ اہل حدیث تو ہم ہیں، ہمارا ہر فعل ہر عمل خدا کے فضل سے قرآن اور حدیث کے موافق ہے۔ اب یہ اور بات ہے کہ آپ کے لیڈر قیاس اور رائے دوڑا کر ہماری حدیثوں کو جھٹلانے کی کوشش کریں حدیث کو جھٹلانا حدیث سے انکار کرنا ہے۔ آپ جو حضور انور ﷺ کی حدیثوں کو جھٹلا رہے ہیں وہ محض قیاس کی بنیاد پر کہ فلاں صاحب نے ایسا لکھ دیا ہے تو وہ بھی ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب کا قیاس ہوا۔ آخر میں میں آپ کو مشورہ دوں گا کہ قیاس اور رایوں کے چکر سے اپنے آپ کو نکالئے اہل الرائے بننے کی کوشش نہ کیجئے اس میں آپ ہی کا بھلا ہے۔ آپ اس کا جواب علیم الدین صاحب کے پتہ پر دیجئے انشاء اللہ مجھے مل جائیگا۔

خادم نواب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منجانب مسعود

بخدمت جناب نواب صاحب

السلام علیکم

آپ کا خط پہنچا۔ پڑھ کر حیرت ہوئی کہ میرے سوالات کا جواب کہیں نہیں۔ حالانکہ خط ۱۴ صفحات پر پھیلا ہوا ہے آپ نے عبث اتنا طول دیا۔ اتنا لکھ دینا کافی تھا کہ ان مسائل کے متعلق موجودہ کتبِ حدیث میں کوئی حدیث نہیں ہے امام ابوحنیفہ کو وہ حدیثیں ملی تھیں لیکن یا تو انہوں نے ان کی اشاعت نہیں کی یا اشاعت تو کی لیکن اخلاف نے ان احادیث کو محفوظ نہیں کیا اور وہ ضائع ہو گئیں یہ ہے آپ کے خط کا خلاصہ۔

امام ابوحنیفہ اور جمع احادیث

آپ نے غور نہیں فرمایا یہ جواب کس قدر قابل اعتراض ہے۔ اگر امام ابوحنیفہ کو وہ احادیث ملی تھیں تو کیا کسی خفیہ ذریعہ سے ملی تھیں کہ ان کے ہمعصر علماء قطعاً نابلد رہے۔ انہوں نے خود ان احادیث کو محفوظ کیوں نہ کیا۔ اگر ان کو فقہ کی ترتیب نے فرصت نہیں دی تو ان کے تلامذہ نے ان کو محفوظ کیوں نہ کیا؟ دوسرے آئمہ کی بتائی ہوئی حدیثیں تو انہوں نے محفوظ کیں لیکن اپنے استاد کی بتائی ہوئی احادیث کو غیر محفوظ چھوڑ دیا۔ ایں چہ بوالعجبی است۔ امام ابوحنیفہ کے اقوال کے دفتر محفوظ ہیں لیکن ان اقوال کا ماخذ محفوظ نہیں۔ افسوس ہادیٔ اکرم رسول محترم ﷺ کی احادیث کو ضائع کر دیا گیا اور ان کے ایک امتی کے اقوال کو محفوظ کیا گیا کیا عقل سلیم اسے تسلیم کر سکتی ہے!!؟

امام ابوحنیفہ اور انکی طرف منسوب کردہ مسائل

اچھا معاف فرمائیے گا ایک بات پوچھتا ہوں درمختار میں ہے۔

ثم الاکبر رأسا و الاصغر عضوا

یعنی مذکورہ بالا شرائط میں اگر سب برابر ہوں تو پھر اسے امام بنایا جائے جس کا سر سب سے بڑا ہو اور ذکر سب سے چھوٹا ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا یہ امام ابوحنیفہ کا قول ہے میرا تو ایمان ہے کہ یہ قول امام صاحب کا نہیں ہے بلکہ بعد میں گھڑا گیا ہے لیکن اگر آپ اسی پر مصر ہیں کہ بعد میں نہیں گھڑا گیا بلکہ انہیں کا فتوی ہے تو پھر آپ امام ابوحنیفہ کی شان کو دوبالا نہیں کر رہے بلکہ اس قول کو ان کی طرف منسوب کر کے ان کی توہین کر رہے ہیں بلکہ بقول آپ کے امام صاحب کا ہر قول حدیث کے مطابق ہے تو پھر یہ قول رسول اللہ ﷺ کی طرف مرفوع ہوا اور اب یہ ایک امام ہی کی توہین نہیں رہی بلکہ اللہ کے رسول سرور کائنات فخر موجودات علیہ افضل الصلوات و التحیات کی توہین ہوئی۔ بتائیے کوئی امتی اپنے رسول کی طرف ایسے قول کو منسوب کرنا گوارہ کرے گا؟۔

میں تو امام ابوحنیفہ کی عزت و عظمت کا لحاظ کرتے ہوئے یہی بات کہتا ہوں کہ ایسے مسائل بعد میں گھڑے گئے اور ان کے گھڑے ہوئے ہونے کے ثبوت کے لئے محض ان کا مکروہ ہونا ہی کافی ہے۔ تاہم میں آپ کی تسلی کے لئے ایک بہت بڑے حنفی محقق مولانا عبدالحئی صاحب فرنگی محلی کی تحریر پیش کرتا ہوں وہ لکھتے ہیں

يسهل الامر فى دفع طعن المعاندين على الامام ابى حنيفة و صاحبيه فانهم طعنوا فى كثير من المسائل المدرجة فى فتاوى الحنفية انها مخالفة للاحاديث الصحيحة او انها ليست متاصلة على أصل شرعي و نحو ذلك و جعلوا ذلك ذريعة الى طعن الأئمة الثلثة ظنا منهم انها مسائلهم و مذاهبهم و ليس كذلك بل هى من تفريعات المشائخ. (النافع الكبير ص۱۱۳)

فتاویٰ حنفیہ میں جو مسائل مندرج ہیں معاندین نے ان کو امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد پر طعن کرنے کا ایک ذریعہ بنا رکھا ہے کیونکہ یہ مسائل اکثر اصول شرعی پر مبنی نہیں ہیں اور احادیث صحیحہ کے خلاف ہیں وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ آئمہ ثلاثہ کے مسائل اور مذاہب ہیں حالانکہ حقیقت یہ نہیں ہے بلکہ یہ مشائخ کے تفریعات ہیں نہ کہ ان تینوں اماموں کے۔ اور اس طرح ان تینوں اماموں پر سے دفع طعن آسان ہوجاتا ہے۔ (النافع الکبیر ص ۱۱۳)

مزید ملاحظہ فرمائیے علامہ عبدالقادر بدایونی حنفی اپنی کتاب بوارق شیخ نجدی میں لکھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اندراج خوارج و معتزلہ در کتب حنفیہ زائد از حد است ہزاراں ہزار خوارج و معتزلہ در فروع فقہ حنفی مذہب بودند۔ تلامذہ خاص امام اعظم و ابو یوسف متمذہب بمذاہب باطلہ گذشتہ و ہزاراں ہزار روایت ازاں کساں مطابق مذہب ایشاں در کتب فتاوی داخل است۔

یعنی کتب حنفیہ میں خارجیوں اور معتزلیوں کے اندراجات حد سے زیادہ ہیں۔ ہزارہا خوارج اور معتزلہ فروع میں حنفی تھے۔ امام ابوحنیفہ اور قاضی ابو یوسف کے تلامذہ خاص میں ایسے لوگ شامل تھے جو باطل مذہب کے پرستار تھے اور ان میں ہزارہا روایتیں ان کے باطل مذہب کے مطابق کتب حنفیہ میں داخل ہیں۔ (الکلام المتین ص ۲۴۰)

الغرض نمونے کے لئے دو ہی رائے کافی ہیں۔ اب آپ سمجھ گئے ہونگے کہ فقہ حنفیہ میں سب کچھ امام ابوحنیفہ کا ہی نہیں ہے

بلکہ دوسروں کا گھڑا ہوا بھی ہے اور اس پر علماء کی تصریحات شاہد ہیں۔

نہ تنہا من دریں میخانہ مستم

جمہور آئمہ دین کا متفق علیہ مسئلہ ہے کہ مسکر کی وہ مقدار جو حد سکر کو پہنچے حرام ہے اور یہ اس حدیث کے بھی مطابق ہے جو موجودہ کتب حدیث میں پائی جاتی ہے۔ لیکن امام ابوحنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ وہ مقدار جو حد سکر کو نہ پہنچے حلال ہے۔ اب آپ تو یہ فرمائیں گے کہ امام ابوحنیفہ کے پاس ایسی حدیث ہوگی جس کی رو سے یہ مقدار حلال ہوگی۔ تو سوال یہ پیدا ہوگا کہ پھر کونسی حدیث صحیح ہے آپ فرمائیں گے حلال کرنے والی مگر وہ تو ضائع ہوگئی اور جو حرام قرار دینے والی حدیث ہے وہ اس صحیح کے خلاف ہونے کی وجہ سے منکر ہوگئی بلکہ موضوع۔ لہذا احادیث کا موجودہ سرمایہ اس ضائع شدہ ذخیرہ احادیث کے خلاف ہونے کی وجہ سے موضوع قرار دینا پڑے گا۔ اور یہ بات تو شاید منکر حدیث بھی نہیں کہے گا کہ موجودہ سرمایہ سب کا سب موضوعات کا انبار ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ غائب اور موجودہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں تو پھر اسلام ایک عجوبہ روزگار ہوگا اور اس کو عجائب خانہ میں رکھنا زیادہ مناسب ہوگا۔

مولانا عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی اس مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے فیصلہ کرتے ہیں

هذا هو تحرير مذهب ابى حنيفة و الحق عندنا فى هذه المسئلة ما هو عند الجمهور.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ امام ابوحنیفہ کے مذہب کی تحریر ہے اور حق ہمارے نزدیک وہ ہے جو جمہور کا مذہب ہے۔ (فتاویٰ عزیزی جلد ا ص ۱۹۰)

اب آپ سمجھ لیجئے جب میں کوئی بات کہوں تو اسے یہ کہکر نہ ٹال دیجئے کہ یہ چودھویں صدی کے بچے کی بات ہے اور پہلی صدی (دوسری صدی) کے امام کے قول کے مقابلہ میں ہیچ ہے۔ میری بات کے ساتھ جمہور یا آئمہ دین کی ایک جماعت کا اتفاق و اتحاد ہوگا۔ یہ ان کی بات ہوگی نہ کہ میری۔ جمہور سے مراد عام آئمہ دین ہیں جن میں صحابہ کرامؓ، تابعین عظام وغیرہم شامل ہیں ان میں بہت سے امام ابوحنیفہ کے ہم مرتبہ ہیں اور ایک کثیر تعداد ان سے بھی افضل ہے۔ کیا امام ابوحنیفہ کے اس قول کو بھی مانا جائے گا جو جمہور آئمہ دین کے بھی خلاف ہو اور پھر حدیث کے بھی؟

ائمہ کرام کی فضیلت تقلید کی مقتضی نہیں

میں ان تمام فضائل کو تسلیم کرتا ہوں جو آپ نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے متعلق بیان کئے ہیں۔ میں کسی بھی چیز میں اپنے کو ان کا ہم پلہ تو کجا ان کی خاک پا کے برابر بھی نہیں سمجھتا لیکن تقلید نہیں کرتا جس طرح آپ امام اوزاعی، امام زہری، امام حسن بصری، امام مالک، امام شافعی کی تقلید نہیں کرتے اگرچہ آپ انکی بزرگی کے قائل ہیں۔ یاد رکھئے کسی شخص کی فضیلت اس بات کی مقتضی نہیں کہ اس کی تقلید کی جائے اگر محض فضیلت ہی تقلید کی دلیل ہے تو پھر امام حسن بصری اس کے زیادہ مستحق ہیں اس لئے کہ امام ابوحنیفہ نے تو صرف ایک مرتبہ بچپن میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کو دیکھا تھا لیکن امام حسن بصری کی تو ساری زندگی صحابہ کے دور میں گذری۔ صدہا صحابہؓ کو دیکھا ہی نہیں بلکہ ان کے شرف صحبت اور شرف تلمذ سے مستفید ہوئے اور صرف ایک وقت میں ۳۰۰ صحابہ کرامؓ کی مقتدر جماعت ان کے ساتھ تھی (دلیل الفالحین) اسی طرح امام عطاء مشہور تابعی امام ہیں جن کے متعلق خود امام ابوحنیفہ کا بیان ہے کہ میں نے ان سے بہتر آدمی نہیں دیکھا سینکڑوں صحابہ کی صحبت سے فیضیاب ہوئے۔ دو دو سو صحابہؓ کے ساتھ مسجد حرام میں نماز پڑھا کرتے تھے اور ان کی بلند آواز سے آمین کہنے کی آواز کو سنا کرتے تھے۔ (بیہقی) محض فضیلت ہی باعث تقلید ہے تو امام عطاء اس کے زیادہ مستحق ہیں اس لئے کہ ان کی آنکھوں نے ایک نہیں صدہا صحابہؓ کو دیکھا تھا۔ اور ذرا اوپر چلئے اگر فضیلت ہی کی وجہ سے تقلید ضروری ہو تو پھر کسی صحابی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تقلید کیوں نہ کی جائے اس کی آنکھوں نے تو وہ جمال جہاں آرا دیکھا جس کے سامنے ساری امت کا حسن و جمال ہیچ ہے۔ مگر ہوتا کیا ہے؟ صحابی کے فتوی کو ترک کیا جاتا ہے۔ اور حنفی مذہب کے فتویٰ کو مانا جاتا ہے ایسی مثالیں بہت سی موجود ہیں مثلاً مسئلہ مصراۃ کے سلسلہ میں حنفی مذاہب کا فتویٰ صحابی جلیل حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے فتوی کے خلاف ہے۔ (صحیح بخاری)

منتہائے فضیلت کی اتباع

اچھا اور ذرا اوپر چلیئے آپ بھی فضیلت والی ہستی کے متلاشی ہیں اور میں بھی۔ آپ اس تلاش پر خلوص میں امام ابوحنیفہ تک پہنچ کر رک جاتے ہیں اور میں تلاش میں اتنا اوپر چلا جاتا ہوں کہ میرے سامنے وہ ہستی آجاتی ہے جس پر تمام فضیلتیں منتہی ہوتی ہیں اور جس سے زیادہ افضل نہ کبھی ہوا ہے نہ ہوگا۔ وہ ہے اللہ کے برگزیدہ رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی۔ اگر فضیلت ہی تقلید کا معیار ہے تو اس کی تقلید کیوں نہ کی جائے جس سے افضل کوئی نہیں۔ اگر امام ابوحنیفہ کی آنکھ نے ایک صحابی کو دیکھا تو کیا ہوا۔ یہاں وہ آنکھ ہے جس نے آیات ربہ الکبری کا مشاہدہ فرمایا۔ یہاں وہ دل ہے جو مہبط وحی الٰہی ہے۔ یہاں وہ زبان ہے جو و ماینطق عن الھوٰی کی مصداق ہے جس کی ذات المجتھد قد یخطی و یصیب کے ماوراء ہے اور شریعت الٰہیہ کے بیان میں قطعی معصوم ہے۔

کیا امام ابوحنیفہ ہی حدیث کا صحیح مطلب سمجھے

یہاں پہنچ کر کہیں آپ پھر وہی نہ کہدیں کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث آپ کیا سمجھیں وہ تو امام ابوحنیفہ ہی سمجھتے تھے۔ "سرک چلنے" کی مثال دے کر آپ نے اس طرف اشارہ بھی فرمایا ہے تو جناب میں تسلیم کئے لیتا ہوں کہ میں تو حدیث کو نہیں سمجھتا لیکن کیا جمہور آئمہ دین بھی نہیں سمجھتے تھے کیا امام حسن بصری بھی نہیں سمجھتے تھے اس قسم کی باتوں سے آپ دوسرے ائمہ دین کی توہین کیوں کرتے ہیں؟ میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا بلکہ جو کچھ کہتا ہوں ان ائمہ دین کی تصریحات ہوتی ہیں جو ہر لحاظ سے امام ابوحنیفہ سے زیادہ مرتبہ رکھتے تھے۔ مثلاً امام حسن بصری رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھ کر رفع یدین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ کرام بھی رکوع سے پہلے اور رکوع سے اٹھ کر رفع یدین کرتے تھے (کتاب رفع الیدین امام بخاری) اب بتائیے امام ابوحنیفہ جنھوں نے ایک صحابی کو بھی ترک رفع کرتے نہیں دیکھا ان کی بات مانی جائے یا امام حسن بصری کی بات مانی جائے جنھوں نے صدہا صحابہؓ کو رفع یدین کرتے دیکھا۔

ہاں اگر آپ یہ کہنے کی جرأت کر بیٹھیں کہ امام حسن بصری کی اس روایت کا مطلب بھی آپ نہیں سمجھے بلکہ امام صاحب نے صحیح سمجھا ہے یعنی صحابہ کرامؓ رفع یدین نہیں کرتے تھے تو میں سوائے اناللہ پڑھنے کے اور کیا کہہ سکتا ہوں۔ انما اشکو بثی وحزنی الی اللہ۔

یہ بات یہیں ختم نہیں ہوجاتی بلکہ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ جس طرح امام حسن بصری کے قول کو میں نہیں سمجھا امام ابوحنیفہ کے قول کو آپ نہیں سمجھے۔ قصہ پاک ہوا۔ ساری کتابیں بالائے طاق رکھ دی جائیں یا دریا برد کر دی جائیں۔

ہاں ایک بات اور سن لیجئے۔ اگر فرق مراتب کی وجہ سے میں امام حسن بصری کے قول کا مطلب نہیں سمجھا تو پھر رسول اللہ ﷺ کی احادیث کا مطلب امام ابوحنیفہ نہیں سمجھے اس لئے کہ ان دونوں کے درمیان فرق مراتب کا لامتناہی سلسلہ ہے جس کے مقابلہ میں امام حسن بصری اور میرے درمیان فرق مراتب کی کوئی حقیقت نہیں، سمندر کے مقابلہ میں ایک قطرے کی مثال بھی یہاں صادق نہیں آتی چلئے چھٹی ہوئی علم دین کا ذخیرہ بالکل بیکار اور فضول ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

تقلید اور شریعت سازی

میں امام ابوحنیفہ کے مقابلے میں محدث بننے کا دعوی نہیں کرتا لیکن اگر میرا کمسن بچہ میرے مقابلہ میں محدث بننے کا دعوی کرے تو مجھے تردید کرنے کا کیا حق ہے۔ میں نے اپنے کمسن بچے کی بات کو بھی تسلیم کیا ہے جب اس نے کہا کہ آپ کا فلاں فعل حدیث کے خلاف ہے میں نے کہا لاؤ حدیث دکھاؤ اس نے کتاب کھول کر میرے سامنے رکھ دی میں نے اپنی غلطی تسلیم کرلی۔ اور اپنے فعل سے توبہ کرلی۔ ایسی مثالیں میری زندگی میں کئی ایک ہیں میں اپنے کو "ہم چنیں دیگرے نیست" کا مصداق نہیں سمجھتا جو شخص بھی حدیث پیش کرے خواہ کتنا ہی کمسن، حقیر و ذلیل کیوں نہ ہو میں اس کی بات مان لیتا ہوں اور مان لوں گا لیکن جو شخص خود مسئلہ گھڑ کر اپنا فتویٰ میرے سامنے پیش کرے تو میں نہیں مانوں گا خواہ وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فتویٰ دینے والا کوئی بھی ہو سننے۔ یہ دین اللہ کا دین ہے۔

و رأیت الناس یدخلون فی دین اللّٰہ افواجا. (القرآن)

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

الا للّٰہ الدین الخالص (القرآن)

اور اس دین کا شریعت ساز بھی خود اللہ تبارک و تعالیٰ ہے۔

شرع لکم من الدین (القرآن)

اور اگر کوئی دوسرا شریعت سازی کرے تو وہ شرک کرتا ہے

ام لھم شرکاء شرعوا لھم من الدین مالم یأذن بہ اللّٰہ

کیا انہوں نے شریک بنا رکھے ہیں جو ان کے لئے دینی شریعت بناتے ہیں جس کی اللہ نے اجازت نہیں دی۔ (قرآن)

و لایشرک فی حکمہ احدا

اللہ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔ (القرآن)

رسول اللہ ﷺ اس دین کے پہنچانے والے ہیں

بلغ ما انزل الیک من ربک (القرآن)

یہ دین رسول اللہ ﷺ کے پاس بذریعہ وحی نازل ہوا اور یہ وحی قرآن و حدیث میں محفوظ ہے۔ اسی "منزل من اللہ" کے اتباع کا حکم ہم کو دیا گیا ہے اور جو اس کے علاوہ ہو اس کی اتباع سے روکا گیا ہے۔ ارشاد باری ہے

اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم و لاتتبعوا من دونہ اولیاء

اس چیز کا اتباع کرو جو تمہارے رب کی طرف سے نازل ہوئی ہے اس کے سوا کسی ولی کا اتباع مت کرو۔ (قرآن)

اب بتائے ان فقہ کی کتابوں میں جو کچھ ہے سب "منزل من اللہ" ہے؟ اگر ہے تو بسر و چشم قبول ہے اور اگر نہیں اور ہرگز نہیں تو اس کا اتباع حرام ہے اور حرام کو حلال بلکہ واجب سمجھنا کفر و شرک ہے اگر آپ وہی بات دہرائیں کہ یہ منزل من اللہ امام ابوحنیفہ کے پاس تھا بعد میں ضائع ہو گیا اور اب امام قشیری کے صندوق سے برآمد ہو گا تو یہ اس قول کے مماثل ہو گا جو بعض شیعہ کہا کرتے ہیں کہ اصلی قرآن ضائع ہو گیا اور اب امام غائب مہدی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لے کر ظاہر ہوں گے۔

صحیح بخاری کی حدیث کو ماننا امام بخاری کی تقلید نہیں

میں نہ امام بخاری کی رائے اور قیاس کو مانتا ہوں اور نہ امام مسلم کی، میں صحیح حدیث کو مانتا ہوں خواہ اس کے پیش کرنے والے امام بخاری ہوں یا امام مسلم، ابوداؤد ہوں یا امام ابوحنیفہ ہاں یہ ضرور ہے کہ امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداؤد نے حدیث کی کتابیں لکھ کر پیش کردیں اور امام ابوحنیفہ ایسا نہیں کرسکے تو اس میں میرا یا امام بخاری وغیرہ کا کیا قصور ہے۔ ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

اگر امام ابوحنیفہ کی بیان کردہ حدیثیں امام بخاری کے نزدیک ضعیف تھیں تو کیا امام محمد اور قاضی ابویوسف کے نزدیک بھی وہ ضعیف تھیں۔ انہوں نے کیوں نہ جمع کردیں۔ حسن ظن سے کام لیجئے، محدثین کو امام ابوحنیفہ سے بغض نہیں تھا کہ قصداً وہ ایسا کرتے، آپ نے محدثین کی شان میں کتنا توہین آمیز لکھا ہے کہ امام بخاری، ترمذی، مسلم وغیرہ بہت بعد کی پیداوار ہیں:

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہوجاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں چرچا نہیں ہوتا

اچھا جناب! کیا امام مالک بھی بعد کی پیداوار ہیں؟ بقول علامہ شبلی نعمانی امام مالک، امام ابوحنیفہ کے استاد ہیں (سیرۃ النعمان) امام مالک کی لکھی ہوئی کتاب بھی میرے زیر مطالعہ رہتی ہے بلکہ اس سے بھی پہلے کی لکھی ہوئی کتاب "صحیفہ ہمام" جس کو حضرت ابوہریرہؓ نے مرتب کیا تھا وہ بھی میرے زیر مطالعہ رہتی ہے ان ہی کتابوں سے اپنے مسائل کے دلائل مہیا کیجئے یا کہیئے کہ ان کو بھی نہیں ملے۔

صحیح بخاری و مسلم کی صحت پر امت کا اتفاق

یہ بھی آپ نے خوب لکھا کہ صحیح بخاری میں احادیث ہیں وہ امام بخاری کا قیاس ہی تو ہے۔ جی نہیں، اہل سنت کے ہر فرقہ کا اسکی صحت پر اجماع ہے۔ ان احادیث کی صحت محض اٹکل اور وہم و گمان کی مرہون منت نہیں ہے بلکہ اس کے لئے دلائل ہیں۔ قرائن و شواہد ہیں اور دلائل بھی ٹھوس ایسے دلائل کہ ان کے ذریعہ سے آج بھی ہر حدیث کو کسوٹی پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر کھا جاتا ہے جو کچھ انہوں نے لکھا مع سند کے امت کے سامنے رکھدیا اب بھی اگر کوئی چاہے تو پرکھ کر دیکھ لے۔ یہاں کوئی چیز ضائع نہیں ہوتی۔

اس میدان میں اور لوگ بھی خم ٹھونک کر اترے لیکن کتب احادیث اور شروح احادیث شاہد ہیں کہ انہوں نے ٹھوکر کھائی اور ہر حدیث جس کو وہ صحیح سمجھتے تھے صحیح نہیں نکلی۔ اس میدان میں دو ہی شہسوار نظر آئے کہ جو دعویٰ کیا وہ صحیح ثابت ہوا۔ یعنی امام بخاری اور امام مسلم، امت نے ان کی احادیث کو دعوے کے مطابق صحیح پایا اور دونوں کتابوں کو صحیح کا لقب دیا۔

و اللہ یختص برحمتہ من یشاء.

علمائے احناف ان کتابوں کی احادیث کو ضعیف کہہ سکتے تھے مگر حیرت کا مقام ہے کہ تمام علمائے احناف نے متفق طور پر اس کو صحیح مانا۔ علامہ قسطلانی لکھتے ہیں

تسجد له جباه التصانيف

یعنی صحیح بخاری کے سامنے سب تصنیفات کی پیشانیاں سجدہ ریز ہیں۔ (ارشاد الساری)

امام نسائی فرماتے ہیں:

اجتمعت الامة على صحة هذين الكتابين (نصرة البارى)

یعنی بخاری و مسلم کی صحت پر امت کا اجماع ہے۔

استاذ ابواسحق اسفرائنی فرماتے ہیں

اهل الصنعة مجمعون على ان الاخبار التى اشتمل عليها الصحيحان مقطوع بصحة اصولها و متونها.

یعنی فن حدیث کے ماہرین اس پر متفق ہیں کہ بخاری اور مسلم کی احادیث قطعی طور پر صحیح ہیں۔ (فتح المغیث)

امام الحرمین لکھتے ہیں:

لاجماع علماء المسلمين على صحتهما

یعنی علماء مسلمین کا ان دونوں کی صحت پر اجماع ہے۔ (نصرۃ الباری)

امام ابوالفلاح فرماتے ہیں تمام فقہاء نے صحیح بخاری کی ہر سند حدیث کو صحیح تسلیم کیا ہے۔ نصرۃ الباری بحوالہ شذرات الذہب ملخصاً۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح حافظ ابو نصر سنجری نے فرمایا ہے کہ

اجمع اہل العلم و الفقھاء وغیرھم الخ

یعنی اہل علم فقہاء اور دیگر لوگوں کا صحیح بخاری کی تمام مرویات کی صحت پر اجماع ہے (ملخصا نصرۃ الباری بحوالہ مقدمہ ابن صلاح)

مشہور حنفی عالم عینی لکھتے ہیں

اتفق علماء الشرق و الغرب انہ لیس بعد کتاب اللہ اصح من صحیح البخاری.

یعنی مشرق و مغرب کے تمام علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ قرآن مجید کے بعد صحیح بخاری سے زیادہ صحیح کوئی کتاب نہیں۔ (عمدۃ القاری)

مولانا احمد علی سہارنپوری لکھتے ہیں

اتفق العلماء علی ان اصح الکتب المصنفۃ صحیح البخاری و مسلم

یعنی علماء کا اتفاق ہے کہ تمام تصنیفات میں سب سے زیادہ صحیح یہ دو کتابیں ہیں صحیح بخاری اور صحیح مسلم۔ (نصرۃ الباری)

مولانا انور شاہ صاحب دیوبندی لکھتے ہیں

حافظ ابن صلاح، حافظ ابن حجر، امام ابن تیمیہ، شمس الائمہ سرخسی کے نزدیک صحیح بخاری کی تمام حدیثیں قطعی الصحت ہیں اس کے بعد لکھتے ہیں "ان رائیھم ہو رائی" جو ان کی رائے ہے وہی در حقیقت میری رائے ہے۔ (فیض الباری ملخصا)

علامہ شبیر احمد عثمانی تحریر فرماتے ہیں

ان ما تفرد بہ البخاری و مسلم مندرج فی قبیل ما یقطع بصحتہ لتلقی الأمۃ کل واحد من کتابھما بالقبول.

یعنی بخاری و مسلم کی منفرد روایتیں بھی قطعی الصحت ہیں اس لئے کہ امت نے ان کی ہر حدیث کو تسلیم کیا ہے۔ (فتح الملھم شرح صحیح مسلم)

شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی فرماتے ہیں:

اما الصحیحان فقد اتفق المحدثون علی ان جمیع مافیھما من

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المتصل المرفوع صحیح بالقطع و انهما متواتر ان الی مصنفیهما و انه کل من یهون امرهما فهو مبتدع متبع غیرسبیل المؤمنین و ان شئت الحق الصراح فقسهما بکتاب ابن ابی شیبة و کتاب الطحاوی و مسند الخوارزمی تجد بینها و بینهما بغد المشرقین.

یعنی صحیح بخاری و مسلم میں جتنی مرفوع متصل حدیثیں ہیں محدثین کا اتفاق ہے کہ وہ سب قطعاً صحیح ہیں اور یہ دونوں کتابیں اپنے مصنفین تک متواتر ہیں جو شخص ان کی اہانت کرے وہ بدعتی ہے اور مومنین کی راہ سے اس کی راہ علیحدہ ہے۔ اور اگر آپ حق کی وضاحت چاہیں تو مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب طحاوی اور مسند خوارزمی (مسند امام اعظم) سے ان کا مقابلہ کریں تو آپ ان میں اور صحیحین میں بعد المشرقین پائیں گے۔ (حجتہ اللہ البالغہ جلد اول)

الغرض بے شمار اقوال ہیں کہاں تک لکھوں، کسی نے بھی بلحاظ صحت ان کتابوں سے اختلاف نہیں کیا حتیٰ کہ ان کے معاصرین اور اساتذہ نے ان کی صحت پر اتفاق کیا۔ اب اگر کوئی شک کرتا ہے تو سوائے اس کے اور کیا لکھوں کہ "نہ رہے بانس نہ بجے بانسری" کا مصداق ہے نہ صحیح بخاری ہوگی نہ فقہ پر تنقید کا موقع ملے گا۔ اگر صحیح بخاری کو آپ تسلیم نہیں کرتے تو ایسی کوئی کتاب آپ پیش فرمائیے جس پر امت کا اتفاق ہو۔ جو صحیح بخاری سے برتر ہو۔

فان لم تفعلوا و لن تفعلوا.....

جاہل کا عالم سے سوال کرنا تقلید نہیں

آپ فرماتے ہیں "جاہل کیا کرے۔ اگر وہ آپ سے پوچھے گا تو آپ کا مقلد ہوگا" میں کہتا ہوں کہ جاہل اگر آپ سے پوچھے تو کیا وہ آپ کا مقلد ہوجائے گا؟ امام ابوحنیفہ کا مقلد نہیں رہے گا کیونکہ وہ اتنے بڑے امام کی فقہ کو کیا سمجھ سکتا ہے وہ تو آپ ہی کے کہنے پر عمل کرے گا۔ اگر آپ یہ جواب دیں کہ ہم اس کو امام ابوحنیفہ ہی کا قول بتائیں گے لہذا ہمارے بتانے کے بعد بھی وہ امام ابوحنیفہ کا ہی مقلد کہلائے گا نہ کہ ہمارا۔ تو میں کہوں گا کہ میں بھی اس کو احادیث ہی بتاؤں گا لہذا میرے بتانے کے باوجود وہ میرا مقلد نہ ہوگا بلکہ رسول اللہ ﷺ کا متبع ہوگا۔

سنیئے اور بڑے غور سے سنیئے میں بحیثیت عالم کے آپ کے علماء کی خدمت میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاضر نہیں ہوا ہوں جاہل یا طالب علم کی حیثیت سے ہی آپ کے علماء سے پوچھتا ہوں کہ خدارا یہ جو طریقے آپ نے اختیار کر رکھے ہیں ان کے متعلق جو حدیث آپ کو معلوم ہے مجھے بھی بتادو تا کہ میں بھی ان پر عمل کرسکوں تو جواب وہ ملتا ہے جو آپ کو ۱۴ صفحات میں لکھوایا گیا ہے۔

محض وہم وگمان سے حدیث کو نہیں چھوڑا جاسکتا

یہ بھی آپ نے خوب لکھا ہے کہ جو حدیث امام بخاری کے نزدیک صحیح ہو، ہوسکتا ہے کہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک وہ ضعیف اور غریب ہو، سنئے محض وہم وگمان سے حقائق کو نہیں جھٹلایا جاسکتا۔ اگر وہ ضعیف تھی تو باوجود تمام لوازمات کی موجودگی کے علمائے احناف نے اس کو ضعیف کیوں نہ ثابت کیا اور کیوں اس دور تک سب اس کو صحیح سمجھتے رہے۔ اگر اس کو صحیح بھی تسلیم کرلیا جائے کہ جملہ صحیح حدیثیں امام ابوحنیفہ کے نزدیک ضعیف ہیں تو امام صاحب کے اس قول پر کیسے عمل ہوگا۔

اترکوا قولي بخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم

یعنی رسول اللہ ﷺ کی حدیث کے مقابلہ میں میرے قول کو چھوڑدو (روضتہ العلماء) ہر صحیح حدیث کے متعلق یہ گمان ہوگا کہ شاید امام صاحب کے نزدیک ضعیف ہو لہذا حدیث رد کردی جائے گی۔ یعنی محض ظنیات سے قطعیات کو مسترد کیا جائیگا۔

صحیح بخاری ومسلم کی صحت پر ائمہ کا اتفاق

پھر سن لیجئے بخاری اور مسلم کی حدیثیں اس لئے صحیح نہیں ہیں کہ امام بخاری اور امام مسلم انہیں صحیح سمجھتے ہیں بلکہ اس لئے صحیح ہیں کہ ان سے پہلے اور ان کے بعد کے تمام علماء نے ان کو صحیح تسلیم کیا ہے۔ علامہ ابن خلدون لکھتے ہیں۔

اعتمد منها ما اجمعوا عليه

یعنی امام بخاری نے صحیح بخاری کے لئے ان ہی احادیث کو قابل اعتماد سمجھا جن کی صحت پر اجماع تھا۔ پھر امام مسلم کے متعلق بھی انہوں نے یہی بات تحریر فرمائی (مقدمہ تاریخ ابن خلدون)

الغرض امام بخاری ومسلم نے ان احادیث کو ان کتابوں میں جمع کیا جن کی صحت پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس وقت تک کے تمام علماء کا اتفاق تھا اور ان علماء میں امام ابوحنیفہ بھی شامل ہیں (بشرطیکہ آپ انہیں محدث تسلیم کریں)

حنفی فقہ کے بے شمار مسائل بے دلیل ہیں

ہم تو نئی نئی باتیں نہیں نکال رہے جو بات کہتے ہیں دلیل سے کہتے ہیں آپ پوچھ کر دیکھ لیجئے انشاء اللہ آیت یا حدیث پیش کریں گے۔ اصل جواب سے انشاء اللہ کبھی انحراف نہیں کریں گے نئی نئی باتیں تو مقلدین نے نکالی ہیں۔ مثلاً تقلید ----------- یہ بدعت ہے۔ نہ دور صحابہ میں تھی نہ دور تابعین میں (حجتہ اللہ البالغہ) پھر مرد و عورت کی نماز علیحدہ علیحدہ گھڑی گئی۔ نماز میں نیت زباں کا اضافہ کیا گیا حلالہ کا مسئلہ جاری کیا گیا وغیرہ وغیرہ۔

یہ میں پھر کہتا ہوں کہ امام ابوحنیفہ ان سے قطعی بری الذمہ ہیں میں جو کچھ کہتا ہوں ان کے متعلق نہیں کہتا وہ تو میرے امام ہیں اور اس سے بھی زیادہ تعریف کے مستحق ہیں جو آپ نے تحریر فرمائی ہے۔ میں تو موجودہ مذہب کے متعلق بات کرتا ہوں۔

اہلحدیث ابتدائے اسلام سے ہیں

یہ میں نے کب لکھا کہ سوائے میرے کوئی مسلمان ہی نہیں اب تک جتنے مسلمان ہوئے وہ سب مشرک تھے۔ یہ اتہام ہے مگر آپ کا یہ خیال کہ زمنِ سابقہ میں کوئی اہلحدیث تھا ہی نہیں سب مقلد تھے اور یہ کہ میں اس خیال کا پہلا آدمی ہوں۔ حقیقت پر مبنی نہیں امام ابوحنیفہ کا مکتب فکر ۱۲۰ھ میں قائم ہوا (سیرۃ النعمان) بتایئے ۱۲۰ھ تک جو مسلمان تھے وہ کس امام کے مقلد تھے؟ اس امام کی امامت کس نے منسوخ کی؟ امام ابوحنیفہ مقلد تھے یا غیر مقلد؟ اگر مقلد تھے تو مقلد کی تقلید کیسے؟ اور اگر غیر مقلد تھے تو پھر ہمارے امام ہوئے نہ کہ آپ کے۔ امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں

لاینبغی لمن لم یعرف دلیلی ان یفتی بکلامی

یعنی کسی شخص کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ میرے قول پر فتویٰ دے جب تک اس کو میری دلیل نہ معلوم ہو (عقد الجید) بلکہ یہاں تک فرماتے ہیں:

حرام علی من لم یعرف دلیلی ان یفتی بکلامی

(مشکوٰۃ محمدی بحوالہ میزان شعرانی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی وہ اپنی تقلید سے منع فرماتے ہیں بلکہ بے دلیل بات ماننے کو حرام کہہ رہے ہیں۔ لیجئے جو ہم کہتے ہیں وہی ہمارے امام صاحب نے فرمایا ہے۔ بے شک جس چیز کو انہوں نے حرام کہا ہے ہم بھی اس کو حرام سمجھتے ہیں لیکن مقلدین ان کے حرام کردہ کو جائز ہی نہیں واجب تک کہہ دیتے ہیں۔

امام ابوحنیفہ کے علاوہ بھی تمام ائمہ دین تقلید سے منع کرتے رہے۔ مثلاً امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں۔

لاتقلد فی و لاتقلدن مالکا و لاالشافعی و لاالاوزاعی و لاالثوری و خذ الاحکام من حیث اخذوا

یعنی ہرگز میری تقلید نہ کرنا۔ نہ امام مالک کی نہ امام شافعی کی نہ امام اوزاعی کی نہ امام ثوری کی بلکہ جہاں سے انہوں نے احکام کو لیا وہیں سے تم بھی لو۔ (عقد الجید)

ہاں تو ۱۲۰ھ تک قطعاً سب غیر مقلد تھے بلکہ بقول شاہ ولی اللہ صاحب چوتھی صدی کے قبل تقلید خالص پر لوگ مجتمع نہیں ہوئے تھے (حجتہ اللہ البالغہ) تو گویا تین سو سال تک تقلید شخصی کا وجود نہیں تھا الاماشاء اللہ چوتھی صدی سے تقلید نے زور پکڑنا شروع کیا اور تقریباً ایک ہزار سال تک اس کا زور رہا لیکن یہ زمانہ بھی اہلحدیث سے خالی نہیں تھا۔ ہر زمانہ میں علماء کی ایک کثیر تعداد اہلحدیث تھی علامہ ذہبی کا تذکرۃ الحفاظ پڑھئے۔ دیکھئے ہر زمانے میں کتنے علماء اہلحدیث تھے۔ علامہ ذہبی بیسیوں علماء کے نام گناتے چلے جاتے ہیں ان کے علاوہ اور کتنے ہوں گے جن کے نام امام ذہبی کو معلوم نہ ہوئے ہوں اور پھر کتنے لوگ ہوں گے جو ان کے حلقہ اثر میں ہوں گے۔ غرض یہ کہ بیشمار لوگ ہر زمانہ میں اہلحدیث تھے۔ بعض ایسے علماء بھی تھے جو موقع کی نزاکت محسوس کرتے ہوئے تقلید کی نسبت اپنی طرف گوارا کرتے تھے حالانکہ وہ مقلد نہیں ہوتے تھے۔ (ملاحظہ ہو امام الہند ابوالکلام آزاد کا تذکرہ)

بعض تو علاقے کے علاقے ایسے تھے جہاں اہلحدیث کی اکثریت تھی۔ مثلاً مشہور عرب سیاح بشار مقدسی جو ۳۷۵ھ میں ہندوستان آیا تھا سندھ کے حالات میں لکھتا ہے۔

"یہاں کے ذمی بت پرست ہیں اور مسلمانوں میں اکثر اہلحدیث ہیں (تاریخ سندھ جلد ۲)

روم، شام، جزیرہ، آذربائیجان وغیرہ کی سرحدوں کے مسلمان پانچویں صدی میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب کے سب اہلحدیث تھے۔ عربی الفاظ ہیں

کلهم علی مذهب اهل الحدیث

(اصول الدین جلد اول مصنفہ ابو منصور بغدادی)

تقلید کا صدیوں بعد شروع ہونا

چھٹی صدی میں افریقہ میں اہلحدیث کی حکومت تھی۔ (تاریخ اسلام ذہبی) اس حکومت میں سرکاری قانون تھا کہ کوئی کسی امام کی تقلید نہ کرے (تاریخ ابن خلکان) یہاں سے بھاگے ہوئے لوگوں نے تقلیدی مذہب نہایت تشدد سے جاری کیا اور یہ قانون بنایا کہ مذاہب اربعہ کی تقلید واجب ہے اور ان سے خروج حرام ہے۔ (مقریزی جلد ۲)

ساتویں صدی میں شاہ ظاہر نے چاروں مذاہب کے مدرسے اور قاضی الگ الگ کردیئے۔ (مقریزی)

نویں صدی میں شاہ ناصر فرج نے چار مصلے قائم کردیے۔ (البدر الطالع جلد ۲)

شاہ ولی اللہ صاحب نے کس لطیف پیرایہ میں تقلید کے عروج کا نقشہ کھینچا ہے فرماتے ہیں

انهم اطمأنوا بالتقلید و دب التقلید فی صدورهم ربیب النمل و هم لایشعرون. فنشاءت بعدهم قرون علی التقلید الصرف لایمیزون الحق من الباطل و لااقول ذلک کلیا مطردا فان لله طائفة من عباده لایضرهم.

من خذلهم و هم حجة الله فی ارضه و ان قلوا و لم یأت قرن بعد ذلک الا و هو اکثر فتنة و اوفر تقلید او اشد انتزاعا للامانة من صدور الرجال حتی اطمأنوا بترک الخوض فی امر الدین و بان یقولوا انا وجدنا آباءنا علی امة و انا علی آثارهم مقتدون. و الی الله المشتکی و هو المستعان و به و الثقة و علیه التکلان.

یعنی لوگ تقلید پر مطمئن ہو کر بیٹھ گئے اور تقلید ان کے دلوں میں اس طرح داخل ہوئی جیسے چیونٹی چلتی ہے اور انہیں اس کا شعور بھی نہیں ہوا۔ پھر ان کے بعد ایسے لوگ پیدا ہوئے جو تقلید محض کے پرستار تھے باطل سے حق کو تمیز نہ کرسکتے تھے اور یہ بات میں تمام لوگوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے متعلق نہیں کہہ رہا کیوں کہ اللہ کے بندوں میں ایک گروہ اللہ کا بھی ہوتا ہے جن کو کسی کی مخالفت نقصان نہیں پہنچاتی۔ اور وہ اللہ کی زمین میں اللہ کی حجت ہوتے ہیں۔ اگرچہ وہ قلیل ہی کیوں نہ ہوں۔ پھر اس کے بعد جو قرن بھی آیا فتنہ زیادہ ہوتا گیا۔ تقلید کی فراوانی ہوتی چلی گئی۔ اور لوگوں کے قلوب سے امانت شدت کیساتھ نکلتی چلی گئی یہاں تک کہ لوگوں نے دینی معاملات میں غور کرنا چھوڑ دیا اور اس آیت کا مصداق بن گئے کہ "ہم نے اپنے آباء کو اس طریقے پر پایا اور ہم تو انہیں کے نقش قدم پر چلتے ہیں۔ بس اللہ ہی سے شکایت ہے اور وہی مددگار ہے اسی پر اعتماد ہے اور اسی پر توکل (الانصاف)

شاہ صاحب کی مذکورہ بالا عبارت سے جہاں تقلید کی برائی ثابت ہوئی وہاں یہ بھی ثابت ہوا کہ ہر زمانہ میں ایسے لوگ بھی تھے جو اس تقلید سے بیزار تھے۔ غرض یہ کہ اہلحدیث یعنی کسی امام کی تقلید نہ کرنے والے ہمیشہ سے ہیں اور یہ کوئی نئی جماعت نہیں ہے بلکہ تقلیدی مذاہب بعد میں نکلے اور یہ خیر القرون میں نہیں تھے۔

اولیاء اللہ اہلحدیث ہی ہوتے ہیں

آخر میں ایک اور سن لیجئے محدثین اور اولیاء اللہ سب اہلحدیث تھے کوئی مقلد نہیں تھا۔

شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی فرماتے ہیں۔ علمائے محدثین بیک مذہب از مذاہب مجتہدین نمی باشند یعنی علمائے محدثین مجتہدین کے مذاہب میں سے کسی ایک مذہب کے پابند نہیں ہوتے۔ (فتاوی عزیزی جلد ۲)

امام شعرانی فرماتے ہیں

و ماثم احد حق له قدم الولاية المحمدية الا و يصير يأخذ احكام شرعه من حيث اخذها المجتهدون و ينفک عند التقليد لجميع العلماء الا لرسول الله صلى الله عليه وسلم (ميزان كبرىٰ للشعراني)

یعنی جس شخص کا قدم ولایت محمدیہ پر ثابت ہو گیا وہ شرعی احکام کو وہیں سے لیتا ہے جہاں سے مجتہدین نے لیا تھا۔ وہ تمام علماء کی تقلید سے علیحدہ ہوجاتا ہے اور سوائے رسول اللہ ﷺ کے کسی کی پیروی نہیں کرتا۔

یہ ہیں میرے پیشرو! اللہ تعالیٰ ان پر اپنی رحمت کی بارشیں برسائے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ تنہا من دریں میخانہ مستم
جنید و شبلی و عطار شد مست
نہ من بریں گل عارض غزل سرائم و بس
کہ عندلیب تو از ہرطرف ہزار انند

آج کل فرصت بہت کم ملتی ہے۔ اگر کچھ وقت مل جاتا ہے تو انکار حدیث کے فتنۂ جلی کے متعلق کچھ لکھ لیتا ہوں۔ دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ فراغت نصیب کرے اور اپنے دین کی خدمت کی توفیق عطا کرے۔

یہ مختصر معروضات ہیں جو آپ کے اشکالات کے جواب میں لکھ دیئے ہیں ورنہ مفصل جواب کے لئے تو ایک کتاب درکار ہے۔

رہے اشتعال انگیز جملے اور ذاتی حملے جو آپ نے تحریر فرمائے ہیں اگر وہ صحیح ہیں تو اللہ تعالیٰ مجھے معاف فرمائے اور اگر صحیح نہیں ہیں تو اللہ تعالیٰ آپ کو معاف فرمائے۔ میری عادت طنز کی نہیں ہے پھر بھی اگر نادانستہ کوئی بات ایسی لکھنے میں آگئی ہو جس سے طنز محسوس ہو تو براہ کرم معاف فرمائیں۔ میری نیت اس میں طنز کی نہیں ہے بلکہ انکشاف حقیقت کی نیت سے آپ کو متنبہ کرنا مقصود ہے کہ آپ کی فلاں عبارت خود آپ کے لئے مفید نہیں بلکہ اس سے امام ابوحنیفہ کی اہانت کا پہلو نکلتا ہے۔ اگرچہ آپ کی نیت بھی اہانت کی نہیں ہوگی مگر نادانستہ آپ ایسا کر گئے ہیں خیر اللہ تعالیٰ ہماری غلطیوں کو معاف فرمائے آمین۔

فقط الحمد للہ رب العلمین

خادم مسعود
از چک لالہ
مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۶۱ء

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منجانب نواب محی الدین خان اسسٹنٹ ٹیچر چانڈیو ہائی اسکول سجاول سندھ ضلع ٹھٹھہ

مکرمی مسعود صاحب

السلام علیکم

آپ کا خط ملا میرے خط کا جواب دینے کے لئے آپ کو کافی محنت کرنی پڑی اپنی دانست میں آپ نے بہت بڑا کام کیا۔ بلکہ تیر مارا۔ اور غالباً یہ سمجھ رہے ہوں گے کہ میدان جیت لیا اور حنفی مذہب (مسلک) ختم ہو گیا آپ نے یہ جو لکھا کہ چودہ صفحات کا خط مجھ سے لکھوایا گیا۔ یہ آپکی غلط فہمی اور خوش فہمی ہے۔ بھلا علماء کرام ایسا بلادلیل خط کیسے لکھوا سکتے ہیں۔ آپ نے اس طرح لکھ کر علماء کرام کی توہین کی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ خط کسی نے مجھ سے نہیں لکھوایا بلکہ میں نے جب کبھی علماء کرام سے ایسی درخواست کی تو بمصداق اس کے کہ "جواب جاہلاں باشد خموشی" ان حضرات نے سکوت اختیار فرمایا اور ۱۴ صفحات کا خط میرا اپنا تحریر کردہ تھا۔ میرے اپنے جذبات تھے۔ اور وہ سب نیک نیتی پر مبنی تھے کسی بزرگ کی تحقیر ہرگز نہیں تھی۔ میں ایک جاہل انسان ہوں۔ آپ کی طرح انگریزی داں، اور پھر علوم عربی سے بالکل نابلد میں نے دیدہ و دانستہ کسی بزرگ، کسی محدث کی توہین ہرگز نہیں کی ایسے کوئی الفاظ آپ کو سمجھانے کے سلسلے میں جذبات کی رو میں مجھ جاہل کی قلم سے نکل گئے ہوں تو میں ان کے لئے پشیمان ہوں۔ خداوند تبارک و تعالیٰ جل جلالہ دلوں کے بھید سب جانتے ہیں ان کے حضور توبہ کر کے تائب ہوتا ہوں۔ اگر آپ میرا وہ خط شائع فرمائیں گے تو کیا ہوگا۔ میں تردید شائع کردوں گا۔ میں کسی کی طرح ہٹ دھرمی سے کام نہیں لیتا۔ دراصل مجھے یاد نہیں رہا تھا کہ جس کو میں خط لکھ رہا ہوں وہ محترم لفظوں کی گرفت کر کے ان کو اچھالنے کے عادی ہیں۔ چلئے مجھ جاہل کے خط کا جواب لکھ کر آپ نے دنیا میں نام تو کمایا۔ شہرت حاصل کی آپ کے ہمعصروں میں آپ کی علمیت اور قابلیت کی دھاک بیٹھ گئی۔ اور آپ نے شہرت حاصل کرنے کے لئے خوب خط کی نمائش کی یہاں تک کہ خط بوسیدہ ہو گیا۔ اور آپ نے دوبارہ نقل کروا کر بھیجا اور کراچی میں بھی نمائش کے لئے بھیج رہے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہرت حاصل کرنے کے لئے انسان کیا کیا کوششیں کرتا ہے۔ محترم اپنے ہم نشینوں میں میرا یہ خط بھی دکھلا دیجئے جس میں میں نے اپنی جہالت کا اعتراف کرلیا ہے اب آگے سنئے۔ آپ اہل حدیث ہیں میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ بدعتیوں سے تو بہر حال اچھے ہیں ہم آپ کو اسلام سے خارج نہیں سمجھتے رہا آپ کا اعتراض تقلید کے متعلق تو غور سے سنئے۔ حنفی مذہب تنکوں کا بنا ہوا نہیں جو آپ کے پھونک مارنے سے اڑجائیگا ختم ہوجائے گا۔ اور اگر ایسا ہے تو پھر اس کو ختم ہی ہوجانا چاہیئے لیکن:

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا

انشاء اللہ آپ کی پھونکوں کا اس پر کوئی اثر نہیں پڑے گا آئندہ خط میں جو میں لکھوں گا وہ مجھ جاہل کے ہاتھ کا لکھا ہوا نہ ہوگا بلکہ ہمارے عالی حوصلہ عالی دماغ، بیدار مغز، معزز و محترم علماء کرام کی جانب سے ہوگا اور اس خط میں پہلا سبق جو آپ کو دیا جائے گا وہ تقلید کے بارے میں دلائل سے دیا جائے گا۔ آپ دوسرے خط کا انتظار کیجئے اگر خط میں تاخیر ہوجائے تو یہ نہ سمجھئے کہ ہمارے معزز علماء کرام لاجواب ہوگئے ہیں۔ اس کے متعلق میں پہلے ہی عرض کرچکا ہوں کہ "پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا" بلکہ تاخیر محض عدیم الفرصتی کی وجہ سے ہوگی۔ باقی انشاء اللہ آئندہ اگر کوئی بات ناگوار خاطر ہو تو میں اس کے لئے معافی کا خواستگار ہوں۔

فقط خادم

نواب

نوٹ: ہمارے علماء کرام کا ارشاد ہے کہ آپ جو صرف خود کو یعنی اپنے مسلک کو حق بجانب سمجھتے ہیں مہربانی فرما کر ذرا سی زحمت گوارا فرمائیں کہ تقلید کرنے والوں کے اعداد و شمار نکال کر رکھیں جب تک ہماری جانب سے جواب نہیں ہوجاتا اس وقت تک آپ تقلید کرنے والوں کی (جن کو آپ باطل سمجھتے ہیں) نمبر اندازی کرلیں۔ آج تقلید تقریباً ایک ہزار سال سے چل رہی ہے۔ نہ صرف حنفی ہی تقلید کرتے ہیں۔ بلکہ شافعی مالکی، حنبلی بھی کرتے آئے ہیں اور کر رہے ہیں ہر ایک کے اعداد و شمار نکال لیجئے گا۔ اور یہ بھی نوٹ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکالئے کہ آج دین کی خدمت اللہ تعالی کن سے لے رہے ہیں۔ مقلدین سے لے رہے ہیں یا غیر مقلدین سے۔ دینی مدارس مقلدین کے زیادہ ہیں یا غیر مقلدین کے۔ تمام دینی کتب تفسیریں وغیرہ مقلدین کے زیادہ ہیں یا غیر مقلدین کے۔ بقول آپ اگر سارے مقلدین باطل پر ہیں اور شرک کرتے ہیں اور جہنمی ہیں تو پھر اللہ تعالی دین کی خدمت ان سے کیوں لے رہے ہیں اور اگر آپ ان کو مشرک اور بدعتی اور جہنمی نہیں سمجھتے بلکہ حق پر ہیں تو پھر یہ شور و ہنگامہ کیوں پھیلا رہے ہیں اور امت میں انتشار مقلدین پیدا کر رہے ہیں یا غیر مقلدین یہ سب نوٹ نکال کر رکھئے انشاء اللہ آپ کے کام آئے گا۔ آپ اس خط کا جواب براہ راست مجھے دے سکتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منجانب مسعود

بخدمت جناب محی الدین خان صاحب

السلام علیکم

چک لالہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۶۰ء

اکثریت اور خدمت دین حق پر ہونے کی دلیل نہیں

آپ کا خط ملا عدیم الفرصتی کے باعث جواب میں تاخیر ہوئی۔ تقلید کے دلائل کا بھی خیر مقدم کروں گا۔ مگر مقدم ان سوالات کا جواب ہے جو میں پہلے کسی خط میں لکھ چکا ہوں پہلے ان کا جواب دیں۔ دوسرے یہ کہ تقلید پر بحث کرتے وقت مستند کتب کے حوالے سے تقلید کی تعریف بھی لکھیں اور ان باتوں کا بھی جواب دیں جو اس سے پہلے مفصل خط میں تحریر کی گئی ہیں۔ تیسرے یہ کہ اگر تقلید ان چار اماموں کی ہی لازمی ہے تو بس اسی کا ثبوت دیں۔ دوسری باتوں میں اصل مسئلہ کو الجھا کر طول نہ دیں۔ اس سلسلے میں مقلدین کے اعداد و شمار ان کے مدارس و دینی خدمات کی طرف توجہ مبذول کرنے کی جو دعوت دی ہے وہ میرے علم میں ہے۔ میں اکثریت سے مرعوب نہیں ہوتا۔ حق اکثریت کے ساتھ ہوتا ہے۔ یہ کوئی کلیہ مسئلہ نہیں ہے۔ اللہ کے شکر گذار بندے تھوڑے ہی ہوتے ہیں وقلیل من عبادی الشکور (قرآن) حق کا ماننے والا اگر ایک بھی ہو تو وہی جماعت ہے۔ خدمات دین میں قادیانی بھی کچھ پیچھے نہیں۔ تمام دنیا میں نام نہاد اسلام کی آواز پہنچا رہے ہیں اور جگہ جگہ ان کے تبلیغی مراکز ہیں۔ رسول اللہ ﷺ پہلے ہی پیشینگوئی فرما گئے ہیں کہ اس دین کی مدد فاجر آدمی سے بھی اللہ تعالی لے لیتا ہے۔ (بخاری) آپ کے خط سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حق کی جستجو مد نظر نہیں بلکہ کسی وقت کی دشمنی ہے جو اس طرح مترشح ہو رہی ہے خیر آپ کی مرضی ہے جو چاہیں لکھیں مجھے سب کچھ برداشت ہے۔ خدا کرے آپ ہدایت قبول کریں۔

والسلام علی من اتبع الہدی۔

مسلک وہی صحیح ہے جو سلف صالحین کا تھا اس میں نت نئے نظریات کی آمیزش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سخت معیوب ہے۔ اس دور میں ہر شخص آزادی کا دلدادہ بنا ہوا ہے لہذا مذہبی پابندیوں کو بھی اپنے لئے باعث عار سمجھتا ہے اپنی خواہشات پر چلنے کی یہ بھی ایک راہ ہے۔ میرے نزدیک یہ تلبیس ابلیس ہے۔ تزکیہ نفس بڑی ضروری چیز ہے۔ تصوف کا خودساختہ نام اس کے مترادف ہے لیکن موجودہ تصوف ایک حد تک سنت کے خلاف ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔ تصوف وہی صحیح ہے جو سنت کے موافق ہو۔ بیعت کی موجودہ نوعیت کا میں منکر ہوں۔ ذکر بہت بڑی چیز ہے۔ بشرطیکہ سنت کے مطابق ہو۔ مثلاً موجودہ زمانہ میں جو مجالس ذکر منعقد ہوتی ہیں اور ایک خاص طرز سے ذکر کیا جاتا ہے یہ خلاف سنت ہے۔ میں تو سنت کا دلدادہ ہوں اور ہر اس چیز کا مخالف جو دین کے نام پر کی جاتی ہو۔ لیکن سنت کے خلاف ہو۔ بے ادبی اور بد تہذیبی میرا شعار نہیں قرآن تو بہت بڑی چیز ہے میں تو اس قسم کی حرکت حدیث کی کتاب کے لئے بھی گوارا نہیں کرتا۔

فقط:

خادم مسعود

نوٹ: یہ سوالات نواب صاحب نے علیحدہ پرچہ پر لکھے تھے جو اس کتاب میں شامل نہیں ہیں۔ یہ سوالات، قرآن کی طرف پیر یا پیٹھ کرنا یا اس سے اوپر بیٹھنا موجودہ تصوف وغیرہ کے متعلق تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منجانب مسعود

بخدمت جناب نواب محی الدین صاحب

السلام علیکم۔ قبل ازیں ایک عریضہ ارسال خدمت کیا تھا۔ ملاحظہ اقدس سے گذرا ہوگا لیکن جواب سے ابھی تک محروم ہوں۔ معلوم نہیں کیا بات ہے۔ کیسے مزاج ہیں۔ آپ ناراض تو نہیں ہیں امید ہے کہ جلد خیریت سے مطلع فرمائیں گے میں بھی اس عرصہ میں حسب عادت کوئی عریضہ ارسال نہیں کرسکا۔ فرصت بھی بہت کم ملتی ہے۔ آج فرصت ملی ہے تو یہ خط پہلی فرصت میں تحریر کررہاہوں۔ میں آج سے ۴۵ دن کی رخصت پر ہوں۔ رخصت محض آرام کرنے کے لئے لی ہے اور ان ایام میں یہیں رہوں گا۔

عقائد کی پختگی صفت محمود ہے بشرطیکہ حق کی راہ میں حائل نہ ہو

مجھے تو آپ سے کوئی ذاتی ملال نہیں ہے معلوم نہیں آپ کا کیا حال ہے میں تو آپ کی اصلاح کا دل سے خواہاں ہوں اور آپ کی پختگی کو بھی فال نیک سمجھتا ہوں۔ یہ پختگی نہ ہو تو آدمی ہر کس و ناکس کے بہکانے میں آسکتا ہے۔ اس زمانے میں تو ہر طرف سے ایمان پر ڈاکے ڈالے جارہے ہیں یہ پختگی ہی ان فتنوں سے بچنے کا سبب بن سکتی ہے۔ یہ صفت تو محمود ہے کہ جو کچھ مانا جائے تحقیق و اطمینان کے بعد مانا جائے اللہ تعالی آپ کو تحقیق اور تحقیق کے بعد اطمینان عطا فرمائے۔ آمین۔ مگر یہ پختگی تحقیق کی راہ میں رکاوٹ پیدا کرے تو پھر بیشک یہ کوئی اچھی چیز نہیں اور مجھے امید ہے کہ یہ بات آپ میں نہیں ہے اور آپ جیسے آدمی میں ہونی بھی نہیں چاہیئے اگر کوئی غلطی ہوگئی ہو تو معاف فرمائیں۔

فقط خادم مسعود

۹ جنوری ۱۹۶۲ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منجانب نواب

محترمی جناب مسعود صاحب

السلام علیکم۔ آج بتاریخ ۱۵ جنوری ۱۹۶۲ء آپ کا مرسلہ کارڈ ملا۔ مگر میں بعض وجوہ کی بناء پر جواب نہ دے سکا۔ معاف فرمائیے بارہا ارادہ کیا کہ آپ کو خط لکھوں مگر نہ لکھ سکا۔ میں اب سجاول میں نہیں ہوں۔ میرا تبادلہ سجاول سے غلام اللہ ہو گیا ہے۔ انشاء اللہ میں اپنا پتہ خط کے آخر میں تحریر کروں گا آپ نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے میں نے اس کو بغور پڑھا اور آپ کی ہر تحریر کو میں دلچسپی سے پڑھتا ہوں میں نے کچھ عرصہ قبل سجاول سے آپ کو لکھا تھا کہ ہمارے علمائے کرام تقلید کے بارے میں مدلل جواب تحریر فرمائیں گے لیکن مجھے افسوس ہے کہ جن محترم نے وہ خط لکھوایا تھا وہ اپنے وعدے پورے نہ کر سکے۔ جب میں نے جواب کا تقاضہ کیا تو وہ ٹال مٹول کرنے لگے۔ انہوں نے مجھے وعظ اور لیکچر کے ذریعہ سمجھانے کی کوشش کی لیکن ان کے دلائل سے میری تشفی نہیں ہوئی۔ پھر انہوں نے میرے لئے یہ فتویٰ دیا کہ نواب صاحب تمہارے لئے سوائے تقلید کے چارہ نہیں ہے۔ کیوں کہ تم علوم عربیہ سے نابلد ہو اور بالکل ہی کورے ہو۔ انگریزی پڑھ کر تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ وغیرہ وغیرہ پندرہ سال کا نصاب آپ کو یوں باتوں باتوں میں کس طرح سمجھایا جاسکتا ہے اور اب آپ کی عمر اس قابل نہیں ہے کہ آپ پندرہ سال کا نصاب پورا کر سکیں لہذا تقلید کے سوائے چارہ نہیں ہے۔ خیر تقلید کے بارے میں جہاں تک میں نے غور کیا ہے تو اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ فروعات میں صحابہ کرامؓ مختلف ہوئے ہیں اور جو کچھ اختلاف ہے وہ فروعات کی حد تک ہے۔ عقائد میں تو کوئی فرق نہیں ہے۔ ہر ایک کے پاس دلائل ہیں صرف افضلیت کا سوال آتا ہے۔ مثلاً رفع الیدین کرنا افضل ہے لیکن نہ کرنے والا گنہ گار نہیں۔ کیونکہ نہ کرنا بھی ایک صحابیؓ کا فعل ہے۔ جس کو اختیار کیا گیا ہے۔ امام کے پیچھے سورہ فاتحہ نہ پڑھنے کے بارے میں بھی دلائل ہیں۔ امام احمد بھی ان دلائل کے قائل ہیں اور اس طرح دیگر مسائل اپنی اپنی جگہ دلائل رکھتے ہیں۔ میں اس تحقیق میں اس بات کا قائل ہو گیا ہوں کہ تقلید لازم واجب نہیں ہے۔ قرآن اور احادیث سے بڑھ کر اور کیا نعمت ہو سکتی ہے۔ اسی پر ہمارا ایمان ہے اور خدا کرے کہ اسی پر ہمارا خاتمہ ہو۔ لیکن چند باتیں ابھی میرے دل میں وسوسہ کے طور پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آتی ہیں۔ وہ یہ کہ وہابی کون سا فرقہ ہے اس کی اصل کیا ہے۔ یہ لوگ کون ہیں ان کے عقائد کیا ہیں۔ نجدی کون سا فرقہ ہے اس کی اصل کیا ہے۔ یہ لوگ کون ہیں۔ ان کے عقائد کیا ہیں۔ کیا وہی لعنتی فرقہ تو نہیں ہے جس کا حدیث شریف میں ذکر آیا ہے۔ کیا حنفیوں کا طریقہ نماز غلط ہے۔ لیکن ایک حدیث میں میں نے پڑھا ہے۔ شاید آپ کو یاد ہو کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک شخص کو نماز سکھائی تو اس میں رفع الیدین کا تو کہیں ذکر نہیں وہ تو حنفیوں کے طریقہ پر ہے کیا وہ حدیث ضعیف ہے۔ کیا حنفیوں کے پیچھے نماز درست نہیں۔ اگر اہل حدیث پیش امام بن کر حنفیوں کے طریق پر نماز پڑھائے تو کیا یہ ناجائز ہے اور ہے تو ان سب کے دلائل کیا ہیں۔ کیا میرے جیسا ایک شخص حدیثوں کی چھ معتبر کتابیں پڑھ کر خود ان پر عمل کر سکتا ہے یا پھر بھی اس کو کچھ پوچھنے یا دریافت کرنے کی ضرورت باقی رہتی ہے۔ براہ کرم ان باتوں پر روشنی ڈالئے اور اچھی طرح مجھے سمجھائیے تاکہ میری تشفی ہوجائے میں تقلید کا قائل تو نہیں رہا لیکن ان امور کے بارے میں تشفی کا خواہاں ہوں۔ کیوں کہ بقول ان مولانا کے میں عربی علوم سے بالکل نابلد ہوں یعنی کہ جاہل ہوں اور بقول ان کے میرے جیسے جاہل کے لئے تقلید کے بغیر چارہ نہیں۔ کیونکہ مجھ میں دلائل کی چھان بین کا مادہ نہیں ہے مسعود صاحب میرا تو دماغ کام نہیں کرتا۔ جب سوچتا ہوں کہ دین بھی کتنا مشکل ہوگیا ہے کہ سمجھ میں نہیں آرہا ہے۔ ہر فرقہ الگ الگ راستے اختیار کئے ہوئے ہے اور ہر ایک کے پاس دلائل ہیں۔ حدیثیں دیکھتے ہیں تو ان میں بھی صحیح حسن، غریب، ضعیف، موضوع وغیرہ وغیرہ حدیثیں ملتی ہیں جن کا جانچنا بقول ان مولانا کے میرے جیسے جاہل کا کام نہیں۔ اور راویوں کو دیکھتے ہیں تو وہاں بھی ثقہ اور غیر ثقہ کا سوال ہے میں تو حیران ہو کر رہ گیا ہوں کہ کیا کیا جائے۔ صحیح راستہ کیا ہوسکتا ہے۔ بعض دفعہ تو میری عقل کام نہیں کرتی اور میں یہ سمجھنے لگتا ہوں کہ یہ تو ایک بڑا زبردست الجھاؤ ہے اور اس کو سلجھانا میرے بس کا کام نہیں۔ یہ ہے ساری حقیقت جو میں نے آپ کو لکھی ہے۔ اب آپ مہربانی فرما کر مجھے تشفی بخش جواب عنایت فرمائیں جس سے میری کامل دلجمعی ہوجائے حنفی علماء تو میری کرید پر بگڑ جاتے ہیں اور مجھے انگریزی داں اور جاہل کا لقب دیتے ہیں جاہل تو واقعی میں ہوں ورنہ کرید کی ضرورت کیوں پڑتی۔ آپ میرے خط کو غور سے پڑھیئے گا اور مجھے جواب جلد دیجئے تاکہ میں اس ادھیڑ بن سے نکل سکوں۔ باقی خیریت ہے۔

نواب محی الدین خان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منجانب مسعود

بخدمت مخدومی مکرمی جناب نواب محی الدین صاحب سلمہ

السلام علیکم۔ کل آپ کا خط ملا۔ حالات کا علم ہوا۔

کیا تمام مقلدین علوم عربیہ سے کورے ہیں

(۱) تقلید کے سلسلے میں آپ کی اور ان مولوی صاحب کی گفتگو کا حال بھی معلوم ہوا۔ ان کا یہ جواب "کہ نواب صاحب تمہارے لئے سوائے تقلید کے چارہ نہیں ہے کیونکہ تم علوم عربیہ سے نابلد ہو۔ اور بالکل ہی کورے ہو" بہت ہی عجیب ہے۔ اس کا مطلب یا تو یہ ہے کہ وہ بھی علوم عربیہ سے بالکل کورے ہیں اور اسی وجہ سے تقلید کرتے ہیں۔ یا یہ کہ وہ علوم عربیہ سے کماحقہ واقف ہیں لہذا تقلید نہیں کرتے۔ لیکن حقیقت یہ ہے جو انہیں بھی تسلیم ہوگی کہ وہ علوم عربیہ سے واقف ہونے کے باوجود تقلید کرتے ہیں اور ان کے خیال میں اس کے بغیر چارہ نہیں۔ نتیجہ یہ نکلا کہ آپ علوم عربیہ سے کورے ہیں لہذا تقلید ضروری ہے۔ اور وہ علوم عربیہ سے واقف لیکن تقلید پھر بھی ضروری۔ تو پھر یہ کہنا "کہ آپ پندرہ سال کا نصاب پورا کرسکیں یہ ممکن نہیں لہذا تقلید کے سوا چارہ نہیں" عجیب تر ہے۔

صحابہ کرامؓ حدیث ملنے پر اپنے فتوے سے رجوع کرلیتے تھے

(۲) یہ صحیح ہے کہ صحابہ کرامؓ میں عقائد کا اختلاف نہیں تھا ہاں لاعلمی کی وجہ سے بعض مسائل میں بعض صحابیوں سے چوک ہوجاتی تھی لیکن جوں ہی ان کو حدیث مل جاتی وہ اپنے فتوے سے رجوع کرلیا کرتے تھے۔ اور اس قسم کی مثالیں کتب حدیث میں بہت پائی جاتی ہیں۔ آپ جب تحقیق میں قدم رکھیں گے تو آپ کو خود علم ہوجائے گا۔ اس وقت مثالیں دینا ضروری نہیں یہ بھی ہوا ہے کہ بعض صحابی اپنے فتوے پر قائم رہے اور فتوی کے خلاف حدیث کا علم نہ ہوسکا ایسا اختلاف تو ہوجایا کرتا ہے اور اس پر کوئی مواخذہ نہیں۔ ہاں قابل مواخذہ وہ اختلاف ہے کہ حدیث پہنچ جانے کے بعد اپنے کسی بزرگ کے قول پر اڑ جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے خیر القرون کے اسلاف میں یہ بات نہ تھی۔ وہ لوگ تقلیدی بندشوں سے آزاد تھے۔ اپنے اساتذہ تک کے فتووں کے خلاف فتوے دے دیا کرتے تھے۔ رحمھم اللہ تعالی۔

ترک رفع یدین سنت نہیں

(۳) اعمال میں افضلیت کا سوال اس وقت پیدا ہوتا ہے جہاں کسی کام کے کرنے کے رسول اللہ ﷺ سے دو طریقے منقول ہوں۔ اگر دونوں طریقے ثابت ہوں اور احادیث کے قرائن سے ایک کو فضیلت دی جاسکتی ہو تو پھر بے شک ایک عمل افضل ہوگا اور دوسرا مفضول۔ لیکن جہاں دو طریقے ہی منقول نہ ہوں یا ایک ہی طریقہ منقول ہو تو پھر اس ایک ہی طریقہ پر عمل کرنا ہوگا۔ اس کا ترک اگر جائز ہو تو بات اور ہے لیکن کسی حالت میں بھی ترک عمل سنت نہ ہوگا یا مفضول نہ ہوگا۔ کیونکہ ترک فعل کوئی فعل ہی نہیں لہذا فعل جہاں سنت ہوگا وہاں ترک فعل سنت نہ ہوگا۔ مولانا اسمعیل شہید نے اپنی کتاب تنویر العینین میں رفع یدین کے سلسلے میں یہی بات لکھی ہے وہ کہتے ہیں کہ ترک رفع کوئی عمل ہی نہیں لہذا سنت بھی نہیں۔ رفع یدین نہ کرنا صرف عبداللہ بن مسعودؓ سے کسی حد تک پایہ ثبوت کو پہنچتا ہے۔ اگرچہ ائمہ دین نے اس کے ثبوت میں بھی خدشہ کا اظہار کیا ہے امام ترمذی نے عبداللہ بن مبارک کے قول سے ثابت کیا ہے کہ یہ حدیث ثابت نہیں۔ امام ابوداؤد لکھتے ہیں

هذا حديث المختصر من حديث طويل و ليس هو بصحيح على اللفظ على هذا المعنى

یعنی یہ حدیث ان الفاظ اور معنوں پر صحیح نہیں امام بخاری نے بھی اس کے متن کو غیر محفوظ بتایا ہے یہ حدیث کوفہ ہی میں اشاعت پذیر ہوئی تھی اس کے راوی کوفی ہیں لیکن حیرت کا مقام ہے کہ امام محمد کو یہ حدیث نہ ملی اور نہ اس کا ذکر انہوں نے اپنی کتابوں میں کیا۔ حالانکہ انہیں اس کی سب سے زیادہ ضرورت تھی اور یہ اس سلسلہ میں سب سے بہتر حدیث تھی۔ لیکن اس کو چھوڑ کر انہوں نے چند آثار ذکر کردیئے اور اپنے استاد امام ابوحنیفہ کے مذہب کی بنیاد ان ہی آثار پر رکھی۔ اس وقت تفصیل کا وقت نہیں اس لئے میں یہ بات کہتا ہوں کہ بالفرض اگر یہ حدیث صحیح بھی ہو تو اس میں عبداللہ بن مسعودؓ کا انفراد ہے۔ جمہور صحابہ کی تحقیق ان کے خلاف ہیں۔ اور بھی کئی انفرادان کے مروی ہیں جن کو امت نے قبول نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا مثلاً وہ رکوع میں گھٹنوں پر ہاتھ نہیں رکھتے تھے بلکہ رانوں کے درمیان رکھتے تھے اور اسی کی تعلیم دیتے تھے۔ (صحیح مسلم) لہذا جس طرح ان انفرادی چیزوں کو احادیث اور جمہور صحابہؓ کے خلاف ہونے کی وجہ سے قبول نہیں کیا گیا ترک رفع کو بھی قابل اعتناء نہیں سمجھنا چاہیئے۔

(۴) بعض مسائل میں افضلیت کا فرق نہیں بلکہ زمین آسمان کا فرق ہے جائز ناجائز کا فرق ہے۔ حلال و حرام کا فرق ہے۔ مثلاً یہی سورہ فاتحہ کا مسئلہ لیجئے۔ جس کا آپ نے ذکر فرمایا ہے۔ امام شافعی کے نزدیک مقتدی کو سورہ فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔ حنفی مذہب میں منع ہے۔ امام محمد نے تو یہاں تک ایک اثر نقل کیا ہے کہ اگر مقتدی پڑھے گا تو اسکی نماز نہ ہوگی۔ فی الحال ایک مثال کافی ہے۔ تفصیل بوقت ضرورت پھر کبھی پیش کروں گا۔

تقلید گمراہی کی جڑ ہے

(۵) تقلید نہ صرف یہ کہ واجب نہیں بلکہ گمراہی کی جڑ ہے۔ اللہ تعالی نے آباء اور علماء دونوں کی تقلید کی مذمت قرآن میں کی ہے۔ آباء کے متعلق تو مجھے زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں علماء کی تقلید کے بارے میں ایک آیت عرض کرتا ہوں

اتخذوا احبارهم و رهبانهم اربابا من دون الله و المسيح ابن مريم و ما امروا الا ليعبدوا الها واحدا.

یعنی اہل کتاب نے اپنے علماء اور مشائخ کو اللہ کے علاوہ اپنا رب بنا رکھا ہے اور مسیح ابن مریم علیہ السلام کو بھی حالانکہ انہیں یہ حکم دیا گیا تھا کہ ایک اللہ کی عبادت کریں۔ (سورہ توبہ) اس آیت کی تفسیر میں جو حدیث ہے براہ کرام اس کا مطالعہ فرمائیں جس سے یہ ثابت ہوگا کہ وہ تقلید کرتے تھے اس لئے علماء ان کے رب ہوئے۔ اس آیت کی رو سے تقلید کا ڈانڈا شرک سے جا ملتا ہے۔

وہابی کوئی فرقہ نہیں

(۶) وہابی کوئی فرقہ نہیں ہے۔ بدعتیوں کے نزدیک ہر وہ شخص وہابی ہے جو ان مروجہ بدعات کے خلاف زبان کھولے۔ یہ لوگ وہابیوں کا پیشوا امام محمد بن عبدالوہاب نجدی کو بتاتے ہیں اور ان کی طرف طرح طرح کے غلط اور مکروہ مسائل منسوب کرتے ہیں۔ امام محمد بہت بڑے مصلح تھے۔ ان کے متعلق مسعود عالم ندوی کی کتاب "ایک بدنام مصلح" پڑھیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو بہت مفید ہوگی۔ ان کے عقائد وہی ہیں جو اہل سنت کے عقائد ہیں۔ یہ لوگ اگرچہ تقلید نہیں کرتے لیکن پھر بھی حنبلی ہی کہلاتے ہیں۔ یہ وہ فرقہ نہیں ہے جس کا ذکر احادیث میں ہے وہ تو خارجی فرقہ ہے۔ جس سے حضرت علیؓ نے جہاد کیا اور ان کا قتلِ عام کیا۔ یہی احادیث پڑھ کر ان کو قتل کرایا اور پھر جو علامت حدیث میں بتائی گئی تھی وہ ان میں پائی گئی۔ یعنی ایک مرد تھا جسے پستان عورتوں جیسے تھے۔

عدم ذکر سے عدم شے لازم نہیں آتا

(۷) حنفیوں کا طریقہ نماز بے شک غلط ہے۔ لیکن وہ حدیث جس کا ذکر آپ نے کیا ہے صحیح ہے۔ اس حدیث میں بہت سے امور کا ذکر نہیں ہے اور عدم ذکر سے عدم شے لازم نہیں آتا۔ کوئی ایک حدیث ایسی نہیں جس سے پورا طریقہ نماز معلوم ہوسکے۔ صحابہؓ اجزاء کو علیحدہ علیحدہ بیان کرتے تھے۔ ابو حمید ساعدیؓ کی ایک بہت ہی طویل حدیث ہے لیکن پورا طریقہ اس میں بھی نہیں ہے۔ جس حدیث کی طرف آپ نے اشارہ فرمایا ہے اس میں تو شروع نماز کا بھی رفع یدین نہیں ہے۔ اس میں بڑے بڑے امور یا ان امور کا تذکرہ ہے جن میں وہ شخص غلطی کر رہا تھا۔

(۸) کیونکہ حنفیوں کا طریقہ نماز غلط ہے اور اس وجہ سے بھی کہ تقلید میں شرک کا شائبہ ہے ان کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے سوال آپ کا سخت ہے۔ لیکن اخفائے حق سخت تر ہے۔

(۹) اہل حدیث اگر امام بن کر حنفیوں کی سی نماز پڑھائے تو یہ ضعفِ ایمان کی دلیل ہے اور اگر کوئی دنیاوی مفاد مد نظر ہے تو پھر دین بیچ کر دنیا خریدنے کی مثال ہے۔ قرآن مجید میں اس فعل کی مذمت میں متعدد آیات ہیں۔

استادی شاگردی تقلید نہیں

(۱۰) کتب احادیث پڑھ کر ہر شخص خود ان پر عمل کرسکتا ہے دریافت کرنے کی ضرورت صرف اس حد تک باقی رہ سکتی ہے جیسی ایک شاگرد کو اپنے استاد سے ہوتی ہے۔ مثلاً آپ نے اسکول میں تعلیم پائی۔ استادوں نے آپ کو پڑھایا لیکن ان میں سے کسی استاد کی رائے کو تسلیم کرنا آپ کے ذمہ واجب نہیں اور نہ آپ کرتے ہیں۔ تقلید کی نفی سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعلیم و تعلم کی نفی نہیں ہوتی۔

تقلید کا باعث احساس کمتری ہے

(۱۱) کسر نفسی اس حد تک مفید نہیں کہ آپ کی راہ میں رکاوٹ پیدا کرے۔ دوسرے لوگ اگر آپ کی ہمت پست کرنے کی کوشش کریں تو آپ اس کی پرواہ نہ کریں کوشش اور عزم راسخ سے بہت کچھ حاصل ہوسکتا ہے۔ ذین کی تحقیق کوئی مشکل کام نہیں ہے ایک زمانہ میں جو حالت آپ کی اب ہے میری بھی یہی حالت تھی۔ لوگوں نے ہمت پست کرنے کی بہت کوشش کی لیکن اللہ کا شکر ہے کہ اس نے مدد فرمائی۔ بے شک احادیث میں صحیح، حسن، ضعیف، موضوع سب کچھ ہیں۔ راویوں کی ثقاہت اور غیر ثقاہت کا سوال ہے لیکن یہ بھی ایک فن ہے اور اس فن میں آپ محققانہ قدم رکھیں تو بہت کچھ حاصل ہوجائے گا۔ اس فن میں ہر چیز مدلل ہے۔ مفسر ہے۔ بے دلیل اور غیر مفسر چیز قابل وقعت نہیں ہے۔ تھوڑی بہت عربی بھی اگر آپ کو آگئی تو آپ کا کام نکل جائے گا۔ آپ ہمت ہار کر نہ بیٹھ جائیں کہ عربی میں مہارت کیسے ہوگی۔ علماء ہند میں اکثر ایسے ہوتے ہیں جن میں مہارت تامہ نہیں ہوتی۔ لیکن باوجود اس کے وہ سب کچھ کرتے ہیں۔ جاہل سے ہی عالم بنا کرتے ہیں۔ عالم پیدا نہیں ہوا کرتے اگر بالفرض محال آپ جاہل ہیں تو کیا۔ اب آپ اتنے ناامید ہوچکے ہیں کہ عالم بن ہی نہیں سکتے۔ ہمت سے کام لیجئے، کوشش کیجئے، آگے قدم بڑھائیے کامیابی آپکے قدم چومے گی۔ انشاء اللہ تعالی۔ اللہ تعالی کا وعدہ ہے

الذين جاهدوا فينا لنهدينهم سبلنا

جو لوگ ہمارے راستے میں کوشش کرتے ہیں ہم ان کو اپنے راستے بتادیا کرتے ہیں۔

و جاهدوا في الله حق جهاده

اللہ کے راستے میں کوشش کرو جیسی کہ کوشش کرنے کا حق ہے۔

فقط خادم مسعود

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منجانب نواب

بخدمت شریف محترم جناب مسعود صاحب

السلام علیکم

تقلید کے بارے میں آپ نے جو کچھ لکھا ہے وہ بے شک صحیح اور درست ہے آپ کی ملاقات سے مجھے حقیقت میں بڑا فائدہ پہنچا۔ آپ سے پہلی ملاقات کے وقت تو میری یہ حالت تھی کہ میں تقلید وغیرہ کے جھگڑوں سے واقف نہ تھا اور نہ ہی زندگی میں ان چاروں مذہبوں کے بارے میں کچھ سوچا تھا۔ جب آپ کے پاس سے سجاول لوٹا تو میں نے کتابوں کا مطالعہ شروع کیا اور پھر عالم حضرات سے مل کر معلومات حاصل کرنا شروع کردیں اور آپ سے خط و کتابت کا سلسلہ بھی جاری تھا۔ پھر حنفیوں کے بڑے بڑے عالموں سے ملا مگر کسی نے بھی کوئی تشفی بخش جواب نہیں دیا۔ اور ابھی تک تحقیق کا سلسلہ جاری ہے لیکن ان علماء سے بحث و مباحثہ کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا کہ چونکہ یہ لوگ بچپن سے یعنی جیسے مدرسوں میں داخل ہوتے ہیں فقہ حنفی پڑھنا شروع کردیتے ہیں اور ان کے استاذ ان کے دماغوں میں حنفی فقہ ٹھونس دیتے ہیں اور یہ اسی فقہ میں الجھ کر رہ جاتے ہیں۔ بس یہ چکر ایک زمانہ سے چلا آرہا ہے یہ میری اپنی رائے ہے۔ شاید اور کوئی دوسری وجہ ہو جس کے لئے------ یہ لوگ حنفیت پر اڑے ہوئے ہیں۔ غرض اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے کہ انہوں نے آپ کے ذریعہ سے میری رہبری فرمائی اور دین کی سمجھ عطا فرمائی آگے بھی وہی راہ کھولنے والے اور راستہ دکھانے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ اور آپ کو دین و دنیا کی عافیت عطا فرمائے۔ آمین جو باتیں میں نے آپ سے دریافت کی تھیں آپ نے ان کا بہترین (مدلل) جواب عنایت فرمایا لیکن ابھی دو چیزیں اور دریافت طلب ہیں۔ وہ یہ کہ اب تک میں نے جتنی نمازیں پڑھیں کیا وہ سب بیکار گئیں اور میں اپنے مرشد (شیخ) کا بتلایا ہوا ذکر کرتا ہوں کیا وہ بھی غلط ہے؟ اگر غلط ہے تو پھر کس طرح ذکر کیا جائے اور اب نماز کے بارے میں کیا کیا جائے؟ مسجد میرے گھر کے سامنے ہے مجھے مسجد کے صحن میں میرا گھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے تو کیا میں اب نماز گھر پر شروع کردوں جمعہ وغیرہ سب گھر پر پڑھوں تراویح بھی گھر پر پڑھوں ایسی صورت میں تو میں جمعہ اور نماز باجماعت کے اجر و ثواب سے محروم ہوجاتا ہوں اس پر مہربانی فرما کر روشنی ڈالیئے۔

ایک چیز اور دل میں کھٹکتی ہے وہ یہ کہ بڑے بڑے پایہ کے مشہور علماء حنفی آخر کیوں حنفیت پر اڑے رہے۔ کیا ان کو عذاب جہنم کا خوف نہیں ہے یہ عذاب و ثواب کو جانتے ہوئے کیوں حنفی بنے بیٹھے ہیں یہ کیا بھید ہے؟ (انشاء اللہ آئندہ تفصیلی خط لکھوں گا)

فقط

خادم نواب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منجانب نواب محی الدین خان

بخدمت شریف جناب محترم مسعود صاحب

السلام علیکم

کل میں نے ایک خط آپ کی خدمت میں روانہ کیا غالباً مل گیا ہوگا۔ کل جس وقت آپ کا خط ملا میں نے اسی رات جواب لکھ کر صبح کو سپرد ڈاک کر دیا۔ جس وقت آپ کا خط ملا وہ وقت کچھ عجیب تھا یعنی میں ذہنی پریشانی میں مبتلا تھا جیسے ہی آپ کا خط پڑھا ایسا معلوم ہوا گویا میرے سر سے یکایک بوجھ ہلکا ہوگیا۔ یہی وجہ تھی کہ میں نے فی الفور جواب ارسالِ خدمت کیا۔ لیکن دل مطمئن نہیں ہوا۔ میں بہت کچھ لکھنا چاہتا تھا لیکن نہ لکھ سکا۔ آپ کے اور میرے مابین تقلید کے بارے میں خط و کتابت جاری ہے۔ اور بفضلہ تعالیٰ بہت ساری باتیں میری سمجھ میں آتی جارہی ہیں میں آپ کی ملاقات کو بھی اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت سمجھتا ہوں یہ آپ ہی ہیں جن کی بدولت تحقیق کا سلسلہ شروع ہوا۔ یوں سمجھئے کہ مجھ پر حقیقت کا انکشاف ہوا اور جیسے جیسے حقیقت حال کا مجھ پر انکشاف ہوتا گیا مجھے بڑا لطف آتا گیا اور وہ ساری کتابیں جو حنفی علماء کی لکھی ہوئی میں نے جمع کی تھیں میری نظر میں بے وقعت ہوکر رہ گئیں اور مجھ میں قرآن اور احادیث کے مطالعہ کا شوق پیدا ہوتا گیا۔ میں نے حنفی علماء سے بحث و مباحثہ کیا لیکن ہر ایک کا جواب یا نتیجۂ بحث یہی نکلا کہ امام ابوحنیفہ کی بات سمجھنے کے لئے یا دین اسلام کی بات سمجھنے کے لئے علومِ عربیہ سے واقفیت ضروری ہے۔ اور اس کے لئے ۱۵ سال کا نصاب سیکھنا پڑے گا۔ کیونکہ میرے جیسے جاہل کے لئے واؤ کا اور زیر و زبر کا فرق سمجھنا حدیث کی پہچان وغیرہ سخت دشوار ترین کام ہے اور امام صاحب امام بخاری وغیرہ سے زیادہ احادیث کو پہچانتے تھے۔ جب میں نے ان سے سوال کیا پھر وہ احادیث کہاں ہیں جن کو امام صاحب نے پہچانا وہ کونسی کتاب ہے اور وہ کتاب آپ اپنے مدارس میں کیوں نہیں پڑھاتے تو اس کا ان کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔ پھر مجھ پر جہالت کا اور بے ادبی کا فتویٰ لگایا جانے لگا۔ وہ مولانا جن کا میں نے پہلے خطوط میں ذکر کیا تھا۔ ان کے جوش و خروش سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے کوئی امید ہو گئی تھی کہ یہ مولانا زوردار ہیں جبھی تو ایسے الفاظ لکھوا رہے ہیں کہ حنفی مذہب تنکوں کا بنا ہوا نہیں ہے کہ اڑ جائے۔ ہمارے پاس دلائل ہیں ہم ایسا منہ توڑ جواب دیں گے کہ دانت کھٹے ہو جائیں گے وغیرہ لیکن جب میں نے مولانا سے جواب لکھنے کو کہا تو میرے تقاضہ پر چراغ پا ہو گئے اور پھر وہ کچھ فرمایا جو میں پہلے آپ کو لکھ چکا ہوں۔ انہوں نے رفع یدین کے بارے میں یعنی اس کے خلاف ایک حدیث یہ بیان فرمائی کہ ایک دفعہ کچھ لوگ نماز پڑھ رہے تھے تو حضور ﷺ نے دیکھ کر فرمایا کہ تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جو گھوڑوں کے دموں کی طرح ہاتھ ہلا رہے ہو۔ اور دوسری دلیل حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی حدیث بیان کی تھی کہ یہ حضور ﷺ کا آخری فعل تھا اس لئے ہم نے آخری فعل کو لیا ہے میں نے پوچھا کہ یہ کیسے معلوم ہوا کہ یہ حضور ﷺ کا آخری فعل تھا تو کہا کہ چونکہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حضور ﷺ کے عین پیچھے پہلی صف میں کھڑے ہوتے تھے۔ اور حضور ﷺ کے حرکات و سکنات کو بغور دیکھتے تھے اور عبداللہ بن عمرؓ چونکہ کم عمر تھے اور ان کو دوسری تیسری صف میں جگہ ملتی تھی اس لئے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا مرتبہ زیادہ ہے۔ میں نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی یہ حدیث تو ضعیف ہے اس پر وہ بگڑ گئے اور مجھ پر جہالت کا فتویٰ صادر کر دیا۔ پھر سجاول میں کچھ ایسی حالت ہو گئی کہ ان مولاناؤں نے اپنے شاگردوں اور دیگر لوگوں کو مجھ سے ملنے سے منع کر دیا یعنی میرا بائیکاٹ کر دیا۔ میں نے علیم الدین صاحب کی دوکان میں رفع یدین سے نماز پڑھنا شروع کیا جس پر ایک شور برپا ہو گیا اور سجاول جو ان مولویوں کے زیر اثر ہے میرے خلاف ہو گیا۔ پھر میں نے فتنہ اور شر کو دبانے کے لئے یہ کیا کہ مولوی نور محمد صاحب سے کہا کہ میں ابھی تحقیق میں لگا ہوا ہوں اور تحقیق کر رہا ہوں چنانچہ میں نے مسجد میں پھر نماز شروع کر دی اور تحقیق میں لگا رہا۔ لیکن اب تقلید کا شیشہ ٹوٹ کر چکنا چور ہو چکا تھا۔ ان مولویوں سے میرا دل ٹوٹ چکا تھا میں نے سوچا کہ اب خاموشی سے میں تحقیق میں لگا رہوں اور حق کا پتہ مجھے لگ جائے تو یہ اللہ تعالیٰ کا زبردست فضل و کرم ہے ان ہی سے دعائیں کیں اور ان ہی سے مدد مانگی۔

پھر بعض مصروفیتوں کی وجہ سے ایسا بے بس ہو گیا کہ تحقیق و مطالعہ وغیرہ سب بند ہو گیا تھا۔ لیکن آپ کا وہ پوسٹ کارڈ جو سجاول سے ہوتا ہوا مجھے غلام اللہ میں ملا ایسا کام کر گیا کہ میں گویا نیند سے جاگ پڑا۔ معلوم ہوا جیسے مجھے کسی نے جھنجھوڑ کر نیند سے بیدار کر دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کا کارڈ پڑھنے کے بعد میں نے خود سے کہا کہ یہ کیا؟۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تو ایک ضروری کام کو چھوڑ کے بیٹھ گیا۔ چنانچہ میں نے پھر سے کوشش شروع کی اور اپنے خدشات آپ کو لکھے۔ آپ نے جوابات دیئے وہ مجھے بے انتہا پسند آئے یعنی میں بفضلہ تعالیٰ قائل ہو گیا۔

میں بفضلہ تعالیٰ گھر میں رفع یدین سے نماز پڑھتا ہوں اور میری بیوی بھی رفع یدین سے نماز پڑھتی ہے یہاں اور کوئی اہل حدیث نہیں ہے اس لئے میں کل سے یعنی آپ کا خط ملنے کے بعد سمجھئے آج ہی سے گھر میں نماز پڑھنا شرع کر رہا ہوں اور اب میں سوچ رہا ہوں کہ میں علی الاعلان اپنے اہلحدیث ہونے کا اعلان کردوں۔ اللہ جل جلالہ مددگار ہیں۔ حق بات کے چھپانے سے کیا فائدہ بلکہ اس میں منافقت پائی جاتی ہے آپ اپنی رائے لکھیں۔ بہرحال آپ کی وجہ سے میری اصلاح ہوئی اور میں نے حق کو پالیا یہ اللہ جل شانہ کا مجھ پر خاص فضل و کرم ہے۔ قرآن اور حدیث سے بڑھ کر اور کیا حق ہوسکتا ہے قرآن و حدیث چھوڑ کر اور راستہ ڈھونڈنا سراسر جہالت ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آپ کے درجے بلند فرمائے۔ آمین۔

اور درخواست کرتا ہوں کہ میرے لئے میری آل اولاد کے لئے دعاء خیر فرمائیں۔

خادم نواب

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منجانب مسعود

بخدمت جناب نواب محی الدین صاحب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

چک لالہ ۵ فروری ۱۹۶۲ء

توبہ کے بعد پچھلے گناہ بھی نیکیوں میں تبدیل کردیئے جاتے ہیں

آپ کے دو خط ایک ساتھ پہنچے آپ کے سوالات کا جواب ترتیب وار تحریر کر رہا ہوں۔

(۱) اب تک آپ نے جتنی نمازیں پڑھی ہیں وہ انشاء اللہ بیکار نہیں جائیں گی اس وجہ سے کہ اب آپ توبہ کرچکے ہیں نماز تو نیکی ہے اگر کوئی گناہ بھی ہوتا تو وہ بھی نیکی میں تبدیل ہوکر باعث ثواب بن جاتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

الا من تاب و آمن و عمل عملا صالحا فاولئک یبدل اللہ سیاتھم حسنت و کان اللہ غفورا رحیما

جو شخص توبہ کرے ایمان لائے اور نیک عمل کرے تو ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں میں تبدیل کردیتا ہے اور اللہ غفور اور رحیم ہے (سورہ فرقان) لہذا آپ ناامید نہ ہوں بلکہ قرآن مجید کی یہ بشارت سن کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ وہ اپنے بندوں پر کس قدر مہربان ہے اللہ تعالیٰ سے حسنِ ظن رکھیں ایک حدیث قدسی میں ہے کہ میں اپنے بندے کے ظن کے ساتھ ہوں۔

غیر مسنون وظائف کوئی نیکی نہیں

(۲) مرشد کا بتایا ہوا ذکر آپ کرسکتے ہیں بشرطیکہ سنت سے اس کا ثبوت ملتا ہو ورنہ اس کو ترک کرکے وہ اذکار و اوراد اختیار فرمائیں جو سنت سے ثابت ہے۔ اس سلسلہ میں کئی کتابیں چھپ چکی ہیں۔ مثلاً حصن حصین، الحزب المقبول وغیرہ یہ تمام اوراد مشکوۃ شریف میں بھی موجود ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی

کہدیجئے اگر تمہیں اللہ سے محبت کرنے کا دعویٰ ہے تو میری اتباع کرو۔ (آل عمران) ایسی کوئی نیکی نہیں ہے جو رسول اللہ ﷺ نے نہ سکھائی ہو۔ اور جو نہیں سکھائی وہ نیکی نہیں ہے۔

(۳) بے شک آپ سب نمازیں گھر میں ادا کریں آپ شرعی عذر کی بناء پر جماعت ترک کریں گے لہذا آپ کو جماعت ہی کا ثواب ملے گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ جہاں آپ ہیں وہاں عنداللہ دوسری جماعت ہے ہی نہیں لہذا محرومی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا بلکہ جماعت تو آپ ہیں حزب اللہ آپ ہیں۔ اگرچہ آپ اکیلے ہی کیوں نہ ہوں دیکھئے اللہ تعالیٰ ابراہیم علیہ السلام کے متعلق فرماتا ہے

ان ابراھیم کان امۃ قانتا للہ حنیفا

بے شک ابراہیم علیہ السلام امت تھے اللہ کے فرمانبردار تھے اور صرف اللہ کی طرف رجوع کرنے والے تھے (قرآن) حضرت امام سفیان ثوری کیا خوب فرماتے ہیں سواد اعظم اہل السنت و الجماعت ہیں ولو واحدا اگرچہ ایسا ایک ہی شخص ہو (میزان کبریٰ شعرانی) مندرجہ ذیل حدیث میں بھی آپ کے لئے خوشخبری ہے۔

اذا مرض العبد او سافر کتب لہ مثل ماکان یعمل و ھو مقیم صحیح

یعنی جب بندہ بیمار یا مسافر ہوتا ہے تو اس کو اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا اقامت اور صحت کی حالت میں بس اسی قسم کی مجبوری آپ کو لاحق ہے۔

علماء حق کا معیار نہیں ہیں

(۴) آپ کا چوتھا سوال ایک وسوسہ ہے آپ اس وسوسہ سے اللہ کی پناہ طلب کیجئے۔ بڑے بڑے علماء احناف حنفیت پر کیوں اڑے رہے؟ یہ عذاب و ثواب کو جانتے ہوئے کیوں حنفی بنے بیٹھے ہیں؟ کیا ان کو عذابِ جہنم کا خوف نہیں ہے؟ ہمیں ان سوالات اور ان کے جوابات سے کیا غرض ہے نہ ان کی پیروی ہم پر لازم ہے نہ ان کی مخالفت سے ہمارا کچھ نقصان ہے ہمیں اپنے عقائد اور اعمال کا محاسبہ کرنا ہے۔ اگر وہ صحیح ہیں تو پھر یہ پرواہ نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنی چاہیئے کہ کون اس کے مخالف ہے اور کون اس کے موافق کون جنتی ہے اور کون دوزخی یہ فیصلہ اللہ کو کرنا ہے۔ ہم سے ہمارے اعمال کی پرسش ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے صاف فرمادیا ہے

لها ماکسبت و لکم ماکسبتم لنا اعمالنا و لکم اعمالکم

یعنی ان کے اعمال ان کے لئے اور تمہارے اعمال تمہارے لئے۔۔۔ ہمارے اعمال ہمارے لئے اور تمہارے اعمال تمہارے لئے۔ (سورہ بقرہ) لہذا میری آپ سے مخلصانہ درخواست ہے کہ بجائے اس کے کہ آپ مختلف لوگوں پر نظر ڈالیں آپ ان سے صرف نظر کرکے بس ایک رسول اللہ ﷺ پر اپنی نظر رکھئے۔ اور یہی اللہ تعالی کا حکم ہے ایسے آدمی بہت کم ہوتے ہیں جو حق کو پہچان کر حق کا انکار کریں۔ عیسائی اس لئے عیسائی ہے کہ وہ عیسائی مذہب ہی کو اللہ کی رضا جوئی کا سبب سمجھتا ہے اور اسلام سے بیزاری ہی کو اللہ کا حکم سمجھتا ہے۔ یہی حال تمام مذاہب والوں کا ہے نیک نیتی ہر جگہ پائی جاتی ہے لیکن اس نیک نیتی پر نجات موقوف نہیں ہے۔ وہ نیکی نیتی کی وجہ سے اسلام نہیں لاتے تو وہ بچ نہیں سکتے۔ وہ باوجود اس نیک نیتی کے کافر ہی رہیں گے۔ اب اور ذرا قریب آجائیے خارجی مسلمانوں ہی کا ایک فرقہ ہے۔ انتہائی پرہیزگار قرآن کے بہت بڑے عالم، لیکن بایں ہمہ رسول اللہ ﷺ کی پیش گوئی کے مطابق خارج از اسلام ہیں۔ اب کیا کہیں؟ کیا ان کے عالم دیدہ و دانستہ خلیفہ راشد کے مقابلہ پر آگئے کیا انہیں جہنم کا خوف نہیں تھا؟ پھر کیا اس لئے کہ وہ بہت بڑے عالم تھے متقی تھے حتیٰ کہ مرتکب کبیرہ کو کافر سمجھتے تھے۔ ہم انہیں اچھا سمجھنے لگیں اور ان کے جہنمی ہونے میں شک و شبہ میں پڑجائیں۔

اب ذرا قریب تر آئیے۔ بریلوی علماء تو ہمارے بھائی بند ہیں اہل سنت کہلاتے ہیں لیکن آپ انہیں مشرک سمجھتے ہیں۔ اب کیا یہ سوال نہیں ہوسکتا کیا انہیں اپنے جہنمی ہونے کا خوف نہیں؟ کیوں دیدہ دانستہ حق کا انکار کرتے ہیں یقیناً اس شبہ کی بناء پر ہم انہیں اچھا نہیں کہہ سکتے۔ نہ ان کی طرف راغب ہوسکتے ہیں جو حق ہے وہ حق ہے۔

فماذا بعد الحق الا الضلال

اور حق کے بعد کچھ نہیں سوائے ضلالت کے (قرآن) جو حق کا نیک نیتی سے انکار کرے وہ گمراہ ہے اور جو بد نیتی سے انکار کرے وہ بھی گمراہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجتہادی اختلاف اور تقلید کا فرق

اجتہادی اختلاف اعمال میں تو ہوسکتا ہے اور اس کو گوارا کیا جاسکتا ہے لیکن جب یہ اختلاف عقائد کی حد تک پہنچ جائے شرک کو توحید سمجھ لیا جائے تو پھر یہ برداشت نہیں ہوسکتا ائمہ کا اختلاف اجتہادی تھا اور صرف اعمال میں تھا۔ مقلدین کا اختلاف تقلیدی ہے اور اس تقلیدی اختلاف کو شریعت کا درجہ دیدیا گیا ہے۔ بس یہی ایک ایسا اعتقادی نقص ہے جو شرک کے حدود میں داخل ہوجاتا ہے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی فرماتے ہیں "فی الحقیقت اگر مقلدین مذہب تفحص کنند می یابند کہ ایں بلائے تقلید ایشاں راتجدے کشیدہ کہ قول بریکے اناحاد فقہا مدمقابل حدیث می آرند و ترجیح میدہند ایں ازاں قبیل است کہ علماء را بہ پیغمبری رسانیدہ شود بلکہ بخدائے (فتاویٰ عزیزی) یعنی ان لوگوں نے فقہاء کو خدا کا درجہ دیدیا ہے۔
اب بتائیے ان کے متعلق ہمیں کیا عقیدہ رکھنا چاہیئے اگر ہمارے عقیدے میں یہ بات نہ ہو کہ تقلید سے گمراہی پیدا ہوتی ہے تو ہمارا ایمان کیسے کامل ہوگا اس عقیدہ کو بھی جزو ایمان بنانا چاہیئے۔ غالباً قریب قریب انہی معنوں میں غالب کا یہ شعر ہے

ہم موحد ہمارا کیش ہے ترک رسوم
ملتیں جب مٹ گئیں اجزائے ایماں ہوگئیں

اب آپ کے دوسرے خط کا جواب شروع ہوتا ہے

۳۰ شعبان

ایک حدیث سے رفع یدین کے خلاف غلط استدلال

رفع یدین کے سلسلہ میں آپ نے ایک حدیث تحریر فرمائی ہے وہ یہ کہ "ایک دفعہ کچھ لوگ نماز پڑھ رہے تھے تو حضور ﷺ نے دیکھ کر فرمایا کہ تم لوگوں کو کیا ہوگیا ہے جو گھوڑوں کی دموں کی طرف ہاتھ ہلار ہے ہو"

اب اس کے جوابات سنئے

اول: رسول اللہ ﷺ کا رفع یدین کرنا شوال ۱۰ ھ تک ثابت ہے اب اگر منسوخ ہوا تو ان چار مہینوں میں سے کسی مہینے میں ہوا ہوگا ذی قعدہ، ذی الحجہ، محرم، صفر اور اگر یہ فرض کرلیا جائے کہ حضرت وائلؓ جو رفع یدین کے راوی ہیں حجۃ الوداع میں آپ ﷺ کے ساتھ گئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں گے تو پھر صرف دو مہینہ حیات طیبہ کے باقی رہ جاتے ہیں اب آپ سوچئے کہ جو فعل اتنا مکروہ ہو اس کو رسول اللہ ﷺ نو دس سال تک کرتے رہے کیا ایسے مکروہ فعل کو رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کرنا کسی مومن کا کام ہو سکتا ہے۔

دوم: کیا کسی کو منسوخ کرنے کا یہی احسن طریقہ ہے؟ جو آپ ﷺ کیا کرتے تھے وہی وہ لوگ کر رہے تھے تو پھر یہ کہنا چاہیئے تھا کہ اے مسلمانوں! اب یہ طریقہ بدل دیا گیا اب ایسا نہ کیا کرو۔

سوم: یہ حدیث صحیح مسلم میں حضرت جابر بن سمرہؓ سے مروی ہے حضرت جابرؓ سے روایت کرنے والے دو اصحاب ہیں ایک تمیم بن طرفہ دوسرے عبید اللہ۔ تمیم نے اسے مختصر بیان کیا ہے اور عبید اللہ نے مفصل پہلے تمیم کی روایت سنیئے۔

حضرت جابرؓ کہتے ہیں

خرج علینا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقال مالی أراکم رافعی ایدیکم کانھا اذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلوۃ.

یعنی رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس باہر تشریف لائے پھر فرمایا کیا بات ہے کہ میں تم کو نماز میں اس طرح ہاتھ اٹھاتے دیکھتا ہوں کہ گویا وہ سرکش گھوڑوں کی دمیں ہیں نماز میں سکون پیدا کرو۔ (صحیح مسلم)

عبید اللہ کہتے ہیں کہ حضرت جابرؓ نے فرمایا

کنا اذا صلینا مع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ ومسلم فقلنا السلام علیکم و رحمۃ اللّٰہ السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ و اشار بیدہ الی الجانبین فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم علام تؤمون بایدیکم کانھا اذناب خیل شمس انما یکفی احدکم ان یضع یدہ علی فخذہ ثم یسلم علی اخیہ من یمینہ و شمالہ

یعنی ہم جب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے تو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے وقت دونوں طرف ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے ہاتھوں سے اس طرح اشارہ کرتے ہو گویا کہ وہ سرکش گھوڑوں کی دمیں ہیں۔ تمہارے لئے بس اتنا کافی ہے کہ اپنا ہاتھ ران پر رکھ لو پھر سیدھی طرف اور الٹی طرف اپنے بھائی کو سلام کرلو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(صحیح مسلم)

اُن دونوں روایتوں کے ملانے سے معلوم ہوا کہ جس رفع یدین سے روکا گیا ہے وہ رفع یدین عندالسلام ہے نہ کہ رفع یدین عندالرکوع۔ لیکن علماءِ احناف کہتے ہیں پہلی روایت میں رفع یدین عندالرکوع کی ممانعت ہے اور دوسری رفع یدین عندالسلام کی۔ دونوں علیحدہ علیحدہ ہیں۔ دوسری روایت پہلی کی تشریح نہیں کرتی بلکہ علیحدہ ایک واقعہ ہے دو واقعے ہونے کے دو وجوہ بھی وہ بیان کرتے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

وجہ اول: پہلی روایت میں ہے کہ "آپ باہر تشریف لائے" دوسری میں ہے کہ "ہم جب آپ کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے"

وجہ ثانی: پہلی میں اسکنوا فی الصلوۃ ہے یعنی نماز میں ساکن رہو۔ دوسری میں یہ الفاظ نہیں ہیں۔

وجہ اول کا جواب: دونوں روایتوں کو ملا کر عبارت اس طرح بنتی ہے کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے تو ہاتھ اٹھایا کرتے تھے ایک دن ایسا ہوا کہ آپ باہر تشریف لائے اور آپ نے ہمیں اسی طرح کرتے ہوئے دیکھ لیا تو فرمایا کیا بات ہے کہ تم سلام کرتے وقت ہاتھ اٹھاتے ہو گویا کہ وہ سرکش گھوڑوں کی دمیں ہیں (جو بار بار اٹھتی ہیں نہ کہ وقفہ سے) نماز میں سکون رکھو وغیرہ وغیرہ۔

وجہ ثانی کا جواب: دوسری روایت میں بھی "ساکن رہو" الا اسکن احدکم فی الصلوۃ کے الفاظ موجود ہیں اور یہ روایت صحیح ابو عوانہ میں موجود ہے اور مسند امام احمد میں بھی ہے۔

چہارم: ان دونوں روایتوں کے ایک واقعہ کے متعلق ہونے کے دلائل یہ ہیں۔

اول: روایت کا مضمون تقریباً ایک ہے یعنی "ساکن رہو" اور "گویا سرکش گھوڑوں کی دمیں"

یہ الفاظ مشترکہ ہیں

دوم: راوی ایک ہیں یعنی حضرت جابر بن سمرہؓ۔

سوم: تمام محدثین نے ان دونوں روایتوں کو سلام کے باب میں روایت کیا ہے مثلاً امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداوٗد، امام نسائی، امام ابن حبان، امام طحاوی (حنفی) وغیرہ امام بخاری لکھتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فنھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن رفع الایدی فی التشھد و لایحتج بھذا من لہ حظ من العلم ھذا معروف مشھور لا اختلاف فیہ

یعنی رسول اللہ ﷺ نے تشہد میں سلام کرتے وقت ہاتھ اٹھانے سے منع فرمایا تھا۔ اور جس شخص میں ذرا سا بھی علم ہے وہ اس سے عدم رفع یدین عندالرکوع کے لئے دلیل نہیں لیتا۔ یہ معروف و مشہور ہے اس میں محدثین کا اختلاف ہی نہیں ہے (کتاب رفع الیدین امام بخاری ص۱۵) یہ رفع یدین عندالسلام شیعوں میں اب تک رائج ہے اور جب وہ ایسا کرتے ہیں تو بالکل ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا سرکش گھوڑوں کی دمیں اٹھ رہی ہیں۔ غالباً آپ نے بھی شیعوں کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہوگا۔

پنجم: اگر اس حدیث سے رفع یدین ممنوع ہے تو پھر تمام رفع یدین ممنوع ہو جائیں گے حتیٰ کہ شروع نماز کا رفع یدین، نماز عیدین میں رفع یدین، نمازِ وتر میں رفع یدین کوئی جائز نہیں رہیگا کیونکہ اس حدیث میں کسی رفع یدین کی تخصیص نہیں ہے۔ امام بخاری لکھتے ہیں

و لوکان کما ذھبوا الیہ لکان رفع الایدی فی اول التکبیرۃ و ایضا تکبیرات صلوۃ العید منھیا عنہ لانہ لم یستثن رفعا دون رفع (کتاب رفع الیدین امام بخاری ص۱۵)

نواب صاحب! سوچئے کیا یہ انتہائی مکروہ فعل اب بھی نمازوں میں موجود ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو کیوں؟ اللہ ہی ان مقلدین کو ہدایت دے۔

ششم: کیونکہ عدم رفع یدین کے سلسلہ میں یہی ایک حدیث ہے جو محدثین کے نزدیک صحیح ہے لہذا ایڑی چوٹی کا زور لگایا جاتا ہے کہ اس حدیث کو حجت بنا کر رفع یدین کو منسوخ مانا جائے۔ میں کہتا ہوں اچھا منسوخ سہی لیکن منسوخ کیوں ہے؟ اس لئے کہ یہ بہت ہی۔۔۔۔۔ مکروہ فعل سے مماثل ہے۔ یعنی سرکش گھوڑوں کی دموں سے۔ اور جب یہ اتنا مکروہ فعل ہے تو بڑے شدومد کے ساتھ حضور ﷺ نے تو اس کی ممانعت کی ہوگی لیکن کہیں کوئی روایت نہیں ملتی حالانکہ ہر حدیث کی کئی کئی سندیں ہوتی ہیں کئی کئی صحابی روایت کرتے ہیں پھر تعجب ہے کہ اتنا مکروہ فعل۔ حضور ﷺ کی ممانعت۔ پھر بھی بقول امام حسن بصری وغیرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام صحابہؓ رفع یدین کرتے تھے۔

اب اس خط کو روانہ کر رہا ہوں باقی باتوں کا جواب دوسرے خط میں دوں گا۔ اطلاعاً عرض ہے اپنی خیریت سے مطلع فرمائی۔ اپنے اہل وعیال کو میرا سلام کہہ دیں۔

فقط

خادم مسعود

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منجانب مسعود

بخدمت جناب نواب محی الدین خانصاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ   ۲ ماہ عید مطابق ۸ فروری ۱۹۶۲ء

آج ایک خط آپ کی خدمت میں روانہ کیا ہے اب آپ کی باقی باتوں کا جواب تحریر کر رہا ہوں۔

چند مغالطے

(۱) آپ کی عبارت "اور دوسری دلیل حضرت عبداللہ بن مسعود کی حدیث بیان کی تھی کہ یہ حضور ﷺ کا آخری فعل تھا"۔

جواب: عبداللہ بن مسعودؓ کی ایسی کوئی حدیث نہیں جن کا یہ مفہوم ہو کہ "یہ حضور ﷺ کا آخری فعل تھا" نہ صحیح نہ ضعیف۔

(۲) آپ کے خط کی عبارت چونکہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حضور ﷺ کے عین پیچھے پہلی صف میں کھڑے ہوتے تھے۔

جواب: کسی حدیث میں یہ مفہوم یا یہ مضمون نہیں ہے۔ نہ صحیح میں نہ ضعیف میں۔

(۳) آپ کے خط کی عبارت "حضور کے حرکات و سکنات کو بغور دیکھتے تھے اور عبداللہ بن عمر چونکہ کم عمر تھے اور ان کو دوسری تیسری صف میں جگہ ملتی تھی اس لئے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے حضرت عبداللہ بن مسعود کا مرتبہ زیادہ ہے۔

جواب: اس عبارت میں کئی مغالطے ہیں یہ قطعی بے ثبوت ہے کہ وہ حضور ﷺ کے حرکات و سکنات کو بغور دیکھتے تھے اگر یہ صحیح ہے تو پھر یہ بتایا جائے کہ آخر ان سے مندرجہ ذیل غلطیاں کیوں ہوئیں۔

۱۔ وہ رکوع میں تطبیق کرتے تھے (صحیح مسلم) بلکہ دوسروں کو بھی اس کا حکم دیا کرتے تھے حتی کہ اپنے شاگردوں کے ہاتھوں کو مار کر ان میں تطبیق کرکے دونوں رانوں کے بیچ میں رکھ دیتے تھے۔ عربی الفاظ یہ ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فضرب ایدینا و طبق بین کفیه ثم ادخلهما بین فخذیه. (صحیح مسلم، ابوداؤد وغیرہ)

۲۔ تین آدمیوں کی جماعت میں ایک کو امام کے داہنی طرف اور دوسرے کو امام کی بائیں طرف کرلیا کرتے تھے (صحیح مسلم) بلکہ اس کا حکم دیا کرتے تھے۔ ان کا فرمان یہ ہے

اذا کنتم ثلاثۃ فصلوا جمیعا و اذا کنتم اکثر من ذالک فیؤمکم احدکم

یعنی جب تین ہوں تو ایک صف میں نماز پڑھو اور جب تین سے زیادہ ہوں تو ایک آگے کھڑا ہو۔ (صحیح مسلم، ابوداؤد وغیرہ)

۳۔ حکم دیتے تھے کہ رکوع میں کلائیوں کو رانوں پر بچھا دیا کرو۔ الفاظ یہ ہیں:

اذا رکع احدکم فلیفرش ذراعیہ علی فخذیہ (صحیح مسلم)

۴۔ بغیر اذان و اقامت کے جماعت کرلیا کرتے تھے (صحیح مسلم) وغیرہ وغیرہ۔

دوسرا مغالطہ یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ حضور ﷺ کے حرکات و سکنات کو بغور نہیں دیکھتے تھے۔ یہ اتہام ہے حضرت عبداللہ بن عمر سے زیادہ تو رسول اللہ ﷺ کے حرکات و سکنات کو کوئی دیکھتا ہی نہیں تھا۔ وہ تو یہاں تک دیکھتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں کہاں اترتے تھے، کہاں نماز پڑھتے تھے، کہاں پیشاب کرتے تھے۔ عبداللہ بن عمرؓ ان سنتوں پر بھی عمل کرتے تھے حتی کہ اگر ان کو پیشاب نہ آتا تھا تو خالی ہی بیٹھ جایا کرتے تھے صحیح بخاری وغیرہ میں ان کا یہ طرز عمل جگہ جگہ نظر آتا ہے۔

تیسرا مغالطہ یہ ہے کہ عبداللہ بن مسعود کے علاوہ کوئی بھی حضور ﷺ کے حرکات و سکنات کو بغور نہیں دیکھتا تھا یمن کے شہزادے حضرت وائل بن حجرؓ نے تو دو مرتبہ مدینہ کا سفر ہی اس غرض سے کیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کو بغور دیکھیں (افسوس ہے کہ اس شخص پر جس نے رفع یدین کی مخالفت میں حضرت وائل کو دیہاتی کا خطاب دیا) دوسری مرتبہ وہ شوال ۱۰ھ میں مدینہ منورہ تشریف لائے تھے (البدایہ والنہایہ) دوسری مرتبہ کی آمد پر بھی ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ رفع یدین کرتے تھے۔ (صحیح مسلم) الفاظ ملاحظہ ہوں جن سے ان کے آنے کا مقصد واضح ہوتا ہے۔

قلت لانظرن الی صلوۃ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کیف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يصلى قال فنظرت

یعنی میں نے کہا کہ میں ضرور دیکھوں گا کہ رسول اللہ ﷺ کس طرح نماز پڑھتے ہیں پس میں نے دیکھا (کتاب رفع الیدین امام بخاری ص ۱۳) ل اور پھر انظرن میں نون ثقیلہ مشددہ ضرور کے معنی دیتا ہے۔

چوتھا مغالطہ یہ ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ کم عمر تھے یہ بھی غلط ہے ہاں جوان تھے بوڑھے نہیں تھے۔ امام بخاری نے اس کی بھی تردید کی ہے۔

والعجب ان يقول احدهم كان ابن عمر صغيرا في عهد النبي صلى الله عليه وسلم و لقد شهد النبي صلى الله عليه وسلم لابن عمر بالصلاح..... قال ابن عمر انى لاذكر عمر حين اسلم فقالوا صباء عمر صباء عمر فجاء العاص بن وائل فقال صباء عمر صباء

یعنی تعجب ہے کہ کسی نے یہ کہا کہ ابن عمر چھوٹے تھے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے صلاح کی شہادت دی تھی۔۔۔۔ وہ کہتے تھے کہ مجھے یاد ہے جب عمرؓ اسلام لائے تو لوگوں نے کہا عمر صابی ہوگیا، عمر صابی ہوگیا پھر عاص بن وائل آیا اس نے بھی یہی کہا۔۔۔ فتر کوہ۔۔ پھر وہ لوگ حضرت عمر کو چھوڑ کر چلے گئے (کتاب رفع الیدین امام بخاری ص ۱۷، ۱۸)

پانچواں مغالطہ یہ کہ عبداللہ بن عمرؓ کم علم تھے یہ بھی غلط ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ صحابہ سے پوچھا بتاؤ وہ کون سا درخت ہے جو مسلمان کے مشابہ ہے تمام صحابہ عاجز آگئے۔ عبداللہ بن عمرؓ نے چاہا کہ میں کہدوں کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن پاس ادب سے خاموش رہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے خود بتایا۔ ابن عمرؓ نے جب یہ بات حضرت عمرؓ سے بیان کی تو حضرت عمرؓ نے کہا اگر تم بتادیتے تو میرے لئے یہ اتنے اتنے مال سے بھی زیادہ محبوب تھا۔ (صحیح بخاری کتاب العلم) غالبا اس مجلس میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی ہوں گے اس لئے کہ وہ تو کبھی ساتھ چھوڑتے ہی نہ تھے۔

چھٹا مغالطہ یہ ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ کے سوا اس حدیث کا کوئی اور راوی ہی نہیں۔ یہ بھی غلط ہے رفع یدین کی روایت حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ سے بھی ہے اور یہ لوگ یقینا حضرت عبداللہ بن مسعود سے عمر میں بھی زیادہ تھے اور علم و فضل اور صحبت رسول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بھی۔ ان لوگوں کو چھوڑ کر عبداللہ بن عمرؓ سے مقابلہ کرنا دھوکا دینا ہے۔ (صرف حضرت علیؓ سے غالباوہ عمر میں زیادہ ہوں گے)۔

ساتواں مغالطہ یہ ہے کہ رفع یدین ایک بہت ہی دقیق علمی اور فقہی مسئلہ ہے اور اس کو فقہاء ہی سمجھ سکتے ہیں۔ چھوٹا بچہ کیا سمجھے حالانکہ رفع یدین کا تعلق صرف آنکھ سے ہے اور یہ چیز بہ نسبت بوڑھے کے بچہ ہی زیادہ اچھی طرح سے دیکھ سکتا ہے اور زیادہ اچھی طرح یاد رکھ سکتا ہے۔

آٹھواں مغالطہ یہ ہے کہ گویا ابن مسعودؓ اور ابن عمرؓ کی حدیثیں صحت کے لحاظ سے برابر ہیں۔ حالانکہ یہ سرتاپا جھوٹ ہے۔ ابن عمر کی حدیث صحیحین کی متفق علیہ حدیث ہے۔ اس کے راوی سب کے سب امام ہیں یہ سلسلہ الذہب کی حدیث ہے۔ سندیں اصح الاسانید ہیں۔ ابن عمر سے یہ حدیث متواتر ہے برخلاف اس کے ابن مسعودؓ کی حدیث اکثر محدثین کے نزدیک ضعیف ہے اور اس کا متن غیر محفوظ ہے۔ ابن مسعودؓ سے یہ روایت متواتر نہیں ہے۔ عاصم بن کلیب راوی کا اس میں انفراد ہے۔ جب صحت اور محفوظ ہونے کے لحاظ سے برابر نہیں تو مقابلہ کیا معنی۔ مقابلہ تو برابر کی چیزوں میں ہوا کرتا ہے۔ پھر مزید برآں ابن عمر کی طرح روایت کرنے والے صحابہ کی تعداد پچاس کے لگ بھگ پہنچ جاتی ہے پھر امام حسن بصری وغیرہ کی روایت کے مطابق کسی صحابی سے اس کا ترک ثابت نہیں لہذا ابن مسعود کی حدیث کسی لحاظ سے بھی قابل حجت نہیں۔ اگر صحیح بھی ہو تو اس میں عبداللہ بن مسعود کی بھول ہے۔ جیسے ان سے اور بھول ہوئی یہ بھی ہوئی جیسے اس بھول پر کوئی عمل نہیں کرتا اس پر بھی نہیں کرنا چاہیے۔

فقط

خاکسار مسعود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منجانب نواب

محترم جناب مسعود صاحب

السلام علیکم

خط لکھنے میں تاخیر ہوئی جس کے لئے شرمندہ ہوں اور معافی چاہتا ہوں۔ نماز میں رفع یدین نہ کرے تو کیا نماز نہیں ہوتی اور کیا رفع یدین فرض ہے؟ رفع یدین نہ کرنے والی حدیث عبداللہ بن مسعود سے روایت کی گئی ہے۔ ترمذی شریف اردو جلد اول میں اس کو امام ترمذی نے حسن کہا ہے اور حسن حدیث کا درجہ صحیح حدیث کے بعد ہے۔

حجتہ اللہ البالغہ جلد اول میں تقلید کے بیان میں اور جلد دوم میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب لکھتے ہیں کہ چاروں اماموں کے طریقے سنت ہیں اور ہر ایک کے پاس دلائل موجود ہیں اس لحاظ سے تو حنفی طریقہ بھی سنت ہوا۔ اور اس طریقہ پر عمل کرنا بھی جائز ہوا۔

مولانا تھانوی کی لکھی ہوئی بڑی بڑی ضخیم کتابیں کیا سب بیکار ہیں کیونکہ وہ تقلید کے حامی ہیں اور کیا امام غزالی کی لکھی ہوئی کتب بھی قابل مطالعہ ہیں یا نہیں۔ یہ میں اس لئے دریافت کرتا ہوں کہ میرے پاس یہ سب ذخیرہ موجود ہے۔ باقی خیریت میری طرف سے سب کی خدمت میں سلام علیک عرض ہے۔

خادم

نواب ۲۹ مارچ ۶۳ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منجانب مسعود

بخدمت مخدومی مکرمی جناب نواب صاحب سلمہ اللہ تعالی

وعلیکم السلام چک لالہ ۱۳ اپریل ۱۹۶۲ء

اشد انتظار کے بعد آپ کا خط مورخہ ۲۹ مارچ وصول ہوا۔ آپ کے سوالوں کے جوابات درج ذیل ہیں۔

رفع یدین فرض ہے

سوال: نماز میں رفع یدین نہ کرے تو کیا نماز نہیں ہوتی؟ کیا رفع یدین فرض ہے؟

جواب: نماز فرض ہے۔ اس پر سب کا اتفاق ہے۔ لہذا اس کے ادا کرنے کا طریقہ بھی فرض ہے ورنہ لازم آئے گا۔ کہ ہر مسلمان مختار ہے کہ جس طریقہ سے چاہے نماز پڑھے اور طریقہ اور سنت دونوں ہم معنی لفظ ہیں لہذا سنت سے جو طریقہ ادائیگی نماز ہم تک پہنچا ہے وہ فرض ہے خیر یہ تو ایک معقول بات تھی جو میں نے عرض کردی ورنہ نماز کے طریقہ کا فرض ہونا نص قرآنی سے ثابت ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے

حافظوا علی الصلوات و الصلوة الوسطی و قوموا للہ قانتین. فان خفتم فرجالا او رکبانا فاذا امنتم فاذکروا اللہ کما علمکم مالم تکونوا تعلمون.

یعنی نمازوں کی حفاظت کرو۔ خصوصا بیچ والی نماز کی اور اللہ کے سامنے ادب سے کھڑے رہا کرو۔ پھر اگر تمہیں کافروں کا خوف ہو تو پیدل چلتے پھرتے یا سواری پر ہی نماز ادا کرلو۔ پھر جب امن امان نصیب ہو تو اس ہی طریقہ سے اللہ کا ذکر کرو جس طرح اس نے تمہیں سکھایا ہے اور جس کو تم نہیں جانتے تھے۔ (بقرہ پارہ سیقول) خط کشیدہ الفاظ اللہ کا حکم ظاہر کرتے ہیں اور اللہ کا حکم فرض ہوتا ہے۔ لہذا نماز کا یہ طریقہ جو بذریعہ رسول ﷺ اس نے ہمیں سکھایا ہے فرض ہے۔ مجھے تو واقعی ان لوگوں پر تعجب ہوتا ہے جو کہدیا کرتے ہیں کہ سمع اللہ لمن حمدہ نہ کہے تو نماز ہوجائے گی۔ رکوع و سجدہ میں تسبیح نہ پڑھے تو نماز ہوجائے گی۔ دلیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ دیتے ہیں کہ ان کا ادا کرنا سنت ہے فرض نہیں ہے۔ اگر ان کے بغیر نماز نہیں ہوتی تو حدیث میں ہوتا کہ ان کے ترک کرنے سے نماز نہیں ہوتی جیسا کہ سورہ فاتحہ کے متعلق حدیث میں ہے کہ بغیر اس کے نماز نہیں ہوتی۔ اگر ان کی اس دلیل کو مان لیا جائے تو پھر نماز کی ہیئت مجموعی یہ ہوگی کہ سورہ فاتحہ پڑھو۔ پھر رکوع کرو اور اس میں کچھ نہ پڑھو پھر رکوع سے سیدھے سجدہ میں چلے جاؤ پھر بیٹھ جاؤ نماز ختم ہو جائے گی۔ یہ نماز کیا ہوئی مذاق ہوا۔ اب رہی یہ بات کہ پھر صرف سورہ فاتحہ کے متعلق ایسے الفاظ کیوں فرمائے تو اس کا ایک پس منظر ہے وہ یہ کہ آپ ﷺ نے امام کے پیچھے پڑھنے سے منع کیا تو اس ہی وقت یہ بھی فرمایا کہ سورہ فاتحہ پھر بھی پڑھنا کیونکہ وہ اگر امام کے پیچھے بھی ترک کردو گے تو نماز نہ ہوگی (ابوداؤد و ترمذی) الغرض مذکورہ بالا آیت کی رو سے نماز کا پورا طریقہ فرض ہے سوائے اس چیز کے جس کو خود رسول اللہ ﷺ نے کبھی کیا ہو اور کبھی چھوڑ دیا ہو اور ایسی کوئی چیز میرے ذہن میں تو ہے نہیں۔ سوائے اس کے کہ یہ کہا جائے کہ رفع یدین آپ نے کبھی کیا اور کبھی چھوڑ دیا لیکن چھوڑنے کی روایت ثابت نہیں لہذا رفع یدین فرض ہوا۔

۲۔ رفع یدین کی فرضیت کی دوسری دلیل یہ ہے کہ مالک بن حویرث ؓ اور ان کے ساتھیوں سے آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ صلوکما رأیتمونی اصلی نماز ایسے ہی پڑھا کرو جس طرح تم نے مجھے پڑھتے دیکھا ہے اور مالک بن حویرث کا بیان ہے۔ رسول اللہ ﷺ رفع یدین کرتے تھے (صحیح بخاری) کیونکہ حکم فرض ہوتا ہے لہذا رفع یدین فرض ہے۔

۳۔ تیسری دلیل حضرت عمرؓ ایک مرتبہ مسجد میں آ نکلے لوگ نماز پڑھ رہے تھے حضرت عمرؓ نے فرمایا

اقبلوا علی بوجوهکم اصلی بکم صلوة رسول الله صلی الله علیه وسلم التی کان یصلی و یامر بها فقام مستقبل القبلة و رفع یدیه حتی حاذی بهما منکبیه ثم کبرتم رکع و کذلک حین رفع.

یعنی میری طرف متوجہ ہو میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز بتاؤں جس طریقہ سے آپ ﷺ خود پڑھتے تھے اور جس طریقہ سے لوگوں کو پڑھنے کا حکم دیا کرتے تھے۔ پس وہ (حضرت عمرؓ) کھڑے ہو گئے قبلہ کی طرف منہ کیا اور کندھوں تک دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہا اور رکوع کیا اور اسی طرح اس وقت بھی کیا جب رکوع سے سر اٹھایا (خلافیات بیہقی نصب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الرایہ جلد اول ص ۴۱۶)

نماز کے ارکان میں فرض و سنت کی تفریق

فرض و سنت کی تفریق بعد کی چیز ہے صحابہ کرام اس چیز کے عادی نہیں تھے۔ وہ تو بس یہ دیکھتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے کیا کیا۔ کیا فرمایا عبداللہ بن عمرؓ کو دیکھئے کہ رفع یدین نہ کرنے والوں کو کنکریاں مارا کرتے تھے تاوقتیکہ وہ رفع یدین نہ کرے۔ (کتاب رفع الیدین امام بخاری، مسند احمد) آپ بھی فرض و سنت کی بحث میں نہ پڑیئے۔ بس جس کام کو رسول اللہ ﷺ نے ہمیشہ کیا اور چھوڑنا ثابت نہیں اسے کرنا ہی چاہیئے اور اگر کرنا نہ کرنا دونوں ثابت ہیں تب بھی کرنا سنت ہوگا اور ترک جائز۔ ایسی حالت میں بھی سنت ہی پر عمل مناسب ہے نہ کہ جواز پر۔

سوال: رفع یدین نہ کرنے کی حدیث جو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے ترمذی شریف اردو جلد اول میں اس کو امام ترمذی نے حسن کہا ہے اور حسن کا درجہ صحیح حدیث کے بعد ہے۔

عبداللہ بن مسعودؓ کی حدیث کا متن غیر محفوظ ہے

جواب: یہ صحیح ہے کہ امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے اور یہ بھی صحیح ہے کہ حسن کا درجہ صحیح حدیث کے بعد ہے۔ اس حدیث کی سند بیشک حسن بلکہ صحیح ہے سند میں کوئی خاص خدشہ نہیں ہے نہ سند پر کسی نے کوئی خاص جرح ہی کی ہے۔ اس حدیث پر جو کچھ جرح ہوئی ہے وہ بہ لحاظ متن ہوئی ہے۔ اکثر محدثین نے اس کے متن کو غیر محفوظ بتایا ہے۔

(۱) امام ترمذی لکھتے ہیں

قال عبداللہ بن مبارک قد ثبت حدیث من یرفع و ذکر حدیث الزھری عن سالم عن ابیہ و لم یثبت حدیث ابن مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یرفع الا فی اول مرۃ

یعنی امام عبداللہ بن مبارک نے فرمایا ہے کہ رفع یدین کی حدیث ثابت ہے اور ذکر کیا انہوں نے اس حدیث کو جو امام زہری نے حضرت سالم سے اور انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایت کی ہے۔ اور ابن مسعودؓ کی حدیث کہ رسول اللہ ﷺ نے رفع یدین نہیں کیا سوائے اول مرتبہ کے ثابت نہیں۔ امام ترمذی نے اس عبارت کے بعد ابن مسعودؓ کی حدیث بیان کی ہے اور پھر اس کو حسن لکھا ہے۔ احناف کا یہ کہنا ہے کہ ابن مبارک نے کسی دوسری حدیث کو غیر ثابت کہا ہے نہ کہ اس کو لیکن دوسری حدیث میں ابن مبارک نہیں ہیں اور اس حدیث کی سند میں وہ موجود ہیں اور یہ سند نسائی میں موجود ہے۔ لہذا انہوں نے اس ہی کو غیر ثابت کہا ہے۔ ان کے الفاظ کہ "رفع کی حدیث ثابت ہے" اس ہی بات کی دلالت کرتے ہیں کہ عدم رفع کی حدیث ثابت نہیں خواہ وہ کوئی سی ہو۔

(۲) اب اس کے متن کو ملاحظہ فرمائیے: نسائی میں ہے

فقام فرفع یدیہ فی اول مرۃ ثم لم یعد

ابن مسعود کھڑے ہوئے پھر اول مرتبہ دونوں ہاتھ اٹھائے پھر نہیں اٹھائے ابن القطان کہتے ہیں ثم لایعود منکر ہے۔ یہ وکیع اپنی طرف سے کہا کرتے تھے (کتاب الوہم) امام دار قطنی نے بھی ثم لم یعد کو غیر محفوظ بتایا ہے (کتاب العلل) نسائی مین دوسری روایت میں اس طرح ہے "فصلی فلم یرفع یدیہ الامرۃ واحدۃ" یعنی ابن مسعود نے نماز پڑھی تو ہاتھ نہیں اٹھائے مگر ایک مرتبہ مسند امام احمد اور مصنف ابن ابی شیبہ میں واحدۃ نہیں ہے۔ ابوداوٗد کی ایک روایت میں اس طرح ہے فرفع یدیہ مرۃ واحدۃ دوسری میں اس طرح ہے فرفع یدیہ فی اول مرۃ یعنی ابن مسعود نے دونوں ہاتھ اٹھائے پہلی مرتبہ۔ خلاصہ یہ کہ کسی میں دوبارہ اٹھانے کی نفی ہے اور کسی میں کوئی ذکر نہیں ہے بس پہلی مرتبہ اٹھانے کا ذکر ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے تو نماز پڑھ کر بتائی تھی اس کو اپنے لفظوں میں علقمہ نے بیان کیا ہے اور یہ علقمہ کے الفاظ ہیں جو کسی روایت میں کچھ اور کسی میں کچھ ہیں۔ ابن مسعود سے روایت کرنے والے صرف علقمہ ہیں اور علقمہ سے روایت کرنے والے صرف عبدالرحمن ہیں۔ اور ان سے روایت کرنے والے صرف عاصم بن کلیب ہیں اور ان سے روایت کرنے والے سفیان ثوری ہیں۔ اس کے بعد راوی زیادہ ہوجاتے ہیں۔ لیکن اوپر کی سند میں صرف ایک ایک راوی کی وجہ سے اس میں غرابت پیدا ہوجاتی ہے۔ پھر علقمہ کے الفاظ غالباً عاصم بن کلیب نے کبھی کچھ اور کبھی کچھ بیان کئے ہیں۔ کیونکہ امام حاکم فرماتے ہیں عاصم نے اس حدیث کو صحت کے ساتھ روایت نہیں کیا اور عاصم مختصر کرلیا کرتے تھے اور نقل بالمعنی کرتے تھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(تسہیل القاری شرح صحیح بخاری) اس ہی وجہ سے امام ابوداؤد نے اس حدیث کے لکھنے کے بعد یہ بھی لکھدیا کہ

هذا حديث مختصر من حديث طويل و ليس هو بصحيح على اللفظ على هذا المعنى

یعنی یہ حدیث ایک طویل حدیث سے مختصر کرلی گئی ہے اور یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ ان معنوں پر صحیح نہیں مشکوۃ شریف میں اس حدیث کا متن اس طرح ہے

فصلى و لم يرفع يديه الا مرة واحدة مع تكبيرة الافتتاح

یعنی تکبیر افتتاح کے ساتھ ابن مسعود نے رفع یدین نہ کیا سوائے ایک مرتبہ کے "اگر یہ عبارت صحیح مانی جائے تو رفع یدین عندالرکوع کی اس سے نفی نہیں ہوتی بلکہ اس کا مطلب صرف اتنا ہے کہ نماز شروع کرتے وقت صرف ایک مرتبہ رفع یدین کیا بار بار نہیں۔ امام ابی حاتم نے کہا ہے کہ یہ حدیث خطا ہے سوائے سفیان کے یہ الفاظ (یعنی رفع یدین کی نفی) عاصم سے کسی نے روایت نہیں کئے حالانکہ ایک جماعت عاصم سے روایت کرتی ہے۔ (علل ابن ابی حاتم) امام بخاری فرماتے ہیں

هذا محفوظ عند اهل النظر من حديث عبدالله بن مسعود

یعنی اہل علم کے نزدیک تطبیق والی حدیث ہی محفوظ ہے دوسری جگہ لکھتے ہیں

و لم يثبت عند اهل العلم من اصحابه صلى الله عليه وسلم انه لم يرفع يديه

یعنی اہل علم کے نزدیک کسی صحابی سے ترک رفع یدین ثابت نہیں۔ پھر آگے چل کر لکھتے ہیں

و لم يثبت عند اهل النظر ممن ادركنا من اہل الحجاز و اهل العراق منهم عبدالله بن زبير و على بن عبدالله بن جعفر و يحيى بن معين و احمد بن حنبل و اسحق بن راهويه هولاء اهل العلم من بيناهل زمانهم فلم يثبت عند احد منهم علم فى ترك رفع الايدى عن النبى صلى الله عليه وسلم لاعن احد من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم انه لم يرفع يديه

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"یعنی حجاز اور عراق کے اہل علم جن کو ہم نے پایا جن میں سے یہ لوگ بھی ہیں ابن زبیر، علی بن عبداللہ، یحییٰ بن معینؒ، امام احمد، اسحاق بن راہویہ۔ یہ اپنے زمانہ کے زبردست عالم تھے ان علماء میں سے کسی کے نزدیک کوئی حدیث ثابت نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رفع یدین نہ کیا ہو یا کسی صحابی نے رفع یدین نہ کیا ہو۔ (کتاب رفع الیدین امام بخاری) گویا یہ حدیث امام بخاری کے وقت تک خود علماء عراق کے نزدیک ثابت نہیں تھی۔ امام ابوداؤد کے قول کے مطابق اس کا مفہوم کچھ اور تھا اب جو مفہوم لیا جاتا ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ امام ابوداؤد کے اس قول کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ امام محمد نے اپنی موطا میں اس حدیث کو مطلقا بیان نہیں کیا۔ حالانکہ ان کو اس کی بڑی ضرورت تھی۔ وہ لکھتے ہیں "وفی ذلک آثار کثیرۃ" اور عدم رفع کے متعلق بہت آثار ہیں۔ مطلب ظاہر ہے کہ حدیث کوئی نہیں۔ اگر یہ حدیث ان معنوں پر محمول ہوتی تو وہ ضرور اس کا ذکر کرتے۔ اس کے تمام راوی کوفی ہیں۔ تاہم امام محمد اور قاضی ابویوسف کا اس سے بے خبر ہونا اور اپنے دلائل میں ذکر نہ کرنا حیرت انگیز ہے۔ اس کے بعد امام محمد نے علی ابن ابی طالبؓ کا ایک اثر نقل کیا ہے جس میں ایک راوی محمد بن ابان کذاب ہے۔ (تذکرۃ الموضوعات) پھر ابراہیم نخعی تابعی کا قول پیش کیا ہے۔ اس میں بھی وہی کذاب راوی ہے۔ پھر ابن مسعود کے اصحاب کا فعل پیش کیا ہے اس کی سند میں حصین ہے جس کا حافظہ آخر میں خراب ہو گیا تھا۔ پھر ابن عمرؓ کا فعل پیش کیا ہے اس کی سند میں وہی محمد بن ابان کذاب ہے۔ پھر حضرت علی کا اثر دوسری سند سے پیش کیا ہے۔ یہ بھی کوفی سند ہے۔ پھر سفیان ثوری (جو خود بھی عدم رفع کے قائل ہیں) اس اثر کا انکار کرتے ہیں (کتاب رفع یدین امام بخاری ص۸) مزید برآں اس میں عاصم راوی ہیں جو نقل بالمعنی کے عادی ہیں امام عثمان بن سعید دارمی فرماتے ہیں فقد روی من ھذا الطریق الواہی تحقیق یہ واہیات سند سے مروی ہے۔ (بیہقی ج ۲ ص ۸۰) امام شافعی فرماتے ہیں

و لایثبت عن علی و ابن مسعود یعنی ما رووہ عنھما من انھما کانا لایرفعان

یعنی حضرت علی اور ابن مسعود کے عدم رفع کی حدیث ثابت نہیں (بیہقی ج ۲ ص ۸۱) امام بخاری نے بھی اس پر جرح کی ہے پھر امام محمد نے ابن مسعود کا اثر پیش کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انه کان یرفع یدیه اذا افتتح الصلوۃ

یعنی جب وہ نماز شروع کرتے تو رفع یدینؑ کرتے تھے اس میں رکوع کا ذکر ہی نہیں اور عدم ذکر سے عدم شے لازم نہیں آتا۔ پھر اس کی سند منقطع ہے۔ ابراہیم نے ابن مسعودؓ کو نہیں دیکھا۔ غرض یہ کہ کل تین صحابیوں اور چند تابعیوں کا قول یا فعل پیش کر کے امام محمد نے اپنے مسئلہ کو ثابت کیا اور وہ اس سلسلہ میں کوئی حدیث پیش نہ کر سکے۔ بلکہ صحابیوں کا فعل بھی صحیح سند سے پیش نہ کر سکے۔ اگر عبداللہ بن مسعود کی یہ معرکتہ الاراء حدیث کوفہ میں رہ کر ان کو نہ معلوم ہو تو پھر اس پر شبہ کرنا بالکل بجا ہے۔ امام نووی نے خلاصہ میں لکھا ہے۔ محدثین کا اس کے ضعف پر اتفاق ہے۔ نقل بالمعنی کی عادت کی وجہ سے امام علی بن مدینی تو یہاں تک کہہ گئے "لایحتج بما انفرد بہ" عاصم اکیلے روایت کریں تو روایت حجت نہیں ہوتی (میزان الاعتدال) اور اس روایت کو سوائے عاصم کے اور کوئی بیان نہیں کرتا۔ پھر عبدالرحمن کے علقمہ سے سننے پر بھی شبہ کا اظہار کیا گیا ہے اگرچہ سننے کا امکان تو ہے لیکن سننا ثابت نہیں امام ابن حبان تو یہاں تک لکھ گئے۔

ھذا احسن خبر روی اھل الکوفۃ فی نفی رفع الیدین فی الصلوۃ عند الرکوع و الرفع منہ و ھو فی الحقیقۃ اضعف شئ یقول علیہ لان لہ عللا تبطلہ

اہل کوفہ کی یہ سب سے عمدہ دلیل ہے اور درحقیقت یہ بھی بہت ضعیف ہے کہ اس پر اعتماد کیا جاسکے۔ اس میں بڑی علتیں ہیں جو اسے باطل بنادیتی ہیں (نیل الاوطار ج ۱ ص ۱۵۱)

اب بتائیے امام ترمذی کا حسن کہنا کہاں تک صحیح ہے۔ اس لئے امام شوکانی لکھتے ہیں

این یقع ھذا التحسین و التصحیح من قدح اولئک الائمۃ الاکابر

یعنی امام ترمذی کی تحسین اور امام ابن حزم کی تصحیح کی ان اکابر کی جرح کے مقابلہ میں کیا وقعت رہ جاتی ہے۔ یہ مختصر روئداد ہے ورنہ مفصل تو بہت کچھ ہے۔ بالفرض محال اگر ابن مسعود کی حدیث حسن یا صحیح بھی ہو تو بھی ایک صحابی کی روایت تمام صحابہ کے مقابلہ میں ہیچ ہے۔ پھر ابن مسعود سے اور بھی بہت سی بھول ہوگئی ہیں جن میں سے چند میں پہلے لکھ چکا ہوں۔ اسی لئے امام ابوبکر بن اسحاق نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث رفع یدین کی حدیث کے مساوی نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ رفع یدین رسول اللہ سے پھر خلفاء راشدین صحابہ اور تابعین سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح طور پر ثابت ہوا ہے۔ اور ابن مسعود کا اس کو بھول جانا کچھ تعجب نہیں کیونکہ وہ معوذتین کا قرآنی سورتیں ہونا بھول گئے۔ تطبیق کا منسوخ ہونا بھول گئے وغیرہ وغیرہ۔ اس طرح انہوں نے دس باتیں گنائی ہیں (یہ گیارہویں بھول ہے) (بیہقی ج ۲) غرض یہ کہ بے شمار صحیح احادیث کے مقابلہ میں اس کو حجت بنانا حیرت انگیز ہے باقی باتوں کے جوابات دوسرے لفافہ میں روانہ کروں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی تبلیغ اور اس کے متعلق کشمکش معلوم ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کامیاب فرمائے اور جدوجہد کو قبول فرمائے۔ آمین۔ تبلیغ تو درحقیقت یہی ہے وہ تبلیغ ہی کیا جس میں مخالفت نہ ہو حق کے مبلغ کے لئے پھولوں کی سیج نہیں ہوتی بلکہ اس کو کانٹوں پر چلنا ہوتا ہے۔ وہ تبلیغ جس سے سب خوش رہیں حقیقت میں تبلیغ ہی نہیں۔ وہ تو ایک قسم کی سیاست ہے۔ مرنجان مرنج بن جانا اور بات ہے اور مبلغ ہونا اور بات ہے اللہ نے یہ نعمت آپ کو نصیب فرمائی۔ یہ اس کا احسان ہے آپ گھبرائیں نہیں۔ ان اللہ مع الصابرین۔

فقط

خاکسار مسعود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منجانب مسعود

بخدمت جناب نواب صاحب مخدومی مکرمی

السلام علیکم چک لالہ ۱۳ اپریل ۱۹۶۲ء

۱۰ اپریل کو ایک خط ارسال کیا ہے۔ آج آپ کے باقی سوالات کا جواب تحریر کر رہا ہوں۔

سوال ۳: حجتہ اللہ البالغہ میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ چاروں اماموں کے طریقے سنت ہیں۔ اور ہر ایک کے پاس دلائل موجود ہیں اس لحاظ سے تو حنفی طریقہ بھی سنت ہوا اور اس طریقہ پر عمل کرنا بھی جائز ہوا۔

امام حق پر تھے لیکن مقلد حق پر نہیں

جواب ۱: اس میں تو کچھ شک نہیں کہ چاروں اماموں نے جس اصول پر مسائل کی بنیاد رکھی وہ اصل سنت ہیں۔ کیونکہ ان لوگوں نے مسائل کو قرآن و حدیث کی روشنی میں حل کیا اور قرآن و حدیث کو چھوڑ کر کسی اور شخص کے قول کو دلیل نہیں بنایا نہ اس کو حجت سمجھا۔ لہذا ان کا یہ طریقہ بے شک سنت تھا۔ اور وہ چاروں امام سنت اور امام اہل سنت تھے اور ہیں۔ رحمہم اللہ۔

مجتہدین خطا سے پاک نہیں

لیکن اس کے معنی یہ نہیں کہ ان سے لغزش نہیں ہوئی۔ بیشک ہوئی اور اس لغزش کے ثبوت میں مندرجہ ذیل دلائل بھی ہیں فقہ کا مسلمہ اصول ہے المجتہد قد یخطی و یصیب یعنی مجتہد سے خطا بھی ہوتی ہے اور وہ صحیح بات بھی کہتا ہے لہذا اس اصول کی بناء پر ان مجتہدین سے خطا کا امکان ظاہر ہے۔

(۲) انبیاء علیہم السلام کے علاوہ کوئی معصوم نہیں ہوتا کیونکہ دوسرے لوگوں کی پشت پر وحی الہی کی رہنمائی نہیں ہوتی۔ لہذا خطا کا صدور ناگزیر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) چاروں اماموں کے اقوال میں حرام و حلال کا فرق پایا جاتا ہے۔ مثلاً

ا۔ دار الحرب میں کافر سے سود کا لین دین کرنا حنفی مذہب میں حلال دوسرے مذاہب میں حرام۔

ب۔ حیوان کی بیع سلم حنفی مذہب میں حرام۔ دیگر میں حلال۔

ج۔ زبردستی کی طلاق حنفی مذہب میں واقع ہوجاتی ہے۔ دوسرے میں حرام ہے واقع نہیں ہوتی۔

د۔ بجو، گوہ، گھوڑا، بینڈک، مردہ مچھلی جو پانی پر تیرے حنفی مذہب میں حرام ہے دوسرے مذاہب میں حلال۔

ہ۔ ہبہ کی ہوئی چیز حنفی مذہب میں اولاد سے واپس لی جاسکتی ہے دوسروں میں نہیں۔

و۔ تعلیم قرآن کی اجرت حنفی مذہب میں حرام دوسروں میں حلال۔

ز۔ ران کھولنا حنفی مذہب میں حرام حنبلی مذہب میں حلال۔

ح۔ مس ذکر سے وضو حنفی مذہب میں نہیں ٹوٹتا۔ شافعی میں ٹوٹ جاتا ہے۔

ط۔ طواف کیلئے حنفی مذہب میں طہارت شرط نہیں۔ شافعی حنبلی میں شرط ہے۔

ی۔ زکوۃ الفطر حنفی مذہب میں کافر غلام پر فرض ہے۔ شافعی میں فرض نہیں۔

ک۔ بغیر ولی کے نکاح حنفی مذہب میں جائز ہے۔ شافعی میں باطل غرض یہ کہ حلال و حرام کا فرق کبھی سنت نہیں ہوسکتا۔

سنت تو یہ ہے کہ جو چیز رسول اللہ ﷺ نے حلال کی قیامت تک کے لئے ہر مسلمان کے لئے حلال ہے۔ اور جس چیز کو حرام کیا وہ ہر مسلمان کے لئے حرام ہے اب ظاہر ہے کہ ایک ہی چیز بیک وقت حلال اور حرام نہیں ہوسکتی لہذا کسی نہ کسی امام سے غلطی کا صدور لازمی ہے اور جب معاملہ یہاں آپہنچا کہ ایک نہ ایک امام سے غلطی ضرور ہوئی تو اب ہر مسلم کا یہ فرض ہوجاتا ہے کہ وہ یہ معلوم کرے کہ کس سے غلطی ہوئی۔ یعنی بحکم خداوندی وہ قرآن و حدیث کی طرف رجوع کرے اور غلطی معلوم کرکے اس کو ترک کردے۔ یا بصورت دیگر براہ راست قرآن و حدیث کا اتباع کرے۔ یہ ہے اماموں کا طریقہ اور اس طریقہ کے سنت ہونے میں کچھ شبہ نہیں اور جو شخص اس کے خلاف چلتا ہے وہ حرام کا مرتکب ہے۔ امام برحق۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالی تو یہاں تک فرماتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لایحل لاحد ان یاخذ بقول مالم یعلم من این قلتہ

یعنی کسی شخص کے لئے یہ حلال نہیں (یعنی حرام ہے) کہ مرے قول کو اختیار کرے جب تک اسے یہ نہ معلوم ہو کہ میں نے کہاں سے کہا ہے۔ (مقدمہ عمدۃ الرعایہ فی حل شرح الوقایہ ص۹) اس قول کے آگے شمس الائمہ محمد بن عبدالستار کروری لکھتے ہیں۔

اور امام ابوحنیفہ نے تقلید کی طرف جانے سے منع کیا اور دلیل کی معرفت کی طرف دعوت دی۔ (مقدمہ عمدۃ الرعایہ ص۹) گویا امام ابوحنیفہ کے قول سے ہی تقلیداً کسی چیز کو ماننا حرام ہو گیا لہذا مقلدین کا طریقہ حرام ہوا۔ اور اس لحاظ سے وہ سنت نہیں ہو سکتا پس خلاصہ یہ ہوا کہ اماموں کا طریقہ سنت ہے اور مقلدین کا طریقہ بدعت اور خود اماموں کا منع کیا ہوا۔

فقہ حنفی کے گندے مسائل اور امام ابوحنیفہ کی بریت

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے بیان کا جو نتیجہ آپ نے نکالا ہے "حنفی طریقہ بھی سنت ہوا" یہ صحیح نہیں اس لئے کہ موجودہ حنفی مذہب خود امام ابوحنیفہ کے اصول کے خلاف ہے اور اس میں ایسے ایسے مغلظات ہیں کہ اگر امام صاحب زندہ ہوتے تو ان مسائل بلکہ پورے مذہب سے اپنی بیزاری کا اعلان فرماتے۔ چند مکروہ مسائل ملاحظہ ہوں (آپ نے مدلل جواب کے لیے ارشاد فرمایا ہے اس لئے دل پر جبر کر کے یہ مسائل لکھ رہا ہوں)

و لو وطی میتۃ او بھیمۃ اوفی غیر فرج و ھو التفخیذ او قبل او لمس ان انزل قضی و الا فلا و لو اکل لحما بین اسنانہ مثل حمصۃ قضیٰ فقط و فی اقل منھا لا

یعنی اگر مردہ عورت یا جانور سے بدفعلی کرے یا --- کے علاوہ یعنی ران میں کرے یا بوسہ لے یا چھوئے اگر انزال ہو تو روزہ قضا کرے ورنہ نہیں اور اگر دانتوں کے درمیان لگا ہوا گوشت چنے کے برابر بھی کھا لے تو صرف قضا کرے اور اگر چنے سے چھوٹا ہو تو قضا بھی نہیں (شرح وقایہ جلد اول ۳۱۲)

و قدر الدرھم من نجس غلیظ کبول و دم و خمر و خراء دجاجۃ .... و مادون ربع ثوب مماخت کبول فرس... عمر ......

یعنی نمازی کے کپڑے میں اگر درہم کے برابر نجاست غلیظہ مثلاً پیشاب، خون، شراب،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرغی کا گو لگ جائے اور نجاست خفیفہ مثلاً گھوڑے کا پیشاب چوتھائی کپڑے تک معاف ہے۔ (شرح وقایہ جلد اول ص ۱۳۹) پھر آگے جا کر درہم کا تخمینہ ہتھیلی کی چوڑائی بتایا ہے۔

(۳) لاوطیٔ بھیمہ بلا انزال۔ جانور سے وطی کرے تو بلا انزال غسل فرض نہیں (شرح وقایہ ص ۸۳) وغیرہ وغیرہ کہاں تک لکھوں۔

کیا یہ مسائل سنت ہیں؟ کیا یہ مسائل امام ابوحنیفہ کے ہیں؟ ہرگز نہیں ان جیسے مسائل کو اسلام سمجھنا یا سنت سمجھنا امام صاحبؒ کی اور اسلام کی توہین کرنا ہے شاہ صاحب کا مطلب صرف اتنا ہے کہ اماموں کا طریقہ سنت تھا نہ یہ کہ مقلدین کا گھڑا ہوا مذہب سنت ہے۔ اب سنیئے شاہ صاحب تقلید کے متعلق کیا فرماتے ہیں۔

(۱) وخود را مقلد محض بودن ہرگز راست نمی اید و کارے نمی کشاید۔ یعنی مقلد محض ہونا ہرگز راست نہیں آتا اور نہ اس سے کار برآری ہوتی ہے۔ (مطرق الحدید ص ۴۴۔ ازالتہ الخفا ص ۲۵۷)

(۲) اگر نمونہ یہود خواہی بینی علماء سو کہ طالب دنیا باشند وخو گرفتہ تقلید سلف ومعرض از کتاب وسنت۔۔۔ تماشا کن کا نھم ہم (اگر یہود۔۔۔۔۔۔ کا نمونہ دیکھنا چاہتے ہو تو علماء سوء کو دیکھو جو دنیا کے طالب ہیں اور جو سلف کی تقلید کے عادی ہوگئے ہیں اور کتاب و سنت سے اعراض کرتے ہیں۔۔۔۔۔ تماشہ کرو گویا یہ وہی ہیں، الفوز الکبیر۔)

(۳) ولم یأت قرن بعد ذلک الا و ھو اکثر فتنۃ و اوفر تقلیدا
اس کے بعد جو زمانہ آتا گیا فتنہ زیادہ ہوتا گیا اور تقلید میں زیادتی ہوتی گئی (انصاف، مطرق الحدید ص ۲۰)

(۴) و در فروع پیروی علمائے محدثین کہ جامع باشند میاں فقہ و حدیث کردن و دائما تفریعات فقیہ را بر کتاب و سنت غرض نمودن آنچہ موافق باشد در حیز قبول آوردن والا کالا ے بد بریش خاوند دادن امت را ہیچ وقت از عرض مجتہدات بر کتاب و سنت استغنا حاصل نیست و سخن متقشف فقہا کہ تقلید عالمے را دستاویز ساختہ تتبع سنت را ترک کردہ نہ شنیدن و بدیشاں التفات نکردن و قربت خدا جستن بدوری ایناں یعنی فروعی مسائل میں محدثین (جو حدیث و فقہ میں جامع ہیں) کی پیروی کرو اور ہمیشہ فقہی تفریعات کو کتاب و سنت پر پیش کرو۔ جو موافق ہو اسے قبول کرلو ورنہ کھنے والے پر رد کردو۔ امت کو کبھی بھی اس بات سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استغنا حاصل نہیں کہ وہ مجتہدات کو کتاب و سنت پر پیش کریں اور ان خشک فقہاء کی بات کو جنہوں نے ایک عالم کی تقلید کو دستاویز بنا رکھا ہے۔ اور اتباع سنت کو ترک کر رکھا ہے نہ سنو۔ نہ ان کی طرف التفات کرو بلکہ ان کی دوری سے خدا کا قرب تلاش کرو (وصیت نامہ شاہ ولی اللہ صاحب ص ۲،۳)

بزرگوں کی لغزش

یہاں تک میں نے یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ شاہ صاحب کا اماموں کے متعلق کیا خیال ہے اور مقلدین کے متعلق کیا۔ اماموں کو وہ حق پر سمجھتے ہیں لیکن مقلدین کو نہیں۔ اس جواب کے بعد میں ایک اور جواب محولہ بالاعنوان کے تحت بھی دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ دیکھئے حق حق ہے اور جب آپ علی وجہ البصیرت حق کو پہچان لیں حق آپ کو مل جائے اور آپ اس پر جم جائیں تو پھر اس حق کے خلاف کوئی کچھ کہے آپ ہرگز اس طرف دھیان نہ دیں۔ ایسا کونسا بزرگ ہے جس سے غلطی یا لغزش نہیں ہوئی۔ اگر کسی بزرگ کی لغزش سے ہم بھی لغزش میں مبتلا ہو جائیں تو یہ شیطانی وسوسہ ہوگا۔ یہ بھی تقلید ہی ہوگی۔ لہذا اگر شاہ ولی اللہ صاحب نے بالفرض محال ایسی بات کہی ہے تو بس آپ کا فرض اتنا ہے کہ آپ یہ کہیں اللہ انہیں معاف فرمائے۔ ہم ان کی یہ بات تسلیم نہیں کرتے کیونکہ یہ حق سے ٹکراتی ہے اور ہم حق کو کسی حالت میں نہیں چھوڑ سکتے۔

پھر شاہ ولی اللہ صاحب کے متعلق یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ حنفی گھرانے میں پیدا ہوئے آہستہ آہستہ تقلید سے بیزار ہوئے۔ غالباً ابتدائی دور میں تقلید کے خلاف شدت اختیار نہیں کی ہوگی بعد میں جیسا کہ وصیت نامہ کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے بہت شدت اختیار کرلی۔

سوال ۴: مولانا تھانوی کی لکھی ہوئی کتابیں کیا یہ سب کی سب بے کار ہیں کیونکہ وہ تقلید کے حامی تھے۔

مولوی اشرف علی تھانوی کی کتابوں کی حیثیت

جواب: یوں تو ہر کتاب میں کوئی نہ کوئی اچھی بات مل ہی جاتی ہے مولانا تھانوی کی کتاب میں کوئی ٹھوس بات مشکل ہی سے ملتی ہے۔ ضعیف اور موضوع حدیثیں بھی نقل کر جاتے ہیں۔ فقہ کے غلط اور حیا سوز مسائل بڑی بے باکی سے نقل کرتے ہیں اور وہ بھی جوان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لڑکیوں کے مطالعہ کے لئے حنفی مذہب کی تردید کے لئے ان کی کتابیں مفید ہوں گی۔ اس لئے کہ غلط اور حیاسوز مسائل کو اردو جامہ پہنانے میں ان کا بہت بڑا حصہ ہے ویسے تو ہدایہ شرح وقایہ، درمختار کے ترجمہ ہوچکے ہیں لیکن وہ ایک عرصے سے نایاب ہیں اور پھر ان کی قیمتیں بھی زائد ہیں۔

سوال ۵: کیا امام غزالی کی لکھی ہوئی کتب بھی قابل مطالعہ ہیں۔

تصنیفات غزالی

امام غزالی کی تصانیف بہت عمدہ ہیں۔ بڑی دلکش ہیں دل کو مزکی و مصفا کرنے والی ہیں۔ ہاں ان کی بعض کتابوں میں مثلاً احیاء العلوم میں ایک نقص بھی ہے کہ ضعیف بلکہ موضوع حدیثیں بھی نقل کرجاتے ہیں علمائے وقت نے ان کی زندگی ہی میں ان پر بڑی سخت تنقید کی اور ان کو صحیح بخاری پڑھنے کا مشورہ دیا۔ الغرض بعد میں وہ صحیح بخاری کی طرف متوجہ ہوئے حتی کہ انتقال کے وقت صحیح بخاری ان کے سینے پر تھی احیاء العلوم کو اسکی تخریج کے ساتھ پڑھا جائے تو یہ نقص دور ہوسکتا ہے کیونکہ تخریج میں ہر حدیث پر بحث کی گئی ہے۔

عبداللہ بن مسعود کو اوائل اسلام کی نماز یاد رہی

عبداللہ بن مسعود کی عدم رفع یدین کی حدیث کے متعلق ایک بات یاد آئی وہ یہ کہ ان کی نماز میں منسوخ شدہ یا اوائل کی اسلام کی بعض باتیں بھی شامل ہوگئی ہیں۔ معلوم نہیں انہیں ناسخ کا علم ہوا یا نہیں، اور اگر ہوا تو بڑھاپے میں یا اس سے پہلے ہی بعض باتوں کو بھول گئے۔ امام بیہقی لکھتے ہیں

ففی الحدیث ابن ادریس دلالة علی ان ذلک کان فی صدر الاسلام کما کان التطبیق فی صدر الاسلام ثم سنت بعده السنن و شرعت بعده الشرائع حفظها من حفظها و اداها فوجب المصیر الیها (بیهقی)

ابن ادریس کی حدیث میں اس بات کی دلالت ہے کہ عدم رفع شروع میں سنت تھا جس طرح شروع اسلام میں تطبیق تھی پھر سنتیں اور شرائع بعد میں بنتے چلے گئے۔ پس جس نے ان کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یاد رکھا اس نے در حقیقت نماز کو یاد رکھا اور اس کو پھیلایا بس اس ہی کی طرف رجوع کرنا چاہیئے ایک اور جگہ لکھتے ہیں

قد یکون ذلک فی الابتداء قبل ان یشرع رفع الیدین فی الرکوع ثم صار التطبیق منسوخا و صار الامر فی السنة الی رفع الیدین عند الرکوع و رفع الرأس منه

یعنی تطبیق شروع اسلام میں مشروع تھی اور اس وقت تک رفع یدین مشروع نہیں ہوا تھا۔ پھر تطبیق منسوخ ہو گئی اور رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد رفع یدین کا حکم دیا گیا (معرفت السنن) سب خورد و کلاں کو سلام کہہ دیجئے گا۔

فقط

مسعود

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منجانب نواب

محترم جناب مسعود صاحب

السلام علیکم۔ آپ کا خط ملا۔ پڑھ کر بڑی مسرت ہوئی میرا ارادہ تھا آپ کے دوسرے خط کے وصول ہونے کے بعد پھر آپ کو خط لکھوں لیکن رات ایک ایسا ناخوشگوار واقعہ پیش آیا۔ ایک شخص مسلک اہل حدیث پسند کرنے لگا وہ مع چند لوگوں کے عشاء کی نماز کے بعد میرے پاس مسجد میں آیا۔ اور گفتگو شروع ہوئی۔ اس نے نہایت بداخلاقی سے گفتگو شروع کی جس کا مجھے اب تک رنج ہے۔ اس نے کہا کہ ہمارے حنفی فقہ کا ہر ہر مسئلہ قرآن وحدیث کے موافق ہے۔ تو اعتراض کر میں تیرے ہر مسئلہ کا جواب قرآن وحدیث سے دوں گا۔ میں نے کہا کہ تو تو مقلد ہے تجھ کو قرآن وحدیث سے کیا واسطہ اور تجھ کو کیسے معلوم ہوا کہ حنفی فقہ کا ہر مسئلہ قرآن وحدیث کے موافق ہے۔ کیا تو نے تحقیق کیا ہے۔ کیونکہ مقلد کا کام تو اندھے کی طرح اپنے امام کے پیچھے چلنا ہے۔ اگر تو نے تحقیق کرلی ہے کہ سارے مسئلے قرآن وحدیث کے موافق ہیں تو پھر تو محقق ہوا۔ اس نے کہا کہ میں نے چھ سال حدیث پڑھی ہے استادوں سے حدیث سیکھی ہے۔ لیکن پھر بھی اہلحدیث نہیں ہوا۔ اور تو پندرہ دن اردو ترجمہ پڑھ کر اہلحدیث بن گیا۔ اور اب لوگوں کو بہکاتا ہے میں نے کہا کہ یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے اگر تو حق پر ہے تو پھر دیر کس بات کی ہے جھٹ سے کوئی آیت یا حدیث دلیل میں پڑھ دے جس سے حاضرین کو پتہ چل جائے کہ حقیقت کیا ہے۔ اس نے کہا کہ ہمارا مذہب تو پورا دلیل سے بھرا ہوا ہے۔ مگر قرآن وحدیث کو تو کیا سمجھے گا۔ میں تو عربی عبارت میں پڑھوں گا۔ اور تو اردو داں ہے تو کس طرح یہ بات تیری سمجھ میں آسکتی ہے۔ میں نے کہ میں انشاء اللہ عربی سمجھ لوں گا لیکن جلدی سے وہ دلیل پڑھ دے جس میں چاروں اماموں کی تقلید فرض کی گئی ہے یا واجب حق کسی بات سے نہیں ڈرتا اگر تو حق پر ہے تو دلیل دے دے مجھے ادھر ادھر لے جانے کی کوشش نہ کر کہنے لگا کہ جاہل میں تو تیری اصلاح کرنے آیا ہوں کہ تجھے راہ راست دکھلاؤں اور میں عالم ہوں تجھ کو میری بات ماننا پڑے گی۔ کیونکہ یہ قاعدہ ہے کہ اپنے سے زائد علم والے کی بات مانی جائے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عالموں سے پوچھنے کے لئے حکم بھی قرآن میں موجود ہے۔ کہنے لگا دیکھ جب حضرت معاذؓ مہم پر جا رہے تھے تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اے معاذؓ تو وہاں کس طرح عمل کرے گا۔ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں قرآن میں حکم دیکھوں گا۔ فرمایا اگر وہاں نہ ملے تو عرض کیا پھر میں آپ کی حدیث دیکھوں گا۔ فرمایا وہاں بھی حکم نہ ملے تو عرض کیا پھر میں صحابہ یا نیک لوگوں سے مشورہ کروں گا۔ فرمایا وہاں بھی نہ ملے تو عرض کیا پھر میں اپنے قیاس سے کام لوں گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا مرحبا، میری امت میں ایسے لوگ موجود ہیں وغیرہ۔ تو اس سے ثابت ہوا کہ مجتہد کی رائے پر عمل کرنا ضروری ہے جس سے تقلید ثابت ہے۔ میں نے کہا کہ حضرت آپ کو قسم ہے ذرا سچ بتانا کیا اس حدیث میں حضور ﷺ نے چار اماموں کے نام لئے ہیں کیا اس حدیث میں کسی بھی امام یا فقہ کا نام ہے۔ پھر کس طرح یہ جاہل تقلید کا ثبوت اس حدیث سے دے رہا ہے۔ کہنے لگا کہ تو کیا محدث ہے جو حدیث کا مطلب نکال رہا ہے اور پندرہ دن حدیث پڑھ کر امام اعظم کا برابری کا دعویٰ کر رہا ہے۔ میں نے کہا یہ تو مجھ پر بہتان ہے میں نے کبھی بھی یہ نہیں کہا کہ میں امام صاحب کی برابری کا دعویٰ کر رہا ہوں میں تو ان کو اپنا امام سمجھتا ہوں۔ اور باقی تینوں امام شافعی، امام مالک، امام احمد ان کو بھی امام سمجھتا ہوں اور ان جیسا جو کوئی نیک بندہ ہے متقی پرہیزگار ہے۔ وہ بھی میرے نزدیک نیک ہے۔ ہر نیک آدمی کی عزت کرتا ہوں اور احترام کرتا ہوں لیکن تیری طرح سب نیک آدمیوں کا انکار کر کے ایک کے پیچھے نہیں پڑ جاتا ہوں۔ میں امام صاحب کا مقلد ہوں۔ ان کے قول پر عمل کرتا ہوں انہوں نے فرمایا کہ میرا جو قول قرآن و حدیث کے خلاف ہو اس کو رد کر دینا صحیح حدیث ہی میرا مذہب ہے۔ بس جو بات صحیح حدیث میں مجھے مل جاتی ہے میں امام صاحب کے قول کو اس کے مخالف دیکھ کر چھوڑ دیتا ہوں۔ پھر اس میں جھگڑے کی کیا بات ہے۔ تجھ کو کس نے دعوت دی تھی کیا تجھکو میں نے مناظرہ کی دعوت دی تھی۔ پھر تو کیوں مناظرہ کی غرض سے آیا۔ اب آ گیا ہے تو سن لے جو چیز قرآن و حدیث کے خلاف ہو گی وہ مسئلہ جو فقہ میں قرآن و حدیث کے خلاف ہے وہ ہرگز مجھے منظور نہیں ہے۔ ایسی من گھڑت باتوں سے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہنے لگا سارا فقہ قرآن و حدیث کے مطابق ہے کوئی مسئلہ قرآن و حدیث کے خلاف ہمارے فقہ میں نہیں ہے اور فقہ سے انکار کرنا کفر ہے تو کوئی مسئلہ بتا میں اس کی دلیل قرآن و حدیث سے دوں گا۔ میں نے کہا کہ ایک دلیل تو تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب تک نہیں دے سکا اور دلیل کیا دے گا کہنے لگا کہ حضور ﷺ نے خود امام اعظم کی تعریف فرمائی ہے۔ حضور ﷺ نے پیشین گوئی فرمائی کہ امام ابوحنیفہ میری امت کا چراغ ہے اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہوگا۔ میں نے کہا کہ یہ حدیث جو تو بیان کر رہا ہے۔ اول تو یہ دیکھنا پڑے گا کہ یہ حدیث بھی ہے۔ یا نہیں اور اس پر علماء کرام نے کیا لکھا ہے لیکن خیر یہ حدیث جو تونے بیان کی ہے اس میں یہ کہاں ہے کہ قیامت تک کے لئے امام ابوحنیفہ کی تقلید فرض یا واجب ہے۔ اس میں کہاں لکھا ہے کہ قرآن و حدیث کو چھوڑ دو اور صرف فقہ حنفی کی فرماں برداری کرو۔ اے لوگو! ذرا سچ بتانا کیا اس میں تقلید کا لفظ یا ذکر ہے حضور ﷺ کا حکم تو یہ ہے کہ کتاب اللہ اور سنت کا اتباع کرو۔ سنت کیا ہے حضور ﷺ کا طریقہ ہے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے صحابہؓ تاروں کی مثال ہیں اور یہ بھی فرمایا کہ میرے صحابہؓ میں سے جس کی اتباع کرو گے نجات پاجاؤ گے تو کیا امام ابوحنیفہ صحابی تھے جو۔ ان کی تقلید کو فرض اور واجب کہہ رہا ہے کہنے لگا کہ اب اجتہاد کا دروازہ بند ہو گیا ہے اب کسی کو اجتہاد کی اجازت نہیں ہے۔ امت کا اجماع ان چاروں مذہبوں پر ہو گیا ہے ان کی تقلید کے سوا چارہ نہیں۔ میں نے کہا کہ کس نے اجتہاد کا دروازہ بند کیا اور اجماع امت کس کو کہتے ہیں۔ اجماع امت کن لوگوں کا مانا جائے گا۔ کیا مقلدین کا اجماع امت کے لئے حجت ہے۔ اگر فرض کرلیا جائے کہ چاروں اماموں کی تقلید فرض و واجب ہے تو پھر تونے تین اماموں کی تقلید کو کیوں چھوڑ دیا ہے ان کو برحق کہتا ہے ان کو صحیح راستہ پر مانتا ہے تو پھر ان کے راستہ پر کیوں نہیں چلتا۔ کیوں ان کے راستے سے کتراتا ہے۔ اگر میں فجر کی نماز شافعی مسلک اور ظہر کی مالکی مسلک اور عصر کی حنفی مسلک کی طرح ادا کروں تو یہ جائز ہے؟ یا ناجائز کہنے لگا بالکل ناجائز ہے تجھ کو تسلیم کرنا ہے لیکن عمل صرف حنفی مسلک پر جائز ہے۔ یہ مسئلہ اصول فی الاعتقاد اور اصول فی العمل سے متعلق ہے تو جاہل کیا سمجھے گا اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نماز کا انکار کرتا ہے کہ نماز جائز نہیں ہے یا نماز بے کار ہے تو یہ آدمی غلطی پر ہے اور کافر ہے لیکن دوسرا آدمی نماز سے انکار نہیں کرتا لیکن نماز نہیں پڑھتا یعنی نماز کو تسلیم کرتا ہے لیکن عمل نہیں کرتا تو وہ حق پر ہے اور مسلمان ہے۔ اسی طرح شافعی وغیرہ نبوت اور رسالت میں حق پر ہیں لیکن عمل میں مختلف ہیں اور شافعی کی نماز میں اور ہماری نماز میں کیا فرق ہے۔ میں نے کہا کہ تجھ کو ابھی یہ بھی پتہ نہیں کہ ان کی نماز کا کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طریقہ ہے تو پھر تو کس طرح میرے پاس مناظرہ کرنے آگیا۔ دیکھ میں تجھ کو بتلاتا ہوں کہ وہ نماز میں رفع الیدین کرتے تھے کہنے لگا رفع الیدین منسوخ ہو گیا ہے کہ فعل وہ ہے جس کو حضور ﷺ نے کبھی کیا اور کبھی نہیں کیا میں نے کہا کہ یہ فعل کس نے منسوخ کیا وہ کونسی روایت اور حدیث ہے جس میں یہ لکھا ہے کہ منسوخ ہو گیا اور منسوخ شدہ فعل کو شافعی نے کیسے قبول کر لیا اور تیرے نزدیک جب یہ فعل منسوخ ہے تو پھر تو اس کے کرنے والوں کو حق پر کیوں کہتا ہے۔ حلال کہنے والے کو بھی حق پر کہتا ہے اور حرام کہنے والوں کو بھی حق پر کہتا ہے یہ کیا اندھیر ہے کہنے لگا ان کا یہ فعل مکروہ ہے۔ ہم اصول فی العمل سے بحث نہیں کرتے کیوں کہ ہم عمل کو جزو ایمان نہیں سمجھتے۔ میں نے کہا تو اعمال کو جزو ایمان نہیں سمجھتا۔ لیکن تقلید کو جس کی کوئی دلیل تیرے پاس نہیں ہے جزو ایمان سمجھ کر فرض اور واجب قرار دیتا ہے اور تیرے پاس رفع الیدین منسوخ ہونے کی کیا دلیل ہے۔ ذرا جلدی سے وہ آیت یا حدیث پڑھ دے۔ مگر پہلی ہی دلیل تو ابھی تک نہیں پڑھ سکا تو دوسری دلیل کیا پڑھے گا۔ اگر تیرے سارے بڑے جمع ہو جائیں تو بھی کوئی دلیل نہیں لاسکتے۔ کہنے لگا حدیث میں پچاسوں دلیلیں منسوخ کے بارے میں موجود ہیں لیکن اس وقت مجھے کوئی حدیث یاد نہیں ہے میں نے کہا جب تجھکو خود کوئی چیز یاد نہیں تو دوسروں کی اصلاح کیسے کرے گا۔ کہنے لگا دو دن کی مہلت دے کہ میں ترمذی شریف وغیرہ دیکھ کر تجھ کو حدیث بتلاؤں میں نے کہا دو دن نہیں تجھ کو دو مہینے کی مہلت ہے خوب دل کھول کر تلاش کر لیکن صحیح حدیث جس پر کوئی جرح نہ کی گئی ہو وہ مجھ کو دکھلانا ہے۔ کہنے لگا تو تو مادر زاد ننگا ہے تجھ کو حدیث بتا کر کیا فائدہ۔ تیری سمجھ میں کیسے آئے گا اس کے بعد وہ مجھے گالیاں دینے لگا۔ میں نے کہا کہ خیر تو جتنی چاہے بداخلاقی کر لیکن میں ہرگز تیری طرح بداخلاق نہیں بنوں گا۔ کہنے لگا تو شافعی شافعی کرتا ہے تجھ کو معلوم ہے وہ کون تھے وہ ہمارے امام اعظم کے شاگرد امام محمد کے شاگرد تھے۔ میں نے کہا کہ اس کے باوجود انہوں نے فقہ حنفی قبول نہیں کی بلکہ اپنی علیحدہ فقہ اور علیحدہ مذہب بنالیا۔ تو ان باتوں کو چھوڑ اور سیدھی طرح سے دلیل دکھلادے اگر حق تیرے پاس ہے تو انشاء اللہ میں قبول کر لوں گا۔ نہیں تو تو تسلیم کر لے کہنے لگا کہ تیرا کیا بھروسہ کل تک ہم تجھ کو موحد سمجھ رہے تھے اپنی جماعت کا آدمی سمجھ رہے تھے لیکن تو غیر مقلد نکلا۔ کل تو منکرِ حدیث بن جائے تو کیا بھروسہ۔ ہمارے باپ دادا اس فقہ پر عمل کرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آ رہے ہیں۔ اس فقہ سے انکار کرنا کفر ہے۔ اس پر اُس میرے ساتھی نے کہا کہ باپ دادا تو کفر بھی کرتے ہیں تو کفر پر کیسے ضد کی جائے گی۔ میں نے کہا کہ تو غیر مقلد کو مسلمان نہیں سمجھتا کہنے لگا مسلمان سمجھتا ہوں۔ میں نے کہا کہ کیا صحابہ کرامؓ وغیرہ اماموں سے قبل کے اصحاب تقلید کرتے تھے کہنے لگا وہ تو صحابہؓ تھے ان کی اتباع کا ہم کو حکم دیا گیا ہے وہ تقلید سے بری ہیں کیوں کہ وہ صحابہؓ تھے۔ میں نے کہا کہ پھر جب صحابہؓ کی اتباع کا حکم دیا گیا ہے تو تو اس کی نافرمانی کر کے کیوں ہم کو مجبور کرتا ہے کہ ہم امام ابو حنیفہ کی تقلید کریں۔ کیا امام ابو حنیفہ صحابی تھے کہنے لگا وہ عربی داں تھے۔ اہل زبان تھے قرآن و حدیث کو وہی سمجھ سکتے تھے کیونکہ یہ کتاب الحکمتہ ہے۔ اس میں زیر زبر و غیرہ کا فرق ہے۔ اس لئے ہم پر ان کی تقلید فرض ہے۔ میں نے کہا کہ کیا امت محمدی میں سوائے ابو حنیفہ کے اور کسی نے قرآن نہیں سمجھا تو کس دلیل کی بناء پر کہتا ہے کہ وہ اہل زبان تھے۔ تجھ کو ابھی تک یہ پتہ نہیں کہ وہ کہاں کے رہنے والے تھے اور اہل زبان کس کو کہتے ہیں۔ تو جا کر پہلے اپنے فقہ کو ایک طرف رکھ دے پھر دین اسلام کا از سر نو مطالعہ کر۔ قرآن و حدیث کا علم سیکھ کر میرے پاس آنا کہنے لگا کہ تو سارے اہلحدیث عالموں کو میرے پاس لے آ۔ میں ان سب جاہلوں کو کافی ہوں۔ میں فقہ کے ہر ہر مسئلہ اور ہر ایک قول کے لئے قرآن کی آیت اور حدیث پڑھوں گا میں نے کہا کہ تو مجھے اب تک ایک دلیل نہ دے سکا تو اب تک یہ بھی نہ سمجھ سکا کہ چار امام برحق ہیں تو پھر ایک کے گلے کے ہار ہو جانا کس کے حکم سے کس دلیل کی بنا پر فرض اور واجب ہوا۔ تو بھلا تو میرے علماء کرام سے کیا بحث کر سکتا ہے کہنے لگا کہ سن اس کی دلیل ہے کہ جس طرح چار کتابیں برحق ہیں لیکن عمل صرف قرآن پر ہے اسی طرح چار امام برحق ہیں لیکن عمل صرف ابو حنیفہ پر ہے۔ اس کے ہمراہیوں نے اس دلیل پر واہ واہ کیا۔ میں نے کہا کہ قرآن آنے کے بعد پہلی کتابیں یعنی ان کی شریعت منسوخ ہو چکی۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی میرے زمانے کو پاتے تو میری اتباع کئے بغیر ان کو چارہ نہ تھا لیکن وہ شریعتیں حکم خدا سے منسوخ ہوتی ہیں اور قرآن اور شریعت محمدی اللہ کے حکم سے شروع ہوتی ہے۔ اب تو یہ بتلا کہ تین اماموں کی تقلید کس کے حکم سے منسوخ ہوئی اور ابو حنیفہ کی تقلید کس کے حکم سے شروع ہوئی۔ اور کہا یہ چاروں اماموں کی تقلید کے لئے کوئی وحی آئی تھی۔ اگر آئی تھی تو کون سے خدا نے کس نبی پر نازل فرمائی اور کون وحی لے کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیا اور تو کہتا ہے کہ چار بر حق ہیں عمل ایک پر ہے اور مثال کتابوں کی دیتا ہے۔ قرآن کتاب مقدس پہلی کتابوں کے بعد نازل ہوئی۔ اگر خواہ مخواہ اماموں کو بھی اسی طرح فرض کرلیا جائے تو امام احمد آخری امام ہیں تو اب امام احمد کی تقلید ہونی چاہیئے نہ کہ امام ابوحنیفہ کی کہنے لگا کہ کون کہتا ہے کہ پہلے کی شریعتیں ختم ہو گئی ہیں وہ ختم نہیں ہوئیں بلکہ وہ سب قرآن میں آگئی ہیں۔ میں نے کہا کہ اگر ایسا ہی ہے تو پھر امام احمد کی فقہ میں سب کی فقہ آجانی چاہیئے۔ پھر وہ بگڑ گیا اور گالیاں دینے لگا۔ پھر ایک دوسرے آدمی سے مخاطب ہوا کہنے لگا کہ اندھے کے آگے کتاب پیش کرنا فضول ہے۔ پھر ایک مثال تھانوی کی بیان کردہ سنانے لگا کہ ایک دفعہ چند اندھے ہاتھی دیکھنے گئے کسی نے دم پر ہاتھ پھیرا سمجھا یہی ہاتھی ہے، کسی نے کان پر ہاتھ پھیرا سمجھا کہ یہی ہاتھی ہے کسی نے سونڈ پر ہاتھ پھیرا سمجھا یہی ہاتھی ہے چونکہ اندھے تھے اس لئے دیکھ نہیں سکے۔ اگر آنکھیں ہوتیں تو معلوم ہوجاتا کہ سب کے جوڑ کو ہاتھی کہتے ہیں اور سب اعضاء کے ملانے سے ہاتھی بنتا ہے۔ میں نے کہا کہ بس تو اپنے اس قول پر قائم رہ۔ چاروں اماموں کی تابعداری کر تو پورا اسلام حاصل ہوگا۔ مگر تو اندھا ہے آنکھیں ہوتیں تو دیکھ سکتا پھر کہنے لگا کہ میں عالم ہوں تجھکو چاہیئے کہ مجھ سے پوچھ کر اپنا دین درست کرلے۔ میں نے کہا کہ تو تو عجیب بےوقوف ہے میری کسی بات کا جواب تو دیتا نہیں اور اپنے کو عالم کہہ رہا ہے۔ غرض اسی بحث میں رات کے تقریباً ۲ بج گئے۔ مسجد میں ایک شور و ہنگامہ مچادیا پھر میں گھر آگیا۔ اور وہ بھی رات ہی کو اپنے گاؤں واپس چلا گیا۔ مجھے رات بھر نیند نہیں آئی میں نے کہا کہ میرا وہ نیا ساتھی شاید اب نہیں آئے گا۔ مگر اللہ کی شان اللہ جل شانہ نے اس کا ایمان اور مضبوط فرمایا اور وہ دوسرے دن آیا اور کہنے لگا کہ رات کی بحث سے مجھے بفضلہ تعالی یہ یقین ہوگیا کہ اس کے پاس سوائے بکواس کے کچھ نہیں ہے۔ یہ سن کر مجھے بڑی خوشی ہوئی۔ اللہ تعالی کا شکر و احسان ہے کہ سب کچھ اس کا ہی فضل و کرم ہے۔ آج ایک تیسرا آدمی بھی اللہ کے فضل و کرم سے ہماری جماعت میں داخل ہوا ہے۔ اللہ تعالی سب مومنین کو صراط مستقیم پر استقامت عطا فرمائے آمین۔ یہاں کے لوگوں کی زبان سندھی ہے اور مسلک اہلحدیث کی اور رد تقلید کی سب کتابیں اردو میں ہیں۔ سندھی زبان میں کتابوں کی اشد ضرورت ہے۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ سندھی زبان میں ایسی کتابیں ہیں؟ اور سندھ میں بھی اہلحدیث ہیں یا نہیں۔ اگر معلوم ہو تو براہ کرم لکھیئے۔ اب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخر میں دو باتوں کا جواب چاہتا ہوں۔ شاہ ولی اللہ صاحب نے اپنی کتاب حجۃ اللہ البالغہ جلد دوم نماز کے بیان میں لکھا ہے کہ نماز کے چاروں طریقہ سنت ہیں اس کے معنی یہ ہوئے کہ حنفیوں کی نماز مطابقِ سنت ہے۔ انہوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ ہر ایک کے پاس قوی دلیل ہے۔

(۲) انہوں نے جلد دوم میں تقلید کے بیان میں یہ لکھا ہے کہ ان چاروں اماموں کی تقلید اور ان مذاہب پر اجماع امت ہوچکا ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ جس بات پر اجماع امت ہوچکا ہے وہ بات ہم کو ضرور ماننی ہے کیونکہ اجماع امت جس بات پر ہوجائے اس کو ماننے پر حدیث میں تاکید ہے۔ براہ کرم ان سوالات کے جوابات ضرور دیں کہ میرے دل سے یہ کھٹکا بھی دور ہوجائے۔

رات میں نے ایک کتاب پڑھی جس کا نام "خطبات التوحید" ہے حضرت مولانا حمید اللہ میرٹھی کی لکھی ہوئی ہے۔ اس کے آخر میں دین و دنیا کی نصیحتوں کے بارے میں خطبہٴ ثانی میں صفحہ ۱۳۱، ۱۳۲ پر مولانا نے لکھا ہے کہ حنفی مالکی شافعی اہل حدیث وغیرہ سب ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں اس کی دلیل میں انہوں نے ایک حدیث بھی نقل کی ہے اور حوالہ صحیح بخاری مطبوعہ نظامی صفحہ ۹۶ کا دیا ہے۔ اور ابوداوٴد صفحہ ۱۶۶ جلد اول کا بھی دیا ہے۔ جن کی رو سے ہر ایک کے پیچھے نماز پڑھنا جائز بتلایا ہے۔

براہِ کرم اس پر بھی روشنی ڈالئے۔ یہ بہت ضروری ہے باقی خیریت پرسان حال کی خدمت میں سلام عرض ہے۔

خادم

نواب محی الدین

۲۴ اپریل ۱۹۶۲ء

نوٹ:

(۱) میں خط لکھ کر مکمل کرچکا تھا اور اب سپرد ڈاک کرنے ہی والا تھا کہ آپ کا کرم نامہ ملا۔ پڑھ کر بہت مسرت ہوئی۔ میرے دو سوالوں میں سے ایک کا جواب (طریقہٴ سنت) کے متعلق مل گیا اور ماشاء اللہ تسلی و اطمینان ہوگیا۔ اب اجماع امت والے سوال کا بھی جواب دیجئے تاکہ اطمینان حاصل ہو۔

(۲) مشکوٰۃ میں باب الطہارۃ میں حدیثیں ہیں کہ چمڑے کی دباغت کے بعد وہ پاک ہوجاتا ہے اور اس کا استعمال جائز ہوجاتا ہے پھر کتے کی کھال دباغت کے بعد پاک ہونی چاہیئے۔ اس پر بھی روشنی ڈالئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منجانب مسعود

چک لالہ ۵ مئی ۱۹۶۲ء

بخدمت جناب نواب صاحب۔ السلام علیکم

آپ کا خط ملا پڑھ کر بہت خوشی ہوئی۔ مناظرہ کی روئداد معلوم ہوئی یہ اللہ تعالی کا شکر ہے کہ اس نے آپ کو کامیاب کیا اور اپنے دین کی خدمت کی توفیق عنایت فرمائی۔ آمین۔

(۱) "ابو حنیفہ میری امت کا چراغ ہے" یہ حدیث ضعیف نہیں بلکہ موضوع ہے۔ اس حدیث کا دوسرا ٹکڑا یہ ہے "میری امت میں ایک شخص ہوگا جس کا نام محمد بن ادریس ہوگا وہ شیطان سے زیادہ ضرر رساں ہوگا" (تذکرۃ الموضوعات ابن طاہر حنفی مفتی اور موضوعات کبیر ملا علی قاری) محمد بن ادریس امام شافعی کا نام ہے۔

(۲) "میرے صحابہ تاروں کے مانند ہیں جس کی پیروی کروگے ہدایت پاؤ گے" یہ حدیث بھی موضوع ہے۔ (فتح الباری وغیرہ)

(۳) سندھ میں بہت کافی اہلحدیث ہیں۔ میں نے شاہ بدیع الدین صاحب پیر آزاد جھنڈا (سندھ) کو لکھا ہے۔ ان سے دریافت کیا ہے کہ سندھی زبان میں تبلیغی رسائل ہیں یا نہیں۔ اگر ہیں تو کہاں سے دستیاب ہوسکتے ہیں۔ شاہ صاحب بہت بڑے عالم ہیں اد محقق بھی ہیں ان کا کتب خانہ بہت عظیم الشان ہے۔

(۴) قرآن مجید کی متعدد آیات میں مباحثہ کے وقت انداز گفتگو کی تعلیم دی گئی ہے ان آیات مبارکات کی روشنی میں عرض ہے کہ آپ مخالف کی تلخ کلامی کا جواب تلخ کلامی سے نہ دیجئے گا بلکہ خوش اخلاقی سے جواب دیجئے گا۔

اب آپ کے سوالات کا جواب لکھتا ہوں۔

کیا شاہ ولی اللہ صاحب تقلید کے حامی تھے

سوال ۱: شاہ صاحب نے جلد دوم میں تقلید کے بیان میں یہ لکھا ہے کہ ان چاروں اماموں کی تقلید اور ان مذاہب پر اجماع ہوچکا ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ جس بات پر اجماع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امت ہو چکا ہے وہ بات ہم کو ضرور ماننی چاہیئے۔

جواب: میرے پاس حجتہ اللہ البالغہ نہیں ہے۔ میں نے ایک صاحب سے لے کر جلد دوم کا مطالعہ کیا۔ مجھے یہ عبارت اس میں نہیں ملی۔ براہ کرم ان کی اصل عبارت مع سیاق و سباق نقل فرمادیجئے تاکہ میں سمجھ سکوں کہ وہ کیا لکھ رہے ہیں۔

(ا) اس کا ایک جواب تو میں "بزرگوں کی لغزش" کے عنوان سے دے چکا ہوں اگر انہوں نے یہی لکھا ہے تو پھر یہ جواب کافی ہے۔ مگر میں سمجھتا ہوں کہ ایسا وہ کیسے لکھ سکتے ہیں جبکہ:

الف: وہ خود لکھتے ہیں کہ چوتھی صدی سے پہلے لوگ تقلید پر مجتمع نہیں ہوئے تھے (غالباً پہلی جلد میں ہوگا) لہذا تین سو سال تک تو لوگ تقلید کرتے ہی نہ تھے پھر اجماع کیسے ہوا۔

ب: ان کی پوری کتاب "حجتہ اللہ البالغہ" مجتہدانہ شاہکار ہے کہیں بھی وہ مقلدانہ طور پر کوئی بات نہیں لکھتے۔ بلکہ یوں سمجھئے کہ تقریباً پوری کتاب میں حنفی مسائل کے خلاف لکھتے چلے جاتے ہیں اگر اجماع انہیں تسلیم ہے تو خود اجماع کے خلاف کیوں چلتے ہیں؟ تقلید کیوں نہیں کرتے۔

د- ان کی اکثر عبارتیں جو مختلف کتابوں میں پائی جاتی ہیں تقلید کی مذمت سے لبریز ہیں۔

۱- وصیت نامہ میں تقلید کے پرخچے اڑا کر رکھ دیئے ہیں بلکہ مقلدین علماء سے دور رہنے کو اللہ کا قرب بتایا ہے۔

۲- دوسرا جواب اس کا یہ ہے کہ اجماع امت سے مراد یہ ہے کہ صحابہؓ سے قیامت تک کے سب مسلمان اس پر اتفاق کرلیں تو یہ واقع نہیں ہوا ان کا یہ لکھنا کہ اس پر اجماع ہے کیسے صحیح ہوسکتا ہے۔

۳- اگر چوتھی صدی سے اس پر اجماع ہوا تو یہ بھی صحیح نہیں۔ اس لئے کہ غیر مقلدین ہمیشہ رہے۔ علامہ ذہبی نے تذکرہ الحفاظ میں ہر دور کے متعدد علماء کے نام بتائے ہیں جو تقلید نہیں کرتے تھے ان کا مختصر حال آپ کو "الارشاد الیٰ سبیل الرشاد" میں بھی مل جائے گا۔

کیا مقلد کی اقتداء میں نماز ہوسکتی ہے؟

سوال ۲: مولانا حمید اللہ صاحب نے خطبات التوحید میں لکھا ہے کہ حنفی شافعی مالکی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلحدیث وغیرہ سب ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں۔

جواب: رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں

لایقبل اللہ لصاحب بدعۃ صوما و لا صلوۃ و لاحجا و لاعمرۃ و لاجھادا و لاصرفا و لاعدلا یخرج من الاسلام کما تخرج الشعرۃ من العجین

یعنی اللہ بدعتی کا نہ روزہ قبول کرتا ہے نہ نماز نہ حج نہ عمرہ نہ جہاد نہ فرض نہ نفل وہ اسلام سے اس طرح نکل جاتا ہے جس طرح آٹے میں سے بال۔ (ابن ماجہ) دوسری حدیث میں ہے

فمن احدث فیھا حدثا او اوی محدثا فعلیہ لعنۃ اللہ و الملئکۃ و الناس اجمعین لایقبل اللہ منہ یوم القیمۃ صرفا و لاعدلا

یعنی جو شخص مدینہ میں بدعت نکالے یا بدعتی کو جگہ دے اس پر اللہ کی فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت، اللہ قیامت کے دن اس کے فرض قبول کرے گا نہ نفل (بخاری و مسلم) تقلید یقیناً بدعت ہے کیونکہ خیر القرون میں اس کا وجود نہیں تھا، لہذا ان احادیث کی رو سے مقلد کی نماز ہی قبول نہیں ہوتی لہذا اس کے پیچھے نماز پڑھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ صحیح بخاری کے حوالے سے مولانا صاحب نے جو کچھ لکھا ہے وہ حضرت عثمانؓ کا قول ہے حدیث نہیں ہے حضرت عثمانؓ نے امام فتنہ کے پیچھے نماز پڑھنے کی اجازت دی تھی۔ یہاں ایک بات یہ دیکھنی ہے کہ امام فتنہ کا اختلاف کیا تھا۔ کوئی مذہبی اختلاف نہیں تھا۔ اس کو حضرت عثمانؓ کے سیاسی احکام میں اختلاف تھا۔ ایک شخص نے ظہر کی نماز کی اذان میں تثویب کہی تو حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا یہ بدعت ہے اور مع اپنے ساتھی کے چلے گئے وہاں نماز نہیں پڑھی۔ (ابوداؤد) ابوداؤد کے حوالے سے جو حدیث مولانا نے نقل کی ہے وہ ضعیف ہے۔ امام احمد نے اس کا انکار کیا۔ امام عقیل امام دارقطنی امام بیہقی حافظ ابن حجر سب نے اس کو ضعیف کہا ہے وہ کہتے ہیں یہ متن ثابت نہیں۔ امام ابواحمد الحاکم نے اس کو منکر کہا ہے۔ (نیل الاوطار جز ۳ ص ۱۳۸) حضرت عثمانؓ کے قول کی بناء پر بعض علماء اہلحدیث نے جواز کا فتویٰ دے دیا ہے لیکن بعض نے اس کا انکار بھی کیا ہے۔ سب کو سلام کہیئے گا۔

فقط

مسعود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محترم جناب ماسٹر محمد نواب صاحب سلم ربہ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہ۔ مزاج شریف میری طبیعت عرصہ سے ناساز ہے۔ علاج کا سلسلہ جاری ہے اور قدرے افاقہ ہے دعا فرمائیں۔

مجھے باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے تقلید امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالی کی چھوڑ کر عدم تقلید کی راہ اختیار کی ہے اور اس کے سرگرم مبلغ ہیں۔ اگر یہ واقعی حقیقت ہے تو مجھے نہایت افسوس کے ساتھ حیرت بھی ہے کہ قرآن شریف اور حدیث شریف سے ایک ناآشنا آدمی کس طرح اس پُرخار وادی میں قدم رکھنے کی جرأت کرتا ہے۔ اللہ تعالی صحیح سمجھ عطا فرمائے کیا آپ کے پیرومرشد حضرت لاہوری رحمہ اللہ غیر مقلد تھے۔ خدارا کچھ سوچئے۔ والسلام

نور محمد غفرلہ ولوالدیہ

نوٹ: یہ خط مولوی نور محمد صاحب شیخ الحدیث مدرسہ ہاشمیہ سجاول کا نواب محی الدین کے نام ہے۔ اس کا ذکر نواب صاحب کے اگلے خط میں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منجانب نواب اہلحدیث

بخدمت شریف جناب محترم مسعود صاحب

السلام علیکم۔ آپ کا روانہ کردہ خط موصول ہوا۔ شکریہ میں دو تین روز کے لئے کراچی گیا تھا میرے ساتھ طیب صاحب بھی تھے جو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اہلحدیث ہوئے ہیں جن کا ذکر میں نے پہلے کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایک اور صاحب بھی اہلحدیث ہوگئے۔ اس طرح یہاں ہماری تین آدمیوں کی جماعت ہوگئی ہے۔ اور طیب صاحب کا لڑکا بھی جو حنفی فقہ کا طالب علم ہے جو مناظرہ کے لئے اپنے استاد کو میرے پاس لایا تھا۔ اب مسلک اہلحدیث کی طرف مائل ہورہا ہے۔ وہ مولوی جو مجھ سے مناظرہ (مجادلہ) کرکے دو دن کی مہلت لے کر گیا تھا کہ رفع الیدین کے منسوخ ہونے کی حدیث لاکر دکھاؤں گا آج تک نہیں آیا۔ اپنے شاگردوں سے کہتا ہے کہ حدیثیں تو بہت ہیں لیکن نواب نہیں مانے گا۔ اس نے ایک خط سجاول کے مولوی نور محمد کو لکھا تھا اور فریاد کی تھی کہ نواب غلام اللہ میں فتنے پھیلارہا ہے۔ غیر مقلد ہوگیا ہے۔ بڑا سرگرم مبلغ ہے۔ وغیرہ وغیرہ مولوی نور محمد نے مجھے خط لکھا جو میں اس خط کے ساتھ منسلک کرکے آپ کو ملاحظہ کے لئے بھیج رہا ہوں میں نے ان کو لکھا ہے کہ مولوی اشرف صاحب نے آپ کو خط لکھا ہے کہ میں یہاں فتنے پھیلارہا ہوں۔ آپ میرے استاد بھی ہیں اور عالم بھی۔ آپ ہی انصاف سے کہیئے کہ کیا قرآن و حدیث کی تبلیغ فتنہ ہے؟ میرا تو خیال ہے کہ قرآن و حدیث کی تبلیغ حق ہے اور اس سے فتنے دور ہوجاتے ہیں اور حق ظاہر ہوجاتا ہے اور لوگوں کو اپنا بھولا ہوا دین اصلی جو حضور ﷺ نے سکھایا تھا اور جس پر صحابہ کرامؓ کا تابعین کا بلکہ تبع تابعین کا عمل تھا یاد آجاتا ہے۔ پھر میں نے اشرف کے مناظرہ کا حال لکھا اور مولوی نور صاحب کے سوالات کے جواب دیئے۔ میں نے لکھا کہ آپ قرآن و حدیث کو کانٹوں سے بھری وادی فرمارہے ہیں۔ یہ کیا غضب ہے اللہ تعالیٰ خود اپنے کلام پاک کی نسبت فرماتا ہے کہ بہت آسان اور گمراہوں کو راہ دکھلانے والا اور جاہلوں کو عالم بنانے والا ہے۔ اور رسول معصوم ﷺ نے فرمایا کہ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہایت آسان ترین شریعت لے کر آیا ہوں لیکن آپ ہیں کہ اللہ اور رسول کے کلام پاک کو پُرخار وادی فرمار ہے ہیں۔ اللہ کے لئے یہ الفاظ واپس لیجیئے ورنہ ایسا نہ ہو کہ آپ کا شمار ان لوگوں میں ہوجائے جو لوگوں کو قرآن وحدیث کے پڑھنے سے روکتے اور منع کرتے تھے۔ اگر میں غلط راستے پر ہوں اور راہ سے بھٹک گیا ہوں تو آپ میرے استاد ہیں آپ مجھے راہ حق دکھلائیے۔ آپ کو اس کار خیر کے لئے اجر عظیم ملے گا۔ جب حنفیت حق پر ہے تو پھر دلائل کیوں روپوش ہوگئے ہیں۔ لوگ حنفیت سے نکل رہے ہیں ایسے نازک وقت میں ان دلائل کو میدان میں آنا چاہیئے۔ میں قرآن وحدیث پر عمل کرتا ہوں اور وہی میرا ایمان ہے۔ اور ہر وقت میں اللہ تعالی جل شانہ سے دعا کرتا ہوں کہ میرا خاتمہ قرآن وحدیث پر ہو۔ اگر آپ اس بات کو فضول سمجھتے ہیں تو پھر اس کو فضول ثابت کیجئے۔ کیا آپ کو میرے اسلام قبول کرلینے سے رنج ہوا ہے استاد محترم آپ کو خوش ہونا چاہیئے عید منانی چاہیئے کہ ایک شخص (نواب) دین اسلام میں داخل ہوگیا ہے اور حق کو قبول کرلیا ہے۔ آپ تو بجائے خوشی کے افسوس کر رہے ہیں۔ کیا آپ کو یہ افسوس ہے کہ نواب آپ کی جماعت سے نکل کر صراط مستقیم کی طرف چلا گیا اور اسلام قبول کرلیا۔ آپ نے جو یہ لکھا ہے کہ کیا تمہارے پیر و مرشد غیر مقلد تھے تو یہ آپ نے ایک عجیب بات لکھی کیونکہ مرشد صاحب کا غیر مقلد نہ ہونا میرے لئے کوئی حجت نہیں ہے۔ اور بیعت ایام جاہلیت کی بیعت تھی جو حق ظاہر ہوتے ہی ختم ہوگئی۔ دوسرے یہ کہ مرشد صاحب وفات سے قبل اپنے رسالہ خدام الدین میں اس امر کا اعلان فرماچکے ہیں کہ تقلید نہ جزو ایمان ہے نہ فرض نہ واجب اور تشدد کرنے والے عالموں کو خوب ڈانٹا بھی ہے۔ اس کے کچھ دنوں کے بعد میرا داماد خود میرے پاس ملنے آیا۔ اس نے کہا کہ مولوی نور محمد صاحب نے خط کو پڑھا اور پڑھنے کے بعد فرمایا کہ اب جواب دینا فضول ہے۔ اس خط کو مدرسہ کے سب شاگردوں نے پڑھا۔ پھر میرا داماد جب جانے لگا تو میں نے ایک اور خط مولوی نور محمد صاحب کو لکھا کہ آپ میرے استاد ہیں اللہ کے لئے مجھے بتائیے کہ حق کدھر ہے۔ قسم کھاتا ہوں کہ اگر حق آپ کے پاس ہوگا تو میں فوراً قبول کرلوں گا۔ میں نے اپنے داماد سے کہا کہ میں تیرے سامنے قسم کھاتا ہوں کہ اگر مولوی نور محمد صاحب کے پاس حق ہے تو میں فوراً قبول کرلوں گا۔۔۔۔ اور بجائے حق کے اگر ان کے پاس بدعت ہو تو میں کبھی قبول نہیں کروں گا۔ تم استاد سے کہو کہ مجھے حق بات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھائیں اور دلائل لکھ کر بھیجیں کیونکہ بغیر دلائل کے تو نبیوں کو پیغمبروں۔کو بھی قوموں نے نہیں مانا۔ یعنی ان سے بھی دلائل طلب کئے۔ اور دلائل مل جانے کے بعد جنھوں نے انکار کیا وہ کافر ہو گئے اور برباد ہو گئے میرے داماد نے کہا کہ ٹھیک ہے چنانچہ وہ میرا خط لے کر گیا اور مولوی نور محمد صاحب کو دیا اور جواب لکھنے کو کہا تو مولوی صاحب نے فرمایا کہ اب جواب لکھنا فضول ہے۔ اس سے خط و کتابت کا سلسلہ بڑھ جائے گا۔ اور میں اپنی تقلید پر بے حد مطمئن ہوں وغیرہ۔ میں نے اپنے داماد سے پوچھا کہ اب بتاؤ حق کدھر ہے اور یہ تقلید شخصی بدعت ہے یا نہیں۔ اس نے کہا کہ بے شک تقلید شخصی بدعت ہے اور مسلک اہلحدیث صحیح اور حق ہے۔

طیب صاحب اور دوسرے ساتھی غلام حسین صاحب آپ کو سلام عرض کرتے ہیں اور آپ سے ملاقات کے متمنی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا تبادلہ کراچی فرمادے۔ آمین۔ اب میں چند سوالات لکھتا ہوں ان کے جوابات دلائل کی روشنی میں دیجئے۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب حجۃ اللہ البالغہ جلد اول باب چہارم صفحہ ۳۶۰ پر لکھتے ہیں کہ "اس مقام کے مناسب یہ ہے کہ ان بسائل پر لوگوں کو آگاہ کردیا جائے کہ جن کے صحراؤں میں افہام بھٹک گئے ہیں قدم لغزش کھا گئے اور قلموں نے کج روی کی ان میں سے ایک مسئلہ یہ ہے کہ یہ مذاہب اربعہ جو مدون ہو چکے ہیں اور تحریروں میں آچکے ہیں تمام امت یا وہ لوگ جو اس امت میں قابل اعتبار ہیں سب زمانہ میں ان کی تقلید کے جائز اور درست ہونے پر متفق ہیں اور اس تقلید میں بہت سی مصلحتیں ہیں جو مخفی نہیں ہیں خاص کر اس زمانہ میں جس میں لوگ نہایت ہی پست ہمت ہو گئے ہیں اور ان کے قلوب خواہش نفسانی سے پُر ہو گئے اور ہر شخص اپنی ہی رائے پر ناز کرنے لگا۔

شاہ ولی اللہ کے وصیت نامہ کا آپ نے پچھلے خط میں ذکر کیا تھا وہ وصیت نامہ کس کتاب میں ملے گا۔ اس کتاب کا نام اور پتہ ضرور لکھئے۔ بچے سب قدم بوسی عرض کرتے ہیں۔

خادم

نواب

۲۴ مئی ۱۹۶۲ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منجانب مسعود ۳۱ مئی ۱۹۶۲ء

بخدمت جناب نواب صاحب سلمہ

السلام علیکم۔ آپ کا خط مورخہ ۲۴ مئی موصول ہوا۔ آپ کی تبلیغی جدوجہد اور کامیابی سے بہت خوشی ہوئی۔ اللھم زدہ فزدہ۔ شاہ ولی اللہ صاحب کی کتاب حجتہ اللہ البالغہ جلد اول ص ۳۶۰ کی جو عبارت آپ نے نقل فرمائی ہے اس کا مفہوم جو میں سمجھا ہوں اس کا ضد ہے جو آپ سمجھے ہیں اس سے تو تقلید کی برائی ثابت ہو رہی ہے۔ براہ کرم اس کے آگے کی عبارت اور نقل کر کے بھیجیں تاکہ میں اپنے مفہوم پر مطمئن ہو کر وضاحت سے آپ کو تحریر کرسکوں اور اسی لئے اس وقت یہ مختصر خط تحریر کر رہا ہوں۔ آپ خود بھی اس کے مفہوم پر غور کیجئے۔ شاہ بدیع الدین صاحب پیر جھنڈہ کا جواب آگیا ہے۔ انہوں نے چند کتابوں کا نام لکھا ہے جو اس سلسلہ میں سندھی زبان میں موجود ہیں۔ انہوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ ان کو لکھئے کہ وہ مجھ سے خط و کتابت کریں اور مجھ سے مل لیں تو زیادہ بہتر ہے۔ لہٰذا اب آپ ان سے براہ راست خط و کتابت کریں اور مل سکیں تو مل بھی لیجئے۔ شاہ ولی اللہ صاحب کا وصیت نامہ علیحدہ چھپا ہوا میرے پاس ہے اور غالباً یہ کسی بڑی کتاب کا جز نہیں ہے۔ مردار کی کھال دباغت سے پاک ہوجاتی ہے لیکن کتے کی نہیں۔ اس لئے کہ کتا درندہ ہے اور درندہ کی کھال استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔ اس کو بچھانا منع ہے۔ (ترمذی) درندہ کی کھال پر بیٹھنا منع ہے۔ (ابوداؤد) پہننا منع ہے۔ (ابوداؤد) اس قافلے کے ساتھ فرشتے نہیں رہتے جس قافلے میں درندہ کی کھال ہو۔ (ابوداؤد) ان احادیث کی روشنی میں درندوں کی جلد کو مستثنیٰ کرنا لازمی ہے۔ بچوں کی طرف سے لفظ "قدم بوسی" نہ لکھا کیجئے۔ بلکہ اسلامی طریقہ پر سلام لکھدیا کیجئے۔ غالباً آپ اس سے اتفاق کریں گے۔ مولوی نور محمد صاحب کو جو جواب آپ نے لکھا ہے بہت خوب ہے۔ بے حد پسند آیا اللہ تعالیٰ آپ کے علم و فہم میں زیادہ ترقی عطا فرمائے آمین۔

فقط

مسعود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منجانب نواب

بخدمت جناب محترم مسعود صاحب

السلام علیکم۔ شدید انتظار کے بعد کل آپ کا کارڈ مورخہ ۳۱ مئی ۶۲ء وصول ہوا۔ حجۃ اللہ البالغہ جلد اول کی جو عبارت میں نے نقل کی تھی اس کے بعد کی تحریر میں تو بیشک تقلید کی برائی کا پہلو نکلتا ہے۔ مگر میں صرف اس حصہ تحریر کے بارے میں جاننا چاہتا تھا کہ جس میں یہ لکھا ہے کہ یہ مذاہب اربعہ جو مدون ہو چکے ہیں یا تحریر میں آچکے ہیں تمام امت یا وہ لوگ جو اس امت میں قابل اعتبار ہیں۔ سب اس زمانہ میں ان کی تقلید کے جائز اور درست ہونے پر متفق ہیں اور اس تقلید میں بہت سی مصلحتیں ہیں جو مخفی نہیں ہیں تو یہ جو لکھا ہے کہ تمام امت نے اتفاق کرلیا ہے۔ اس سے کیا مطلب ہے کیا یہ اجماع امت نہیں ہوا۔ بس اس کے متعلق میں جاننا چاہتا ہوں اس پر روشنی ڈالئے کہ یہ اجماع امت ہے یا نہیں۔ کیوں کہ شاہ صاحب کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ امت نے تقلید جائز ہونے پر اتفاق کرلیا ہے تو پھر اجماع امت ہوگیا یا نہیں۔ شاید میں نے یہ حدیث پڑھی ہے کہ میری امت کا گمراہی پر اع نہیں ہوگا۔ شاید ترمذی کی حدیث ہے۔ ایک مولوی نے مجھے ایک حدیث دکھلائی جو ہیں موجود ہے۔

ابن ماجہ کی حدیث ہے "جماعت کثیر کا اتباع کرو۔ پس جو شخص جماعت سے الگ ہوا اس کو تنہا آگ میں ڈالا جائے گا" اس نے کہا کہ آپ جماعت کثیر چھوڑ کر الگ ہوگئے اس وقت جماعت کثیر تقلید کرنے والوں کی ہی جماعت ہے اگر آپ اس کو جماعت کثیر نہیں مانتے تو پھر بتلائیے کہ وہ کونسی جماعت ہے جس کے بارے میں یہ حدیث ہے۔ حدیث سب مسلمانوں کیلئے ہے یا نہیں؟۔ جو لوگ قیامت تک پیدا ہونگے وہ بھی ان حدیثوں پر عمل کرسکتے ہیں یا نہیں اگر نہیں کرسکتے تو پھر یہ حدیث بیکار ہے اور اگر کرسکتے ہیں تو پھر ہماری جماعت ہی جماعت کثیر ہے۔ میں نے دیکھا کہ مشکوٰۃ شریف جلد اول میں یہ حدیث موجود ہے میں نے اس مولوی سے کہا کہ یہ حدیث ابن ماجہ کی ہے ابن ماجہ میں اصل حدیث دیکھنی چاہیئے کہ آیا محدثین نے اس پر جرح تو نہیں کی ہے۔ اور اس کا راوی کون ہے۔ یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب دیکھنے کے بعد ہی کچھ کہا جاسکتا ہے۔ اس نے کہا کہ ٹھیک ہے آپ ابن ماجہ میں حدیث دیکھ کر اپنا اطمینان کر کے جماعت میں لوٹ آئیے۔ اس نے کہا کہ اگر آپ یہ کہیں کہ اس حدیث کے مخاطب صحابہ کرامؓ تھے تو اب تو صحابہ کرامؓ نہیں ہیں اور مسلمانوں کو حکم ہوا ہے کہ جماعت کثیر کا اتباع کرو تو اب ہماری جماعت ہی جماعت کثیر ہے خوب غور کر لیجیے گا۔ مسعود صاحب اس حدیث کے بارے میں ضرور لکھئے یہ حدیث صحیح ہے یا موضوع ہے اور اس کا کیا مطلب ہے۔ مجھے آپ کے جواب کا شدید انتظار رہے گا اس مولوی نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا کہ کیا ہم مسلمان نہیں ہیں۔ ہم کلمہ پڑھتے ہیں قبلہ کی طرف منہ کرتے ہیں۔ حج کرتے ہیں زکوٰۃ دیتے ہیں نماز پڑھتے ہیں یہی عین ایمان ہے۔ ایمان کے بارے میں جو حدیثیں آئی ہیں ان کو بغور پڑھ کر دیکھ لیجئے یہی ایمان ہے۔ فرائض اور سنت وغیرہ میں ہم سے کسی کو اختلاف نہیں ہے۔ فجر کی دو سنت دو فرض ہم بھی پڑھتے ہیں اور آپ بھی۔ ظہر، عصر کے چار فرض آپ بھی پڑھتے ہیں اور ہم بھی۔ مغرب کے تین فرض آپ بھی پڑھتے ہیں اور ہم بھی اور عشاء کے چار فرض آپ بھی پڑھتے ہیں اور ہم بھی۔ توحید میں بھی کوئی اختلاف نہیں ہے۔ کیا پھر بھی آپ ہم کو اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ حضور ﷺ کی نبوت اور رسالت پر بھی ہمارا ایمان ہے پھر کس جرم میں آپ ہم کو اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ حالانکہ تقلید کرتے ہوئے بھی ہم ان ساری باتوں کے قائل ہیں اور ایمان کامل رکھتے ہیں۔ اور ہم تقلید اس لئے کرتے ہیں کہ ایمان سلامت رہے۔ کوئی شخص ہمارے ایمان پر ڈاکہ نہ ڈال سکے۔ جس طرح آپ کو جماعت سے توڑ لیا گیا۔ کل کو شیعہ حضرات کی دلیلیں سن کر آپ شیعہ ہوجائیں گے۔ پرسوں قادیانیوں کی دلیلیں دیکھ کر آپ قادیانی ہوجائیں گے۔ ایسی حالت کے متعلق حضور ﷺ نے پیشین گوئی فرمائی ہے کہ قیامت سے پہلے قیامت کے قریب ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی رات کو مسلمان ہوگا پھر صبح کو کافر ہوجائیگا۔ اور صبح کو مسلمان ہوگا تو شام کو کافر تمہارا وہ نام نہاد فرقہ جو اہل حدیث کہلاتا ہے تصوف کے خلاف ہے حالانکہ تصوف نام ہے۔ تزکیۂ نفس کا اور تزکیہ نفس وہی کرسکتا ہے جو پابند شریعت ہو اور پابند شریعت بڑے بڑے بزرگ گزر چکے ہیں اور موجود ہیں اور ہوں گے۔ دیکھئے احمد علی صاحب لاہوری مرحوم مدنی صاحب مرحوم، بادشاہ پیر، حضرت معین الدین صاحب چشتی، وغیرہ اور یہ سب لوگ مقلد تھے۔ جن کی کرامتوں سے تاریخ کی کتابیں بھری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑی ہیں۔ چاند سے زیادہ روشن کرامتیں سرزد ہوئی ہیں اور ہونگی۔ لیکن آپ آج سب کو جھٹلا کر جنت کے ٹھیکے دار بن گئے ہیں۔ نہ بزرگوں اولیاء اللہ کا لحاظ نہ خیال اللہ تعالی فرماتا ہے کہ جو میرے ولی کو تکلیف دے گا میں اس سے جنگ کروں گا کہ کرامتوں کو جھٹلا کر سب کو اسلام سے خارج کر رہے ہیں۔ پھر مزید کہنے لگا کہ جناب یہ قرب قیامت ہے۔ آخری دور ہے لوگ جماعت سے نکل رہے ہیں اپنا اپنا دین بنا رہے ہیں اللہ پناہ دے اس نے ایک واقعہ سنایا کہ ٹھٹھہ کے ایک بزرگ جو فوت ہو چکے ہیں جن کا نام محمد ہاشم تھا وہ جب روضہ مبارک پر گئے تو وہاں پہنچکر عرض کیا۔ السلام علیک یا رسول اللہ روضہ مبارک سے جواب آیا۔ وعلیکم السلام محمد ہاشم اس وقت روضہ مبارک پر بہت لوگ تھے اور محمد ہاشم نام کے بھی بہت لوگ تھے اور تقریباً سب ہی نے سلام عرض کیا تھا۔ اس لئے آپس میں اختلاف ہوا ہر محمد ہاشم کہنے لگا کہ مجھے جواب آیا ہے پھر دوبارہ سلام عرض کیا گیا تو جواب آیا کہ وعلیکم السلام محمد ہاشم ٹھٹھوی۔ وہ کہنے لگا کہ بزرگ محمد ہاشم حنفی اور پکے حنفی تھے۔ ابھی تک ان کے شاگرد اور خلیفہ ٹھٹھہ میں موجود ہیں۔ اگر حنفی اسلام سے خارج ہوتے تو حضور ﷺ کیوں نام لے کر جواب سلام دیتے۔ اسی قسم کا ایک اور واقعہ مجھ سے سجاول میں نور محمد صاحب نے کہا تھا کہ مولانا حسین احمد صاحب کو بھی روضہ مبارک سے سلام کا جواب آیا تھا۔ مدنی صاحب پکے حنفی تھے۔ مگر جنات بھی آکر ان سے درس لیتے تھے پھر اس مولوی نے کہا کہ حضور ﷺ بزرگ محمد ہاشم صاحب کی زندگی میں اپنے چاروں یاروں کو لے کر ٹھٹھہ آیا کرتے تھے حنفیوں کی تو یہ شان ہے۔ ماسٹر صاحب آپ اپنی خیر منائیے۔ بتلائیے کہ کیا ایسا کوئی ولی باکرامت آپ کی جماعت میں بھی گذرا ہے ہمارے ہی بزرگ اہلحدیث تھے۔ آپ بھی حنفی بزرگوں ہی کو اہلحدیث کہنے پر مجبور ہوں گے۔ آپ جماعت سے ٹوٹ کر اہل حدیث بن گئے۔ ایک خوبصورت سا نام اپنے لئے پسند کرلیا۔ مگر حاصل کیا ہوا؟ جماعت سے ٹوٹ گئے۔ جماعت کی نماز کے ثواب سے محروم ہوگئے۔ جمعہ کی نماز اور ثواب سے محروم ہوگئے۔ ذکر بھی چھوٹ گیا بلکہ اب تو اللہ کے ذکر کی مخالفت کرنے لگے اور اس غلط فہمی میں پڑگئے کہ سب مشرک اور کافر ہیں۔ نواب صاحب اللہ سے ڈریئے۔ آپ انگریزی دانوں کی اس جماعت میں داخل ہوگئے ہیں جنھوں نے چار پانچ اختلافی فروعی مسائل کو اپنا ٹریڈ مارک بنالیا ہے۔ یہ جماعت انگریزوں نے اسلام میں پھوٹ ڈالنے کے لئے بنائی تھی۔ آپ کی نام نہاد جماعت سوائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کو لڑانے کے اور کیا کام کر رہی ہے۔ مگر دین کا محافظ خود اللہ ہے اور اللہ تعالی نے دین کو مکمل کر کے حضور ﷺ کو واپس بلالیا۔ حضور ﷺ نے یہ پیشین گوئی اور تاکید فرمادی کہ جماعت کثیر کی اتباع کرو۔ ہماری جماعت آج جس قدر اسلام کی خدمت کر رہی ہے وہ روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ آپ کا نام نہاد فرقہ سوائے مسلمانوں کو لڑانے اور اماموں کو گالیاں دینے کے اور کیا کر رہا ہے۔ خود ہی سوچئے۔ آپ کو رنج اور غم ہے کہ کوئی آپ کی بات سنتا نہیں۔ آپ دنیائے اسلام سے کٹ کر الگ ہو گئے بلکہ گھر میں بند ہو گئے اس مولوی کی گفتگو بڑی لمبی چوڑی تھی مگر میں نے مختصر کر دیا۔ جب اس نے بحث ختم کی تو میں نے اس سے کہا کہ آپ نے اپنی دانست میں خوب تقریر کی آپ اپنی کثرت کا رعب جمانا چاہتے ہیں۔ حضور ﷺ تو فرماتے ہیں کہ میری امت ۷۳ فرقوں میں بٹ جائے گی صرف ایک فرقہ بہشت میں جائے گا اور ۷۲ فرقے دوزخ میں جائیں گے۔ یعنی اگر مثلاً ۷۳ آدمی ہوں تو صرف ایک آدمی بہشت میں جائے گا اور ۷۲ دوزخ میں جائیں گے اس حدیث سے تو صاف معلوم ہوا کہ بہشت میں جانے والے اقلیت میں ہوں گے اور جہنم میں جانے والے اکثریت میں ہوں گے۔ اب آپ اپنی اکثریت پر خوب ناز کیجئے۔ اور میں نے کہا کہ صحابہؓ کے دریافت کرنے پر حضور ﷺ نے فرمایا بہشتی فرقہ وہ ہوگا جو میرے اور میرے اصحابؓ کے طریقہ پر ہوگا۔ اور چونکہ آپ اکثریت میں ہیں اس لئے ضرور آپ کو حضور ﷺ اور صحابہؓ کے طریقے کے خلاف ہونا ہی چاہیئے۔ بس آپ وہی کر رہے ہیں جو آپ کو اور آپ کی اکثریت والی جماعت کو کرنا چاہیئے۔ اب رہی وہ حدیث کہ جماعت کثیر کی اتباع کرو تو جماعت کثیر سے مراد صحابہؓ کی جماعت ہے۔ بس حکم ہو رہا ہے کہ صحابہؓ کے طریقہ یعنی طریقہ محمدی کی اتباع کرو۔ اور یہ بات یہ نعمت آپ کو نصیب نہیں کیوں کہ آپ نے دین اسلام کے چار ٹکڑے کر ڈالے اور ہر ایک نے الگ الگ شریعت ٹھہرائی اور آپ کی اکثریت والی جماعت نے تو شریعت بنا کر دین اسلام کو نوچ ڈالا ہے اور پھر بڑی دلیری سے اپنے آپ کو اہل سنت و جماعت کہلواتے ہیں اور کرامتوں کا دعوی کرتے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ وہ مولوی میری بات سن کر کچھ گھبرا گیا اور ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگا۔ کہنے لگا کہ میں پھر کسی وقت آکر آپ سے مناظرہ کروں گا تب تک آپ بھی حدیث وغیرہ دیکھ کر تیار رہیئے۔ مسعود صاحب وہ تو چلا گیا لیکن میں مناظرہ سے گھبراتا ہوں اور خود کو اس قابل نہیں پاتا کہ ہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال کا جواب دے سکوں۔ مسعود صاحب میں نے اس کی گفتگو جو نہایت نرم ماحول میں ہوئی وہ تقریباً سب لکھنے کی کوشش کی ہے۔ آپ مجھے کوئی ایسی دلیل زبردست لکھئے کہ پھر بات بنائے نہ بنے۔ مجھے آپ کے خط کا شدید انتظار رہے گا میرا خیال ہے کہ اس مولوی کو میرے پاس بھیجنے میں کسی کا ہاتھ تھا۔ طیب صاحب اور غلام حسین صاحب آپ کو سلام کہتے ہیں اور کہتے ہیں اہلحدیث بزرگوں کو ہمارا اسلام کہیئے۔ طیب صاحب سے کئی لوگ خصوصاً ان کے خاندان والے ان کے سخت مخالف ہو گئے ہیں ان کے والد نے سرِ بازار ان سے جھگڑا کیا لیکن اللہ تعالیٰ قدرت والا ہے طیب صاحب اپنے مسلک اہل حدیث پر مضبوطی سے جمے ہوئے ہیں۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے۔ آج کل ہماری مسجد پر بدعتیوں کا قبضہ ہو چلا ہے ایک بدعتی سخت قسم کا ہیڈ کلرک ہو کر آیا ہے اور دوسرا پرائمری کا ماسٹر بھی آیا ہے دونوں نے اپنی پارٹی بنالی ہے اور مسجد پر قبضہ کرلیا ہے۔ ہم لوگ گھر میں نماز پڑھ لیتے ہیں دعا کیجیئے کہ یہ دونوں بدعتی یہاں سے دفع ہو جائیں یا راہ پر آجائیں۔ یہ حلقہ باندھ کر ذکر کرتے ہیں یادستگیر کے نعرے لگاتے ہیں یا غوث المدد پکارتے ہیں۔

میری طرف سے سب کی خدمت میں سلام عرض کریں۔ بچے سب سلام عرض کرتے ہیں۔

فقط خادم

نواب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منجانب مسعود

بخدمت محترمی مکرمی جناب نواب محی الدین خان صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ   چک لالہ ۱۴ جون ۱۹۶۲ء

کل آپ کا خط ملا جواب کل ہی لکھنے بیٹھ گیا تھا لیکن ایک صاحب تشریف لے آئے لہذا لکھ نہ سکا۔ مولوی نور محمد صاحب کا خط واپس ارسال ہے اب آپ اپنے سوالات کے جواب سنئے۔

شاہ ولی اللہ کی تحریر سے تقلید کا رد

(۱) شاہ ولی اللہ صاحب نے لکھا ہے کہ تقلید بھی ان مسائل میں سے ہے جس میں بڑے بڑے لوگ ٹھوکر کھا گئے۔ اور غلط فہمی سے کچھ کا کچھ سمجھ گئے------ اور کچھ کا کچھ لکھ گئے۔ غلط فہمی یہ ہوئی کہ ان لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ تقلید جائز ہے اس پر اجماع ہے وغیرہ وغیرہ حالانکہ درحقیقت نہ یہ جائز ہے نہ اس پر اجماع ہے نہ اس میں مصلحتیں ہیں۔ ان بڑے بڑے علماء کو دھوکہ ہوا جو وہ ایسا سمجھے۔ یہ ہے شاہ صاحب کا اصل منشاء اگر ان کا منشاء یہ نہ ہوتا تو پھر بعد کی تحریر سے تقلید کی برائی کا پہلو کیسے نکل سکتا تھا۔ اور کس طرح ان کی پوری کتاب مجتہدانہ تحریر سے لبریز ہوتی۔

(۲) ترمذی میں بےشک یہ حدیث ہے کہ "میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوگی اور اللہ تعالی کا شکر ہے کہ تقلید پر امت جمع نہیں ہوئی۔

(۳) ابن ماجہ میں حدیث ہے

اذا رأیتم اختلافا فعلیکم بالسواد الاعظم

جب اختلاف دیکھو تو سواد اعظم کو لازم پکڑو۔ امام ابوالحسن سندھی لکھتے ہیں

و فی الزوائد فی اسنادہ ابوخلف الاعمی و اسمہ خازم بن عطاء و ھو ضعیف و قد جاء الحدیث بطرق فی کلھا نظر

زوائد میں ہے کہ اس حدیث کی اسناد میں ابوخلف الاعمی جس کا نام حازم ہے ضعیف ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ حدیث اور بھی طرق سے مروی ہے لیکن سب میں ضعف ہے۔ (حاشیہ ابن ماجہ ابواب الفتن جلد ۲ ص ۴۶۴) اس حدیث کا جواب درج ذیل ہے۔

بڑی جماعت کی پیروی کرو کا صحیح مفہوم

۱۔ یہ حدیث ضعیف ہے لہذا حجت نہیں۔

۲۔ درحقیقت اس کا تعلق سیاسی امور سے ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل صحیح احادیث کا مضمون اس پر دال ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں

من رأى من اميره شيئا يكرهه فليصبر فانه ليس احد بفارق الجماعة شبرا فيموت الا مات ميتة جاهلية (صحيح بخاری و صحيح مسلم)

جو شخص اپنے امیر کی کوئی بات ایسی دیکھے جو اسے ناپسند ہو تو وہ صبر کرے کیونکہ جو شخص جماعت سے بالشت بھر بھی الگ ہوا اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں

من خرج من الطاعة و فارق الجماعة فمات مات ميتة جاهلية

جو شخص اطاعت امیر سے خروج کرے اور جماعت سے علیحدہ ہو جائے اس کی موت جاہلیت کی موت ہے۔ (صحیح مسلم)

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں

من اتاكم و امركم جميع على رجل واحد يريد ان يشق عصاكم أو يفرق جماعتكم فاقتلوه (صحيح مسلم)

جو شخص تمہارے پاس اس حال میں آئے کہ تم سب ایک شخص کی امارت پر مجتمع ہو اور وہ تمہاری قوت کو توڑنا چاہے یا تمہاری جماعت میں افتراق پیدا کرے پس اس کو قتل کردو۔ ایک روایت میں یہ لفظ ہیں کائنا من کان خواہ وہ کوئی بھی ہو۔ (صحیح مسلم)

مطلب یہ ہے کہ جہاں معاملات شوریٰ سے طے ہوتے ہوں وہاں سواد اعظم کی بات تسلیم ہوگی اقلیت یا فرد کی بات ماننے سے تفریق پیدا ہوگی۔ مثلاً اگر سواد اعظم نے کسی کو امیر منتخب کرلیا تو اب سواد اعظم کا ساتھ دینا ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ اس حدیث کا تعلق قطعاً دینی امور سے نہیں ہے۔ اگر دینی امور سے ہو تو پھر ہر وہ مسئلہ جس پر سواد اعظم صاد کرے دینی مسئلہ بن جائیگا۔ اور یہ الیوم اکملت لکم دینکم کے قطعاً منافی ہے۔

بڑی جماعت کی پیروی کرو کے الزامی جوابات

۴۔ اس زمانہ میں بریلویوں کی اکثریت ہے تو پھر دیوبندیوں کو چاہیئے کہ بریلویوں میں شامل ہوجائیں۔

۵۔ تقریباً ہر زمانہ میں حنفی اکثریت میں رہے اور اب بھی اکثریت میں ہیں تو پھر یہ لوگ مالکیوں، شافعیوں، حنبلیوں کو دعوت کیوں نہیں دیتے کہ اس حدیث کی روشنی میں حنفی ہوجاؤ کیونکہ وہ تینوں اس حدیث پر عمل کرنے کے لئے نہ کبھی تیار تھے اور نہ اب ہیں تو پھر وہ گمراہ کیوں نہیں۔ وہ دوزخ میں کیوں نہ ڈالے جائیں اور وہ بھی اکیلے اکیلے جیسا کہ حدیث کے دوسرے ٹکڑے میں ہے۔ ان گمراہوں اور دوزخیوں کو آج تک حق پر کیوں تسلیم کیا جاتا ہے؟

۶۔ موجودہ زمانہ کے حالات و آثار سے یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ خدانخواستہ مستقبل قریب میں قادیانیوں یا پرویزیوں کی اکثریت ہوجائیگی۔ کیا اس زمانہ میں بھی حدیث پر عمل ہوگا یا نہیں۔

۷۔ ان کے بطلان پر ان کے مفہوم حدیث کے بطلان پر سب سے زیادہ اہم دلیل یہ ہے "یہ تو ظاہر ہے کہ مقلدین عہد رسالت میں نہیں تھے۔ عہد صحابہ، عہد تابعین میں بھی نہیں تھے۔ ہر فرقے کی جب ابتدا ہوتی ہے تو ابتدا میں وہ فرقہ اقلیت ہی میں ہوتا ہے پہلے فرقے کا بانی اکیلا ہوتا ہے پھر دو ہوتے ہیں پھر تین، اور اسی طرح فرقہ ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔ مقلدین کے فرقے کی بھی آخر کوئی ابتداء ہے جو بقول شاہ ولی اللہ صاحب چوتھی صدی ہے۔ تو پھر اس ابتدائی دور میں یقیناً وہ اقلیت میں ہوں گے اور غیر مقلدین اکثریت میں، مقلدین کی اقلیت اس وقت اس حدیث کی مخاطب ہوگی۔ یہ حدیث پکار پکار کر کہہ رہی ہوگی کہ اے مقلدین کی اقلیت اکثریت میں گم ہوجاؤ۔ اگر وہ گم ہوجاتے تو آج ان کا وجود نہ ہوتا۔ لیکن انہوں نے دوزخ میں جانا گوارا کیا اور اکثریت میں گم نہیں ہوئے۔ اس حدیث کے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہوم کی روشنی میں وہ لوگ گمراہ باطل پرست اور دوزخی ہوئے۔ یہ ہیں موجودہ مقلدین کے پیشرو۔ انہوں نے باطل پر رہ کر اپنے فرقہ کو باقی رکھا یہی اقلیتی فرقہ جو اس وقت باطل پر تھا بڑھتے بڑھتے اکثریت میں تبدیل ہوگیا۔ تو کیا اب یہ حق پر ہوگیا۔ اس حدیث کی رو سے مقلدین کی بنیاد ہی باطل پر ہے اور پھر بھی انہیں اپنی موجودہ اکثریت پر ناز ہے۔ العیاذ باللہ۔

۸۔ حق کے معاملہ میں اکثریت اقلیت کوئی معیار نہیں بلکہ دلائل کی رو سے اقلیت کا حق پر ہونا زیادہ ظاہر ہے اور وہ دلائل یہ ہیں

۱. قل لایستوی الخبیث و الطیب و لو اعجبک کثرة الخبیث فاتقوا اللہ یا اولی الالباب لعلکم تفلحون (سورة المائدہ)

کہدیجئے کہ خبیث اور پاک برابر نہیں ہوسکتے اگرچہ خبیث کی کثرت تم کو اچھی ہی کیوں نہ معلوم ہو یا تعجب ہی میں کیوں نہ ڈالے۔ اے عقلمندو اللہ سے ڈرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

۲. وقلیل من عبادی الشکور (سورة سبا)

میرے بندوں میں شکر گذار تھوڑے ہی ہوتے ہیں۔

۳. ان کثیرا من الخلطاء لیبغی بعضھم علی بعض الا الذین آمنوا و عملوا الصلحت و قلیل ماھم. (سورة ص)

اکثر شریک ایک دوسرے پر زیادتی ہی کرتے ہیں سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے ہیں اور ایسے لوگ تھوڑے ہی ہوتے ہیں۔ (یعنی مومنین صالحین کی تعداد قلیل ہوتی ہے)۔

۴۔ سورہ ہود کے آخری رکوع اور سیقول کے آخری رکوع میں بھی اس کی آیات ہیں ملاحظہ فرمائیے گا۔

۵. ان کثیرا من الناس لفاسقون (سورة مائدہ)

بیشک اکثر لوگ فاسق ہی ہوتے ہیں۔

۶۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

انما الناس کالابل المائة لاتکاد تجد فیھا راحلة (صحیح بخاری،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح مسلم)
آدمیوں کی مثال ایسی ہے جیسے سو اونٹ۔ قریب ہے کہ تم کو ایک بھی اونٹ سواری کے قابل نہ ملے یعنی ناقص لوگوں کی اکثریت ہوگی۔

۴۔ آئندہ جب کبھی ان مولوی صاحب سے گفتگو ہو تو ان سے پوچھئے کہ آپ نے جن عقائد اور اعمال کا ذکر کیا ہے یہ عقائد اور اعمال قادیانیوں کے بھی ہیں تو کیا وہ بھی مسلمان ہیں۔ پھر یہ کہ توحید کا آپ صرف زبان سے اقرار کرتے ہیں حقیقتاً آپ کے عقائد اور اعمال توحید کے منافی ہیں

و لایشرک فی حکمه احدا. (کهف) ام لهم شرکاء شرعوا لهم من الدین مالم یأذن به الله (شوریٰ) اتخذوا احبارهم و رهبانهم ارباباً من دون الله (توبه) وغیره

آیات کی روشنی میں شریعت سازی اللہ اکیلے کا حق ہے۔ علماء کا شریعت سازی کرنا شرک ہے۔ اور کیونکہ تقلید کو جو کہ خیر القرون میں نہیں تھی رائج کر کے دین میں داخل کرلیا گیا ہے لہٰذا یہ لوگ شرک کے مرتکب ہوئے ہم ان کو ایسا نہ سمجھیں تو کیا کریں ہم مجبور ہیں۔

پھر تقلید کے ساتھ شریعت سازی مستقل صورت میں مقلدین میں سرایت کرتی چلی گئی۔ (۱) مثلاً شریعت میں امام بنانے کے لئے صرف چار چیزوں کا ذکر تھا یعنی سب سے بڑا قاری۔ اگر سب برابر ہوں تو سنت کا سب سے بڑا عالم۔ اگر اس میں بھی سب برابر ہوں تو ہجرت میں سب سے زیادہ مقدم۔ اگر اب بھی برابری ہو تو عمر میں سب سے بڑا۔ (صحیح مسلم) لیکن انہوں نے اس میں متعدد چیزوں کا اضافہ کیا۔ مثلاً اگر اب بھی برابر ہوں تو وہ۔۔۔۔۔ ورنہ وہ جو سب سے زیادہ خوبصورت ہو۔ جس کی بیوی سب سے زیادہ خوبصورت ہو۔۔۔۔۔۔ ثم الاکبر رأسا والاصغر عضوا (درمختار) (۲) کسی صحیح حدیث سے مرد و عورت کی نماز میں فرق ثابت نہیں ہوتا لیکن انہوں نے دونوں کی نماز کے علیحدہ علیحدہ طریقہ مقرر کئے۔ (۳) سر کے مسح کا طریقہ یعنی تین انگلیاں ملا کر وسط سر سے پیچھے لے جائے اور ہتھیلیوں کو اطراف سر سے واپس آگے لائے۔ انگوٹھے اور انگشت ہائے شہادت اٹھی رہیں گردن کا مسح پشت کف سے کیا جائے۔ یہ تمام طریقہ من گھڑت ہے۔ (۴) گاؤں والے عید کی نماز سے پہلے قربانی کرسکتے ہیں۔ شہر والے بھی شہر سے باہر جانور لیجا کر نماز عید سے پہلے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذبح کرسکتے ہیں۔ (ہدایہ) یہ تمام کی تمام شریعت سازی ہے بلکہ حرام کو حلال کرنے کا حیلہ ہے۔ (۵) کتے کو اٹھا کر نماز پڑھے تو نماز ہوجائیگی (در مختار) (۶) او جامع فی مادون الفرج ولم ینزل توروزہ نہیں ٹوٹتا۔ (در مختار) (۷) نشہ کی حالت میں بیٹی کا بوسہ لیا تو اسکی بیوی اس پر حرام ہوگئی۔ (در مختار)

غرض یہ کہ اس قسم کے ہزارہا مسائل ہیں جس سے کتب فقہ مملو ہیں یہ سب گھڑے گئے ہیں۔ گھڑنا بھی شرک ہے اور ان کو ماننا بھی شرک ہے اور گھڑنے والوں کو خدا بنانا ہے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ امام حق پر تھے لیکن موجودہ مذاہب اور تقلید باطل اور شرک ہے۔ امام ان سب سے قطعاً بری ہیں۔ نہ ان کے یہ مسائل نہ ان کا یہ مسلک ہاں یہ بات اپنی جگہ اٹل ہے کہ ان اماموں میں سے بھی اگر کسی کا قول حدیث کے خلاف ہو تو اس قول کو ماننا شرک ہے۔ امام معذور ہوگا اور مقلد ماخوذ ہوگا۔

(۵) حدیث تو صحیح ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی صبح مومن اور شام تک کافر ہوگا اور شام کو مومن ہوگا اور صبح تک کافر ہوجائے گا۔ لیکن بے موقع و محل استعمال کیا گیا ہے۔ ان الفاظ کے آگے یہ الفاظ بھی ہیں۔ یبیع دینہ لعوض من الدنیا یعنی دین کو دنیا کے مال کے عوض بیچ دیگا (صحیح مسلم) اور کیونکہ آپ کا اہلحدیث ہوجانا اللہ کے لئے ہے نہ کہ دنیا کے لئے لہذا یہ حدیث آپ پر چسپاں نہیں ہوسکتی۔

اہلحدیث کوئی فرقہ نہیں ہے

۶۔ اہلحدیث کوئی فرقہ نہیں ہے نہ اس فرقہ کا کوئی بانی ہے اس فرقہ کی کوئی خاص کتابیں ہیں ان کی کتابیں وہی ہیں جو دین کی اصل ہیں قرآن و حدیث، امام وہی ہے جس کو اللہ نے امام بنایا۔ اللہ کے بنائے ہوئے امام کی موجودگی میں دوسرے امام بنانا اور ان کی تقلید کرنا یہ بھی شرک ہے۔ لوگوں کے لئے امام بنانا اللہ کا کام ہے نہ کہ بندوں کا۔ (یہاں امام سے مراد دینی رہنما ہے نہ کہ خلیفہ یا عالم) قرآن و حدیث کی اتباع کرنے والے ہمیشہ سے ہیں۔ خیر القرون میں ان ہی کی اکثریت تھی اور عہد رسالت میں صرف یہی تھے۔

۷۔ کوئی اہلحدیث تزکیہ نفس کا انکار نہیں کرتا۔ ہاں ان لوگوں کے من گھڑت تصوف و طریقت کا انکار کیا جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرامت ولایت کا معیار نہیں

۸۔ تقلید اول تو علم کا نام نہیں۔ بے علمی کا نام ہے۔ اصول فقہ مثلاً توضیح وغیرہ کی عبارتیں اس پر شاہد ہیں۔ لہذا اللہ کا ولی کبھی جاہل نہیں ہوسکتا۔ دوم تقلید بدعت ہے شرک ہے لہذا کوئی ولی اللہ مقلد بھی نہیں ہوسکتا۔ اب اگر کسی مقلد سے کرامات کا ظہور بھی ہو تو وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ ہندو سادھوؤں سے ہوتا ہے۔ لہذا اگر کوئی مقلد ولی مشہور ہو تو ہم اسکو ولی تسلیم نہیں کریں گے۔ اور اگر وہ واقعی ولی ہو تو اس کو مقلد تسلیم نہیں کریں گے اس لئے کہ اجتماعِ ضدین باطل ہے۔ کرامت ولایت کا معیار نہیں بلکہ اتباع رسول ﷺ ولایت کا معیار ہے۔ میزان کبریٰ امام شعرانی میں ہے "ولایت پر جس کا قدم پہنچ گیا وہ علماء کی تقلید نہیں کرتا (الارشاد ص۲۳۸) مصنفہ ابو یحیی محمد۔

علامہ شیخ کردی اپنے رسالہ میں تحریر کرتے ہیں مشائخ کا طریقہ اتباع سنت اور عدم تقلید ہے۔ (الارشاد ص۲۳۸)

اس قسم کی اور بھی عبارتیں ہیں الارشاد ملاحظہ فرمائیے گا۔

۹۔ اہلحدیث ہی میں اولیاء اللہ ہوئے اور اتنے ہوئے کہ ان کا شمار ناممکن ہے صحابہ کرامؓ، تابعین عظام، ائمہ دین سب کے سب غیر مقلد تھے اور سب کے سب ولی مشہور امام طریقت حضرت امام حسن بصری کیا مقلد تھے؟ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی اہلحدیث تھے اور اہلحدیث ہی کو ناجی فرقہ اور اہل حدیث شمار کرتے تھے۔ (غنیۃ الطالبین) بلکہ انہوں نے حنفیوں کو گمراہ فرقوں میں شمار کیا ہے۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی بھی اہلحدیث تھے وہ رات کو دعا مانگا کرتے تھے۔

اجعلنی فی زمرۃ اہل الحدیث یوم القیامۃ

اے اللہ مجھے قیامت کے دن اہلحدیث کی جماعت میں کیجیو۔ (تذکرۃ الصالحین مصنفہ مولانا شمس الدین اکبر آبادی جلد سوم ص۴۴۹) حضرت نظام الدین اولیاء کا قول مشہور ہے "ابو حنیفہ کہ بود کہ من قول او بمقابلہ قول رسول اللہ می آرم (نظامی بنسری از خواجہ حسن نظامی ص۲۸۴) یعنی ابوحنیفہ کون ہوتے ہیں کہ ان کے قول کو حدیث کے مقابلہ میں پیش کروں۔ غرض یہ کہ ہر معتمد علیہ ولی غیر مقلد تھا۔ کہاں تک لکھوں، رہا یہ کہ وہ مقلد کہلاتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں تو یہ تو مقلدین کا ہمیشہ شیوہ رہا ہے کہ وہ ہر ایک کو بدنام کردیتے ہیں۔ حتیٰ کہ امام ابن تیمیہ اور امام ابن قیم تک کو انہوں نے حنبلی مشہور کردیا۔ شاہ ولی اللہ صاحب اور ان کے خاندان کے چشم و چراغ سب مقلد مشہور ہیں۔

۱۰۔ محمد ہاشم ٹھٹھوی کو سلام کا جواب آنا وغیرہ یہ سب اوہام ہیں ہمارے نزدیک حجت نہیں۔ حجت صرف قرآن و حدیث ہے۔

۱۱۔ یہ اتہام ہے کہ اس جماعت کو انگریزوں نے اسلام میں پھوٹ ڈالنے کے لئے بنایا تھا۔ یہ جماعت سید احمد صاحب اور سید اسماعیل شہید کے زمانے سے ۴۷ء تک انگریزوں سے لڑتی رہی۔ ان کے آخری امیر مولانا فضل الٰہی صاحب پاکستان بننے کے بعد چنبرڑ سے پاکستان چلے آئے۔ جماعت مجاہدین کو توڑ دیا۔ چنبرڑ سرحدی علاقہ میں ایک مقام ہے۔ پورے ڈیڑھ سو سال تک یہ جماعت انگریزوں سے لڑتی رہی پھانسیاں بھی ہوئیں۔ گرفتاریاں بھی ہوئیں۔ کالے پانی بھی بھیجے گئے۔ ہاں احیاء اسلام کا اس زمانہ میں صرف ایک مدرسہ تھا اور وہ دہلی میں تھا۔ اس کے مدمقابل ایک مدرسہ دیوبند میں قائم کیا گیا اس ہی سے تفریق کی بنیاد پڑی اور ڈوبتی ہوئی حنفیت کو سہارا مل گیا۔ اس مدرسہ نے دین کی خدمت تو خاک کی الٹا قرآن و حدیث کو رد کرنے کا مصالحہ تیار کیا۔

۱۲۔ آپ اس مولوی سے یہ ہی مطالبہ کیجئے کہ ان چار اماموں کی تقلید لازم ہونے پر قرآن و حدیث پیش کرے۔ پھر زبان سے نیت کرنے کی حدیث پیش کرے گا۔ گردن کا مسح پشت کف سے کرنے کی حدیث پیش کرے۔ وغیرہ وغیرہ اگر نہ کرسکے تو کہئیے کہ یہ تمہارا مذہب اسلام نہیں۔ تمہارا گھڑا ہوا مذہب ہے لوگوں کی رایوں کا پلندا اور حیاسوز مسائل کا گہوارہ ہے اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے آمین۔

طیب صاحب اور غلام حسین صاحب اور بچوں کو سلام کہیئے گا۔

فقط
مسعود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منجانب

بخدمت جناب محترم مسعود صاحب

السلام علیکم

آپ کا خط ملا بڑی خوشی ہوئی آپ نے جو کچھ سمجھایا وہ میں نے اچھی طرح سمجھ لیا ہے بہترین دلائل سے آپ نے ہر چیز بیان فرما دی ہے۔

آپ کے سارے خطوط ہی بہترین دلائل سے بھرے ہوئے ہیں لیکن آپ کے اس خط میں مجھے جو مزہ آیا وہ بیان نہیں کر سکتا۔ خط پڑھنے کے بعد مجھ پر ایک بے خودی کی کیفیت طاری رہی۔

میری زبردست خواہش ہے کہ میری اور آپ کی خط و کتابت جلد شائع ہوجائے آپکے سارے خطوط اب نعیم صاحب کو کراچی روانہ کررہا ہوں تاکہ جلد کتاب شائع ہوجائے لیکن ایک بات اس خط میں تشنہ رہ گئی ہے وہ یہ ہے کہ اس مولوی نے جو یہ کہا تھا کہ ہم قبلہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے ہیں خدا کی وحدانیت توحید پر ایمان رکھتے ہیں حضور کی رسالت نبوت پر ایمان ہے۔ کلمہ گو ہیں۔ ایمان کی جو شاخیں حدیثوں میں آئی ہیں ان سب پر ہمارا ایمان ہے۔ تو کیا پھر بھی ہم مسلمان نہیں ہیں۔ اور اس کا جواب اس نے مانگا تھا جہاں میں خاموش ہوگیا تھا۔ اس پر بھی روشنی ڈالئے۔ مولوی اشرف جس سے میرا مناظرہ ہوا تھا چند روز ہوئے معلوم ہوا کہ اس نے رفع الیدین شروع کردی ہے وہ اپنے کو اب محقق کہلاتا ہے مجھے یہ سن کر بڑی خوشی ہوئی۔ اتفاق سے دوسرے دن مولوی اشرف غلام اللہ آیا تھا۔ مجھ سے مسجد میں ملاقات ہوئی اس نے کہا کہ میں اب محقق حنفی ہوں۔ اندھا مقلد نہیں ہوں۔ اندھی تقلید کے خلاف ہوں۔ جس طرح مولانا عبدالحی لکھنوی اور ثناء اللہ مرحوم وغیرہ محقق حنفی تھے۔ یہ لوگ بڑے پائے کے محدث تھے لیکن حنفی تھے جیسے ملا علی قاری۔ شاہ ولی اللہ صاحب حنفی وغیرہ کہا کہ اتنے بڑے بڑے محقق بزرگ ہیں جنھوں نے دین تحقیق کیا وہ سب امام اعظم کے ہی مقلد تھے کہا کہ آج کل کے نئے تعلیم یافتہ لوگ دوچار کتابیں پڑھ کر اجتہاد کا دعویٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے لگتے ہیں اور محدث بن جاتے ہیں۔ دنیا کے سارے غیر مقلدوں کو میرا چیلنج ہے جو میرے مقابلے پر آئے گا میں ان کو منہ توڑ جواب دوں گا۔ غیر مقلد جتنے ہیں سب وہابی ہیں۔ میں نے کہا کہ جناب حضرت ثناء اللہ صاحب تو اہل حدیث تھے آپ حنفی کا لقب ان کے نام کے ساتھ کیوں چپکا رہے ہیں کہنے لگا کہ وہ محقق تھے۔

میں نے اس سے بخاری شریف کے بارے میں سوال کیا تو کہنے لگا کہ بخاری شریف کی ساری حدیثوں پر تو ایک آدمی عمل نہیں کرسکتا کیونکہ اس میں بہت سی حدیثیں ضعیف بھی ہیں کہنے لگا کہ بخاری کے دو تین استاد شیعہ تھے اس لئے اس پر شیعوں کا رنگ غالب ہے اس لئے بہت سی حدیثیں شیعوں کو خوش کرنے کے لئے لکھدی ہیں۔ ہم محقق لوگ تحقیق کرنے کے بعد ہی حدیث پر عمل کرتے ہیں کہا کہ حافظ ابن قیم امام ابن تیمیہ ان لوگوں میں اور ہم میں کوئی فرق نہیں ہے ایک بات کا فرق ہے۔ ہم لوگ وسیلہ کے قائل ہیں اور وہ لوگ قائل نہ تھے کہا کہ حضرت خلیل الرحمن صاحب نے ایک کتاب لکھی ہے اور اس کو رد کرنے والوں کے لئے دس ہزار روپیہ انعام مقرر کر رکھا ہے مگر آج تک کسی غیر مقلد سے اس کا جواب بن نہیں پڑا۔ یہ غیر مقلد تو ہمارے مقابلے پر آتے ہوئے ڈرتے ہیں۔ یہ تو صرف جاہلوں کو پھانستے ہیں یہ لوگ عقائد میں پکے وہابی ہیں۔ میں نے کہا کہ جب آپ نے تحقیق کرلیا ہے تو پھر تحقیق کے بعد حنفی کیا معنی! یہ کیا تک ہے؟ کہیں مجسٹریٹ بھی قیدی بن سکتا ہے۔ آپ جب محقق بن گئے تو آپ نے کیا تحقیق کیا مولانا عبدالحیٔ صاحب نے تو یہ تحقیق فرمایا کہ فقہ کی کتابیں جھوٹی حدیثوں سے بھری پڑی ہیں اور بہت سے مسئلے قرآن اور حدیث کے خلاف ہیں کہنے لگا کہ اس کے باوجود وہ حنفی تھے۔ انہوں نے امام اعظم کا دامن نہیں چھوڑا۔ یہ ہے ایمان کی پختگی۔ اس کی بے جا منطق کا کیا جواب ہوسکتا ہے؟ میں دم بخود رہ گیا۔ میری سمجھ میں نہیں آیا کہ کہ حنفیت میں ایسی کیا بات ہے کہ تحقیق کے باوجود بھی آدمی اس سے چپکا رہتا ہے کیا حنفیوں یا مقلدوں کے پاس ایسی کوئی خفیہ چیز موجود ہے کہ جس کی وجہ سے یہ لوگ تحقیق کرنے کے بعد بھی تقلید نہیں چھوڑتے ہیں بلکہ اہل حدیث ہونے کو برا سمجھتے ہیں آپ اس پر کچھ روشنی ڈالئے تاکہ یہ گتھی سلجھ جائے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ خدا نہ خواستہ مجھے کوئی شک اپنے مسلک پر ہوا ہے ہمارا مسلک تو ماشاء اللہ پاک و صاف ہے اور اس سے بہتر کوئی مسلک ہی نہیں اور جب تک انسان اس مسلک پر نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئے گا تب تک اس کا معاملہ مشکوک ہے۔ اور یہ بالکل بجا اور درست بلکہ حقیقت ہی ہے مگر میں ان حنفیوں کی ہٹ دھرمی کی وجہ جاننا چاہتا ہوں کہ تحقیق کے بعد یہ حنفی کیوں کہلاتے ہیں۔ میرے ساتھی طیب صاحب کے دل میں وسوسہ آتا ہے انہوں نے اس کا اظہار مجھ سے کئی دفعہ کیا انہی طیب صاحب کا لڑکا اسی مولوی اشرف کا شاگرد ہے۔ اس مولوی کے گاؤں میں رہتا ہے۔ مولوی اشرف نے اس کو خوب بھر دیا ہے۔ اس لئے اس لڑکے نے باپ کو چھوڑ دیا ہے مولوی کے گوٹھ میں رہتا ہے وہاں طیب کا سارا خاندان باپ وغیرہ سب طیب کے خلاف ہوگئے ہیں گاؤں والے اور ان کے خاندان والے سب ان کو بے دین اور وہابی کہتے ہیں نماز جمعہ کا تارک کہتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ تو ولایتی ماسٹر نواب کے پیچھے چل رہا ہے اور اس نے تجھ کو بے دین کردیا ہے۔ یہاں پر طیب صاحب تو ماشاء اللہ اپنے مسلک پر قائم ہیں لیکن اس وسوسہ کا اظہار انہوں نے کیا تھا جس کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے۔ میں آپ کا ہر خط میاں طیب کو سناتا ہوں وہ بڑے شوق سے سنتے ہیں اس لئے آپ وضاحت سے اس چیز پر روشنی ڈالئے۔

دوران قیام سجاول میں مولوی نور محمد صاحب نے مجھ سے کہا تھا کہ امام ابو حنیفہ کے زمانہ تک حدیثوں کی روایت کرنے والے کم تھے اس کے بعد راوی بڑھ گئے اور راویوں کے بڑھ جانے کی وجہ سے الفاظ حدیث قائم اور محفوظ نہیں رہ سکتے ضرور کمی بیشی ہوجاتی ہے اس لئے ہم حفاظت دین کی خاطر امام صاحب کے قول پر عمل کرتے ہیں اور امام صاحب کے اقوال کو ان کے شاگردوں نے محفوظ کرلیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ہم تقلید کو واجب قرار دیتے ہیں کوئی شخص ہمارے امام کی شان میں بے ادبی کرے گا تو ہم اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھیں گے۔ یہی بات مولوی اشرف نے بھی دہرائی۔ تو کیا ان کی ہٹ دھرمی کا یہی راز ہے۔ اور کیا یہ سچ ہوسکتا ہے۔ سجاول میں میں تبلیغی اجتماعوں میں تقریر کیا کرتا تھا۔ لیکن مولوی نور محمد نے مجھ کو منع کردیا کہ وعظ اور تقریر کرنا ہمارا یعنی عالموں کا کام ہے۔ آپ وعظ و تقریر نہیں کرسکتے آپ کے وعظ اور تقریریں ایمان کیلئے خطرہ ہیں آئندہ سے آپ وعظ اور تقریر نہ کیا کیجئے بلکہ صرف نماز روزے کی تاکید کیا کیجئے۔ مجھے ان کی یہ بات ابھی تک یاد ہے مجھے اس بات سے بڑا دکھ ہوا تھا میں نے ان سے کہا تھا کہ میں بھی تو قرآن اور حدیث ہی کے احکام بتلاتا ہوں۔ انہوں نے کہا تھا کہ آپ خود واقف نہیں ہیں تو دوسروں کو کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بتلائیں گے کیا یہ صحیح ہے کہ ہم کو قرآن و حدیث کے احکام بتلانے کا حق نہیں ہے۔

کل ایک شخص میرے پاس آیا کہنے لگا کہ میں اہل حدیث بننے کے لئے تیار ہوں آپ ایک مسئلہ مجھے بتادیجئے وہ یہ کہ ایک آدمی ہے وہ جنبی ہے اس کا جانور مر رہا ہے۔ نماز کا وقت ختم ہو رہا ہے اب وہ کیا کرے جانور کو ذبح کرتا تو نماز جاتی ہے اگر غسل کرتا ہے پاک ہونے کے لئے تو جانور مرجاتا ہے اس بارے میں حدیث دکھائیے۔ حدیث نہ ملے تو آپ کو پھر فقہ کی طرف آنا پڑے گا۔ جس سے آپ کو فقہ کی اہمیت کا اندازہ ہوجائیگا۔ اس کے ساتھ اور بھی لوگ تھے معلوم ہوتا ہے کہ شرارتاً کسی نے اس کو بھیجا تھا۔ میں نے کہا کہ میں حدیث دیکھ کر بتلاؤں گا اور اگر حدیث میں نہ ملے گا تو پھر اہل ذکر سے پوچھ کر بتلاؤں گا کہ اللہ تعالیٰ یہی حکم ہے اللہ تعالیٰ کا حکم یہ نہیں ہے کہ حنفی فقہ میں ہی دیکھو یا حنفی ہی سے پوچھوں یا شافعی ہی سے پوچھوں جو بھی اہل ذکر ہو اس سے پوچھ کر بتلاؤں گا۔ پھر میں نے کہا کہ آپ کے چہرے پر ڈاڑھی نہیں ہے آپ ڈاڑھی مونڈتے ہیں۔ آپ ڈاڑھی مونڈنے کا حکم فقہ میں بتلادیں میں ابھی حنفی بن جانے کو تیار ہوں۔ آپ نماز نہیں پڑھتے ہیں فقہ میں نماز نہ پڑھنے کی اجازت دکھادیں میں ابھی حنفی ہونے کو تیار ہوں۔ جب آپ نماز نہیں پڑھتے تو پھر جانور کے مرنے کا۔ آپ کو کیا افسوس ہے اور حنفی فقہ جس کا آپ بار بار فریہ ذکر کرتے ہیں کیا چیز ہے کیا وہ کوئی آسمانی کتاب ہے جس کے پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کا ہم کو اللہ اور رسول ﷺ نے حکم دیا ہے۔ ہم تو احکام شریعت کو شریعت کے خزانہ ہی میں ڈھونڈیں گے اور وہ خزانہ قرآن و حدیث ہے یا صحابہ کرامؓ کا عمل دیکھیں گے یا اہل ذکر سے پوچھیں گے پھر وہ لوگ یہ کہہ کر چلے گئے کہ اچھا آپ حدیث دیکھ کر دلیل کے ساتھ جواب دینا۔

میں خیال کرتا ہوں کہ یہ سب ان لوگوں کی شرارت ہے ان سے بات کرنا یا بحث کرنا فضول ہے۔ کیونکہ ان کو اپنی اصلاح تو منظور ہے ہی نہیں۔ تحقیق کرنا ہی نہیں چاہتے خواہ مخواہ فساد کی نیت سے آتے اور پریشان کرتے ہیں اس لئے میں نے اب یہ سوچا کہ خاموش رہنا چاہیئے اور کسی سے کوئی بحث نہیں کرنا چاہیئے۔ چنانچہ کل رات ہی کا قصہ ہے کہ ایک شخص میرے پاس ایک حدیث لے کر آئے کہ دیکھئے جناب یہ حدیث ہے لکھا ہے کہ امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہے۔ میں نے کہا کہ بہت اچھا مبارک ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہنے لگے پھر آپ مت پڑھیئے میں نے کہا میں ضرور پڑھوں گا آپ مجھے کیسے روک سکتے ہیں۔ پھر وہ خاموش ہو گئے۔ میں نے کہا کہ دیکھئے حضرت امام شافعی برحق ہیں وہ پڑھتے ہیں اس لئے میں بھی پڑھتا ہوں۔ آپ شافعی حضرات کو روکئے۔ مالکی حنبلی اہل حدیث سب پڑھتے ہیں جا کر ان سب کو روکئے اور میرا مذہب تو قرآن و حدیث ہے اس لئے میں تو حدیث پر عمل کروں گا آپ کی نرالی منطق پر نہیں چلوں گا۔ پھر وہ چلا گیا چونکہ اس کا ارادہ محض شرارت ہے اس لئے میں نے اس سے ایسی گفتگو کی اس میں فائدہ یہ ہے کہ لوگ شرارت نہیں کریں گے خواہ مخواہ دق نہیں کریں گے۔ آپ میرے نام کے ساتھ اہلحدیث لکھا کیجئے۔ یہ بھی ایک قسم کی تبلیغ ہے یا اگر آپ کی نظر میں لکھنا مناسب نہ ہو تو نہ لکھئے میں انشاء اللہ کل کراچی آؤں گا۔ باقی خیریت، طیب صاحب بھی ساتھ ہوں گے۔ بچے وغیرہ سب کراچی چلے گئے ہیں۔ طیب صاحب غلام حسین صاحب سلام کہتے ہیں۔

فقط

نواب

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

منجانب نواب

بخدمت شریف جناب محترم مسعود صاحب مدظلہ

السلام علیکم!

کچھ دن قبل ایک خط آپ کی خدمت میں روانہ کیا تھا غالباً ملا ہوگا میں طیب صاحب کے ہمراہ کراچی گیا تھا۔ کراچی میں ایک صاحب نے مجھے ایک کتابچہ دیا جس کا نام فیوض الحرمین (مترجم) ہے یہ کتاب حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی لکھی ہوئی ہے۔ قرآن محل (محمد سعید اینڈ سنز) نے شائع کیا ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے تو معاملہ ہی برعکس ہوجاتا ہے۔ بعض باتیں میری سمجھ میں نہیں آتی ہیں۔ ایک اہلحدیث صاحب کو میں نے یہ کتاب دکھائی (کراچی میں) تو انہوں نے یہ فرمایا کہ آپ یہ کتاب فوراً واپس کردیجئے۔ فضول کتاب ہے بے کار ہے۔ ہرگز نہ پڑھیئے وغیرہ۔

میں نے کہا کہ جناب میں اس کا قائل نہیں ہوں میں تو اس کی تحقیق کروں گا کہ آیا یہ حوالہ جات جو اس کتاب میں دیئے گئے ہیں صحیح ہیں یا نہیں اگر میں ایسا کروں گا تو میرے دل میں وسوسہ رہیگا۔ مگر باوجود کوشش کے وہ کتب مجھے دستیاب نہیں ہوسکیں جنکا حوالہ دیا گیا تھا۔ میں بعض باتیں آپ کے مطالعہ کیلئے نقل کر رہا ہوں۔ براہ کرم اس پر روشنی ڈالیئے کہ آیا یہ حوالہ جات صحیح ہیں کیونکہ اگر ان کو صحیح مان لیا جائے تو شاہ صاحب کی دیگر تصانیف غلط ہوجاتی ہیں اور اگر صحیح نہیں ہیں تو اس کا منہ توڑ جواب جلد شائع ہونا چاہیئے تاکہ بندگان خدا تباہی سے بچ جائیں اقتباسات مندرجہ ذیل ہیں۔

فیوض الحرمین مترجم اردو تصنیف حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی۔ مترجم مولانا عابد الرحمن صدیقی کاندھلوی۔

حکیم الامت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی امام ابوحنیفہ کے مقلد تھے اور مسائل فروعیہ میں قطعاً حنفی تھے۔ خود ہی مقلد نہیں تھے بلکہ ان کا کہنا ہے کہ مقلد ہی رہنے پر جناب رسول اللہ ﷺ نے تین وصیتوں میں سے ایک وصیت چاروں مذاہب کے ساتھ مقلد رہنے کی فرمائی ہے اور اس بات کی کہ ان سے باہر نہ ہوں اور ان میں بقدر طاقت ہم آہنگی پیدا کروں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(فیوض الحرمین)

ان مذاہب اربعہ میں سے خاص کر مذہب حنفی کو اپنانے اور حنفی بننے کی حضرت شاہ ولی اللہ کو جناب رسول اللہ ﷺ نے ہدایت فرمائی ہے

ایاک ان تخالف القوم فی الفروع فانه تناقض لمراد الحق (فیوض الحرمین)

"خبردار فروعات میں قوم کی مخالفت سے بچنا کیونکہ یہ مراد حق کے خلاف ہے"۔

یہ حضرت شاہ صاحب کی اپنی شہادت ہے کہ میں حنفی ہوں اور اس سے بڑھ کر اور کیا شہادت ہو سکتی ہے۔ مشہور غیر مقلد عالم نواب صدیق حسن خان فرماتے ہیں کہ ان کا سارا طریقہ حنفی تھا اور شریعت فقہ ہے اور اسی پر سلف اور خلف رہے ہیں فی ذکر الصحاح السنتہ نواب صاحب نے صرف یہ نہیں بتایا کہ شاہ ولی اللہ حنفی تھے بلکہ یہ بھی بتادیا کہ ایسے دو شخص اس میں متفق نہیں کہ جن کا قلب ایمان سے مطمئن ہے بلکہ پورے خاندان شاہ ولی اللہ، شاہ عبدالعزیز، شاہ عبدالحق اور شاہ اسماعیل شہید کے بارے میں فرمادیا کہ لوگ ان ہستیوں کو وہابی کہتے ہیں حالانکہ یہ گھرانہ سارا کا سارا حنفی ہے۔ "ہم بیت علم الحنفیہ" ایک بات پر اور وضاحت کے ساتھ فرماتے ہیں "خاندان او حنفی بود"

شاہ محمد اسماعیل شہید اور شاہ عبدالحی اس خاندان کے چشم و چراغ اور مولانا سید احمد بریلوی کے مریدین میں سے ہیں۔ سید صاحب اور ان کے صاحبین کے بارے میں انگریز کی ناپاک سیاست نے دوسرے الزامات کے علاوہ یہ بھی الزامات لگائے ہیں کہ وہ حنفی نہیں ہیں امام ابوحنیفہ کے مقلد نہیں ہیں۔ سید صاحب نے اس الزام کی تردید کرتے ہوئے ایک بیان میں اپنا اور اپنے ساتھیوں کا مسلک ظاہر کیا ہے کہ آباء و اجداد سے حنفی المسلک ہیں۔ حضرت مولانا قاری عبدالرحمن پانی پتی کشف الحجاب میں تحریر فرماتے ہیں کہ شاہ عبدالعزیز اور شاہ محمد اسحق حنفی تھے اور شہید بھی سنی حنفی تھے۔ غرض کہ شاہ صاحب کے خاندان کا ایک ایک فرد حنفی تھا مقلد تھا اور مقلد بھی امام ابوحنیفہ النعمان کے تھے۔ غیر مقلد عالم عبدالرحمن مبارکپوری نے اپنی کتاب تحقیق الکلام میں حضرت شاہ صاحب کو حنفی تسلیم کیا ہے۔

ان حقائق کی روشنی میں شاہ صاحب کو غیر مقلد بتلانا علم کی دنیا میں بہت بڑی غیر ذمہ دارانہ بے باکی ہے۔ ہندوستان میں امام ابوحنیفہ کی تقلید واجب ہے۔ شاہ صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے صرف اسی چیز پر اکتفا نہیں کیا کہ تقلید شخصی واجب ہے بلکہ یہ بھی واضح فرمادیا کہ مذاہب تو چار ہیں اور چاروں حق ہیں مگر ہندوستان میں صرف امام ابوحنیفہ کی تقلید واجب ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں جب انسان بے علم ہندوستانی شہروں اور ماوراء النہر کا رہنے والا ہو وہاں کوئی عالم شافعی، مالکی، حنبلی نہ ہو تو اس پر امام ابوحنیفہ کی تقلید واجب ہے۔ اور امام ابوحنیفہ کے مذہب سے نکلنا حرام ہے کیونکہ اس وقت وہ اپنی گردن سے شریعت کا پٹہ نکال دیتا ہے اور وہ بے کار و مہمل رہ جائے گا۔ حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ فقہ حنفی میں صرف شخصی رائے نہیں ہے بلکہ یہاں امام ابوحنیفہ کے ساتھ امام ابویوسف اور امام محمد بھی ہیں اور یہ دونوں امام صاحب کے شاگرد ہیں ان تینوں میں سے جس کا قول ارشاد نبوت کے زیادہ قریب ہو اسی پر فتویٰ ہے اور بس۔ اگر کسی مقام پر یہ تینوں خاموش ہوں تو احناف میں سے کسی کے قول کو اپنالیا جائے اسی کا نام حنفیت ہے اور شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ یہ بات میری خود تراشیدہ نہیں ہے بلکہ مجھے جناب رسول اللہ ﷺ نے بتلایا ہے کہ مذہب حنفی میں بہترین طریقہ ہے (فیوض الحرمین) اور شاہ صاحب ہی فرماتے ہیں کہ امام بخاری اور دوسرے محدثین کی جمع کردہ احادیث کے حنفیت ہی زیادہ قریب ہے۔

هي اوفق الطرق بالسنة المعروفة التي جمعت و نفعت في زمان البخاري و اصحابه (فيوض الحرمين)

یہی کتاب فیوض الحرمین جس پر چند سطور بطور مقدمہ لکھی جارہی ہیں جس کے ترجمہ کرنے کی سعادت اللہ تعالیٰ نے مولانا کو عطا فرمائی ہے شاہ صاحب نے اسی کتاب کے اختتام پر مذاہب کی حقیقت سے بحث کی ہے پہلے مذہب کی حقیقت کا مطلب بتلایا ہے کہ

معنى حقيقة المذهب ان تكون احكامه مطابقة لماقاله رسول الله صلى لله عليه وسلم و لما كان عليه القرون المشهود لها.
(فيوض الحرمين)

اس کے بعد مفصلاً تحریر فرماتے ہیں کہ جب یہ تمہید ہوچکی تو اب پتے کی بات بھی سنو وہ یہ کہ مجھے نظر آیا کہ حنفی مذہب میں ایک بڑا گہرا بھید دیکھ لیا کہ مذہب حنفی کا آج دوسرے مذاہب کے بارے میں پلڑا بھاری ہے۔ (فیوض الحرمین)

میں چاہتا ہوں کہ اس کا جواب ضرور لکھا جائے ورنہ نئے لوگ اس کو پڑھ کر گمراہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوجائیں گے اس کا جواب آپ ضرور لکھیں اس تحریر کے پڑھنے کے بعد تو مجھے تقلید سے اور نفرت بھی ہوگئی۔ میں گنہگار انسان ہوں اپنے سارے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں اللہ تعالی ہی مشکل آسان فرماسکتے ہیں ان کے پاس کوئی کمی نہیں ہے آپ سے دعا کا طالب ہوں میری طرف سے اہل حدیث حضرات کی خدمت میں سلام عرض ہے۔

خادم

نواب

ww.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منجانب مسعود

بخدمت مخدومی مکرمی جناب نواب صاحب

السلام علیکم

چک لالہ مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۶۲ء

آپ کا خط ملا۔ آپ نے لکھا تھا کہ میں کراچی جارہا ہوں اس لئے میں نے قصداً جواب میں تاخیر کی۔ اب آپ کا دوسرا خط ملا آپ کا واپس آنا معلوم ہوا۔ آپ تو غالباً موسم گرما کی تعطیلات میں گئے ہوں گے پھر اتنی جلدی کیوں واپس آ گئے۔

اب آپ کے سوالات کا جواب لکھتا ہوں و باللہ التوفیق

(۱) مولوی صاحب نے کہا تھا کہ ہم قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں اللہ کی وحدانیت پر ہمارا ایمان ہے۔ حضور ﷺ کی رسالت پر ایمان ہے وغیرہ وغیرہ تو کیا پھر بھی ہم مسلمان نہیں ہیں؟

بہت سے کلمہ گو بھی مشرک ہوتے ہیں

اس سوال کا جواب میں نے اس خط میں دیا تھا غلطی ہوئی کہ میں نے اوپر سوال نقل نہیں کیا تھا۔ خیر اب پھر لکھتا ہوں۔

جواب: جی ہاں! ان سب باتوں کے باوجود بھی آپ مسلمان نہیں ہیں اس لئے کہ آپ شرک کے مرتکب ہیں۔ قرآن مجید کی آیت ہے

و مایؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون

یعنی بہت سے لوگ اللہ پر ایمان لانے کے باوجود بھی مشرک ہوتے ہیں۔ (سورہ یوسف)

دوسری آیت میں ارشاد باری ہے۔

الذین آمنوا و لم یلبسوا ایمانھم بظلم اولئک لھم الامن و ھم مھتدون. (انعام)

جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ مخلوط نہیں کیا ان ہی کے لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امن ہے اور وہی ہدایت پر ہیں۔ جب یہ آیت اتری تو صحابہ کرامؓ بہت گھبرائے کہ ہم میں ایسا کون ہے جو ظلم سے بالکل محفوظ ہو۔ اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی

ان الشرک لظلم عظیم

بے شک شرک ظلم عظیم ہے۔ (صحیح بخاری) یعنی اس آیت میں ظلم سے مراد شرک ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ امن و ہدایت ان کے حصے میں ہے جو ایمان لانے کے بعد شرک نہ کریں اور کیونکہ آپ کلمہ گو ہونے کے باوجود شرک کرتے ہیں لہذا نتیجہ ظاہر ہے۔

تقلید بدعت ہے یہ دین میں اضافہ ہے۔ دین میں کمی بیشی اللہ کا کام ہے کیونکہ آپ نے تقلید کو داخل فی الدین کیا۔ اس کو واجب قرار دیا۔ لہذا آپ شرک کے مرتکب ہوئے۔ آپ کے ہاں شریعت سازی ہوئی۔ مسائل گھڑے گئے۔ مثلاً

(۱) چوہا کنوئیں میں گر جائے تو اتنے ڈول نکالو۔

(۲) ایک درہم سے کم نجاست غلیظ معاف ہے۔ نماز ہو جائے گی۔

(۳) شہر والے نماز عید سے پہلے اس طرح قربانی کر سکتے ہیں کہ جانور کو شہر کے باہر لے جا کر ذبح کر دیں وغیرہ وغیرہ۔ اور کیونکہ آپ ان مسائل کو واجب التعمیل تسلم کرتے ہیں لہذا

ام لھم شرکوء شرعوا لھم من الدین مالم یاذن بہ اللہ

(شوریٰ) کے ماتحت شرک کے ماتحت ہوئے۔

الف: آپ لوگ احادیثِ صحیح کے خلاف اپنے مذہب کو تسلیم کرتے ہیں مثلاً حدیث میں ہے کہ جو شخص صبح کی نماز کی ایک رکعت طلوع آفتاب سے پہلے پا لے اسے نماز مل گئی۔ (صحیح بخاری) لیکن آپ کے مذہب میں ہے کہ وہ نماز نہیں ہوتی اس سے بڑا شرک اور کفر کیا ہوگا۔ اس قسم کے بے شمار مسائل ہیں۔

ب: سوال مرقومہ بالا میں جو باتیں وارد ہوئی ہیں ان سب باتوں پر بریلویوں، مرزائیوں، رافضیوں، منکرینِ حدیث اور جملہ فرق باطلہ کا اتفاق ہے تو کیا وہ سب بھی مسلمان ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقلد محقق نہیں ہوسکتا

۲۔ مولوی اشرف علی صاحب نے کہا کہ میں محقق حنفی ہوں، اندھا مقلد نہیں ہوں جس طرح مولانا عبدالحئی اور مولانا ثناء اللہ ملا علی قاری شاہ ولی اللہ صاحب محقق حنفی تھے۔ غیر مقلد جتنے ہیں سب وہابی ہیں دنیا کے سارے مقلدوں کو میرا چیلنج ہے۔

جواب: مندرجہ بالا اقتباسات سے ظاہر ہوا کہ وہ محقق بھی ہیں اور مقلد بھی یعنی مجموع ضدین ہیں۔ تقلید کی تعریف:

التقليد اتباع الانسان غيره فيمايقول او يفعل معتقد الحقيقة فيه من غير نظر و تامل فی الدليل كان هذا المتبع جعل قول الغير او فعله قلادة فی عنقة من غير مطالبة الدليل. (حاشيه حسامی)

تقلید دوسرے انسان کے قول و فعل کی پیروی کا نام ہے اس اعتقاد کے ساتھ کہ وہی حقیقت ہے بغیر اس کے کہ وہ خود دلیل کو دیکھے اور اس میں غور کرے گویا یہ مقلد ایسا ہے کہ اس نے غیر کے قول یا فعل کو اپنی گردن کا قلادہ (پٹہ) بنالیا ہے۔ بغیر اس بات کے کہ وہ دلیل کا مطالبہ کرے۔

(۲) التقليد العمل بقول الغير من غير حجة

تقلید دوسرے شخص کی بات پر بغیر دلیل جانے عمل کرنے کا نام ہے۔ (مسلم الثبوت) فقہ کی تعریف:

العلم بالاحكام الشرعية عن ادلتها

یعنی احکام شرعی کو تفصیلی دلائل کے ساتھ جاننا (مسلم الثبوت) قریب قریب یہی الفاظ توضیح میں بھی ہیں۔ فقہ کی تعریف دوسرے لفظوں میں

معرفة النفس مالها و ماعليها

انسانی فرائض کی معرفت (توضیح)

فالمعرفة ادراک الجزئيات عن دليل فخرج التقليد

اور معرفت کے معنی ہیں کہ مسائل کو دلیل سے سمجھا جائے پس تقلید اس علم (فقہ) سے خارج ہے۔ (توضیح) یعنی مقلد کو دلائل کی معرفت نہیں ہوتی لہذا وہ فقیہ یعنی عالم نہیں ہوسکتا

لايقال على المقلد لتقصيره عن الطاقة

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی فقیہ کا لفظ مقلد کے لئے نہیں بولا جاسکتا اس وجہ سے کہ وہ دلائل کی معرفت کی طاقت نہیں رکھتا۔ (توضیح) تقلید اور فقہ کی تعریف سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ مقلد علم سے کورا ہوتا ہے اس کو فقیہ نہیں کہہ سکتے لیکن محقق کے لئے دلائل کی معرفت کا ہونا ضروری ہے ورنہ وہ محقق کس بات کا۔ لہذا جونہی دلائل کی معرفت اسے حاصل ہوئی وہ مقلد نہیں رہا لہذا ایک ہی شخص مقلد بھی ہو اور محقق بھی کبھی نہیں ہوسکتا۔ اجماع ضدین باطل ہے۔ (توضیح مسلم الثبوت حسامی حنفی اصول فقہ کی کتابیں ہیں۔ فقہ کی کتابیں دوسری ہیں)

بہت سے علماء اہلحدیث کو مقلدین نے مقلد مشہور کردیا ہے۔

اور لوگ تو خیر حنفی مشہور ہیں لیکن مولانا ثناء اللہ صاحب رحمہ اللہ علیہ کو حنفی کہنا انصاف کا خون کرنا ہے ساری زندگی ان کی تقلید کی تردید میں گزری اور پھر بھی وہ حنفی ہیں۔ ایں چہ بوالعجی است۔ بہرحال اس بات سے اتنا تو ثابت ہوا کہ کوئی شخص کتنا ہی بڑا غیر مقلد کیوں نہ ہو یہ اسے مقلد بنائے بغیر نہیں چھوڑتے۔ ہزارہا علماء دین ایسے ہیں جو غیر مقلد تھے لیکن سب مقلد مشہور ہیں۔ شاہ ولی اللہ صاحب ار مولانا عبدالحیٔ کا اہلحدیث ہونا خود ان کی عبارتوں سے ظاہر ہے اب بھی اگر کوئی ان کے مقلد ہونے پر مصر ہے تو خیر ہم اس کے اصرار سے اسکو تسلیم بھی کرلیں تو ہم پر اس کا کیا اثر ہوگا مقلدین کی فہرست میں ایک دو کا اور اضافہ ہوجائیگا لیکن ہمارا اصول جہاں ہے وہیں رہے گا کہ واجب الاطاعت صرف قرآن و حدیث ہے کوئی مانے یا نہ مانے۔

۳۔ ثناء اللہ صاحب نے فرمایا کہ بخاری شریف کی ساری حدیثوں پر تو ایک آدمی عمل نہیں کرسکتا کیونکہ اس میں ضعیف حدیثیں بھی ہیں۔

جواب: کیا ثبوت ہے کہ یہ قول مولانا ثناء اللہ کا ہے ان کی سینکڑوں تصنیفات ہیں لیکن کہیں انہوں نے یہ نہیں کہا کہ صحیح بخاری میں ضعیف احادیث بھی ہیں۔ یہ ہوسکتا ہے کہ انہوں نے منسوخ کہا ہو اور یہ ضعیف سمجھے ہوں۔ اس لئے کہ منسوخ کا ذکر تو آسکتا ہے لیکن عمل ناسخ پر کیا جاتا ہے عمل منسوخ پر نہیں ہوتا اور یہ کوئی اعتراض کی بات نہیں۔ مثلاً صحابہ کے شراب پینے کا واقعہ اور پھر شراب کی حرمت کا نازل ہونا تو بے شک یہاں صرف حرمت پر عمل ہوگا نہ شراب پینے لگ جائیں۔ کوئی جاہل یہ بات کہہ سکتا ہے کہ منسوخ پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمل بھی کرنا چاہیئے۔

صحیح بخاری میں تو صرف سات ہزار احادیث ہی ہیں۔ مسند امام احمد میں تو پچاس ہزار احادیث ہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے کوئی حدیث نہیں لکھی جب تک اس پر عمل نہیں کیا حتیٰ کہ پچھنے بھی لگوائے اور پھر پچھنے لگانے کی حدیث بیان کی اب اگر پچاس ہزار احادیث پر ایک آدمی عمل کر سکتا ہے تو سات ہزار پر عمل کرنا کیا مشکل ہے۔ پھر یہ لازم ہی کب ہے کہ ہر حدیث پر عمل کیا جائے تو نجات ہوگی۔

مثلاً رسول اللہ ﷺ قرض لیا کرتے تھے اب اگر کوئی شخص ساری عمر قرض نہ لے تو کیا وہ گنہگار ہے یا پچھنے نہ لگوائے تو وہ مجرم ہے۔ یا لوکی کھانے کا اسے اتفاق نہ ہو تو اس کا اسلام ناقص ہے۔

۴۔ امام بخاری کے دو تین استاد شیعہ تھے۔ اس لئے ان پر شیعیت کا رنگ غالب ہے۔ انہوں نے بہت سی حدیثیں شیعوں کو خوش کرنے کے لئے لکھ دی ہیں۔

جواب: یہ بہتانِ عظیم ہے کیا صحیح بخاری میں ازواجِ مطہراتؓ صدیق اکبرؓ، عمر فاروق رضی اللہ عنہم کے فضائل نہیں ہیں۔ کیا صحیح بخاری میں شیعوں کے مسائل کی تردید نہیں ہے۔ مثلاً وضو میں پیر دھونے کو بڑے شدومد سے ثابت کیا ہے۔ حضرت علیؓ کے فضائل کا ذکر اگر شیعیت ہے تو سبحان اللہ ہم سب کو مبارک ہو ہم بھی سب شیعہ ہیں۔ امام نسائی کو تو فضائل علی بیان کرنے پر مارا گیا۔ غرض یہ کہ اگر کوئی استاد حب علیؓ میں غلو کرتا ہے یا ان کو افضل ترین امت سمجھتا ہے لیکن اور کوئی بیہودگی نہیں کرتا۔ کسی کی شان میں گستاخی کو کفر سمجھتا ہے۔ سچ بولتا ہے اور سچ کی حمایت کرتا ہے۔ تو ایسا شخص اگر شیعہ کہلائے تو کیا اس کی بات نہیں مانی جائے گی۔ خصوصاً اس صورت میں کہ اس کی بات کی تائید دوسری احادیث سے بھی ہوتی ہے۔ اگر امام بخاری کا کوئی اس قسم کا استاد ہو تو مضائقہ نہیں۔ آخر امام ابو حنیفہ بھی تو مرجیہ مشہور ہیں اور ان ہی کی خاطر احناف کو مرجیوں کی دو قسمیں کرنی پڑی ہیں۔ مرجیہ اہل سنت، مرجیہ اہل بدعت اگر کوئی شخص اس قسم کا ہو کہ اہل سنت ہوتے ہوئے تفضیل علی کا قائل ہو تو کیا شیعوں کی دو قسمیں نہیں ہو جائیں گی شیعہ اہل سنت، شیعہ اہل بدعت۔ یہ ہے تفصیل اس بات کی کہ امام بخاری کے دو تین استاد شیعہ تھے۔ در حقیقت وہ شیعہ تھے نہیں ہاں مشہور کردیئے گئے یا کسی نے محض تعصب یا عدم تحقیق سے شیعہ کہہ دیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بات قطعاً غلط ہے کہ امام بخاری گمراہ فرقوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں سے احادیث اخذ کرتے تھے اور انہیں حجت سمجھتے تھے۔

۵۔ "علامہ ابن تیمیہ اور حافظ ابن قیم میں اور ہم میں کوئی فرق نہیں"

جواب: یہ محض جھوٹ ہے۔ وہ سخت قسم کے غیر مقلد تھے وہ علم دین کے آفتاب و مہتاب تھے۔ کجا وہ اور کجا یہ حافظ ابن قیم کی کتاب اعلام الموقعین تقلید کی تردید سے مالامال ہے اور وہ شاگرد ہیں علامہ ابن تیمیہ کے۔

۶۔ کیا حنفیوں مقلدوں کے پاس ایسی کوئی خفیہ چیز ہے کہ جس کی وجہ سے یہ لوگ تحقیق کرنے کے بعد بھی تقلید نہیں چھوڑتے۔

تقلید کیوں نہیں چھٹتی

جواب: حقیقت یہ ہے کہ وہ تقلید نہیں چھوڑتے ہیں لیکن اس کا اظہار آپ کے سامنے نہیں کرتے یعنی وہ آپ سے بغض رکھنے کی وجہ سے اپنی کمزوری کو آپ کے سامنے پیش کرکے آپ کو خوش کرنا نہیں چاہتے۔ اس کو وہ اپنی شکست کے مترادف سمجھتے ہیں۔ ان کا دل جو کچھ جانتا اور مانتا ہے وہ زبان پر نہیں آتا۔ وہ جان بوجھ کر حق کی مخالفت کرتے ہیں جس طرح یہودی رسول اللہ ﷺ کو بخوبی پہچاننے کے بعد بھی آپ کی مخالفت کرتے تھے نہ وہ اس حقیقت کا اعتراف عوام کے سامنے کرسکتے ہیں۔ کیونکہ انہیں عوام سے خوف ہوتا ہے ان سے ان کے دنیاوی فائدے وابستہ ہوتے ہیں جو اعتراف کے بعد کالعدم ہوجاتے ہیں گویا اس طرح بفحوائے آیات کریمہ آخرت کے بدلے دنیا کو خرید رہے ہیں۔ جس طرح بادشاہ ہرقل سوم نے رسول اللہ ﷺ کو پہچان لیا۔ آپ کے پاس پہنچنے اور آپ کے پیر دھونے کی تمنا کی لیکن حکومت جانے کے خوف سے ایمان قبول نہیں کیا۔ اور اسلامی فوجوں کے خلاف نبرد آزما ہوتا رہا۔ شاہ ولی اللہ صاحب نے اس کا جواب بہت خوب دیا ہے وہ لکھتے ہیں۔

ترجمہ: جب یہ معلوم ہوجائے کہ حدیث منسوخ نہیں ہے اور ایک جم غفیر علماء کا اس پر عمل کرتا ہے اور اس کا مخالف صرف قیاس یا اجتہاد سے کوئی بات کہتا ہے تو ایسی حالت میں حدیث کی مخالفت کرنے کا کوئی سبب نہیں۔ الا نفاق خفی ارحمق جلی سوائے خفیہ نفاق کے یا ظاہر حماقت کے۔ (عقد الجید)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ابو حنیفہ کی جمع کردہ احادیث کہاں گئیں

۷۔ امام ابو حنیفہ کے زمانہ تک حدیث کے روایت کرنے والے کم تھے بعد میں راوی بڑھ گئے لہذا الفاظ قائم اور محفوظ نہ رہ سکے ضرور کمی بیشی ہوئی اسی لئے ہم امام صاحب کے اقوال پر عمل کرتے ہیں اور امام صاحب کے اقوال کو ان کے شاگردوں نے محفوظ کرلیا تھا یہی وجہ ہے کہ ہم تقلید کو واجب قرار دیتے ہیں۔

جواب: راویوں کے بڑھ جانے سے حدیث غیر محفوظ نہیں ہوتی مثلاً اگر کسی حدیث کو ہم اپنی سند سے سند کو رسول اللہ ﷺ تک پہنچائیں۔ تو یہ ضرور ہے کہ ہمارے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان تقریباً بیس پچیس راوی ہوں گے لیکن وہ روایت غیر محفوظ کیسے ہوجائے گی جبکہ وہ امام مالک، امام بخاری، امام مسلم کی کتابوں میں محفوظ ہے۔ اگر امام صاحب کے زمانے میں احادیث محفوظ تھیں تو پھر وہ غیر محفوظ کیسے ہوسکتی ہیں اور اگر محفوظ نہیں تھیں اور امام صاحب اور ان کے شاگردوں نے بھی محفوظ نہیں کیں اور بعد میں راویوں کی کثرت کے باعث وہ ضائع ہوگئیں تو کیا یہی وہ اسلام ہے جس پر ہمیں اور ان کو ناز ہے۔ افسوس کہ امام صاحب کے شاگردوں نے امام صاحب کے اقوال کو تو محفوظ کیا اور احادیث کو ضائع ہونے دیا۔ اگر ہم اس کو تسلیم بھی کرلیں تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ صحیح بخاری کی احادیث غیر محفوظ ہیں حالانکہ علماء احناف نے متفقہ طور پر اسے تسلیم کیا ہے۔ حتیٰ کہ مولانا انور شاہ صاحب نے تو اس کے قطعی الصحت ہونے کا اعتراف کیا ہے جو ان کی کتاب شرح صحیح بخاری میں موجود ہے۔

۸۔ کیا ہم کو قرآن و حدیث کے احکام بتلانے کا حق نہیں ہے نور محمد صاحب نے فرمایا کہ سوائے عالموں کے کوئی تقریر نہیں کرسکتا۔

جواب: کیوں نہیں ہے۔ ہاں تقریر کرنے کا حق صرف دو آدمیوں کو حاصل ہے۔ امیر کو یا مامور کو۔ لیکن یہ نہ یہاں کوئی امیر ہے نہ مامور ہے لہذا ہر شخص کو بلغوا عنی پر عمل کرنے کا حق حاصل ہے۔ جب خلافت قائم ہوجائیگی تو پھر دیکھا جائے گا کیونکہ مولوی نور محمد صاحب نہ امیر ہیں نہ مامور لہذا انہیں بھی تقریر کا حق نہیں پہنچتا گویا وہ بھی حدیث کے خلاف تقریر کرتے ہیں۔

۹۔ ایک آدمی جنبی ہے۔ اس کا جانور مر رہا ہے۔ نماز کا وقت ختم ہورہا ہے۔ اب وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا کرے۔

جواب: ہمارے اسلاف رحمہم اللہ تو یہ پوچھتے تھے کہ کیا ایسا ہوا ہے اگر وہ کہتے کہ نہیں تو جواب دیتے کہ جاؤ جب ایسا ہوا تو سوال کرنا میں کہتا ہوں یہ مسئلہ فرضی ہے نہ ایسا ہوا ہے نہ انشاء اللہ آئندہ ہوگا جب اللہ نے اس مسئلہ کے حل کرنے کیلئے کوئی قانون ہمیں نہیں دیا تو ہمیں کیا حق ہے کہ پہلے مسئلہ گھڑیں اور پھر اس کا جواب گھڑیں گویا ہم قانون ساز ہیں کہ کوئی قانون وضع کردیں اور جب کسی شخص کو ایسا معاملہ پیش آئے تو ہمارے وضع کردہ قانون پر عمل کرے۔ یہ شریعت سازی انہی کو مبارک ہو ہمارا تو صرف اتنا کام ہے کہ قرآن یا حدیث میں اس مسئلہ کا حل ہو تو جواب دیدیں ورنہ خاموش رہیں۔

ہم کیوں اپنے آپ کو قانون ساز بنا کر گنہگار ہوں جس کو ایسا معاملہ پیش آئے گا وہ جانے اس کا ایمان اور اجتہاد جانے جو اس کی سمجھ میں آئے وہ خلوص کے ساتھ کرے وہ انشاء اللہ مجرم نہیں ہوگا لیکن اگر وہ ہمارے گھڑے ہوئے قانون پر عمل کرتا ہے تو مشرک ہوگا لہذا ہم تو ایسے فضول مسائل سے اجتناب کرتے ہیں۔

رائے اور فتویٰ بازی کی مذمت

آپ انکی شرارتوں سے نہ گھبرائیے استقامت سے گامزن رہیے آپ اگر خاموش ہوگئے تو تبلیغ رک جائیگی آپ اللہ کے بھروسہ پر کام جاری رکھیے گا۔ اللہ آپ کی مدد فرمائے گا۔

ان تنصروا اللہ ینصرکم و یثبت اقدامکم (سورۃ محمد)

انکی شرارت بے شک آپ کو ناگوار گذرتی ہے لیکن اسی میں بہتری ہے

عسی ان تکرھوا شیئا و ھو خیر لکم

ہوسکتا ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور وہ تمہارے لئے بہتر ہو۔ (بقرہ)

آپ اگر کسی وقت بحث میں خاموش بھی ہوجائیں تو اس سے مغموم نہ ہوں اس لئے کہ آپ نے کب کہا کہ میں عالم ہوں۔ ہمہ داں ہوں ذیل میں دارمی شریف کے حوالے سے صحابہ کرامؓ اور ائمہ تابعین کے کچھ اقوال نقل کررہا ہوں وہ سوالات کیلئے آپ کے کام آئیں گے۔ ان سے اندازہ ہوگا کہ ہمارے ائمہ کرام کتنے سادہ لوگ تھے۔ فقہی موشگافیاں وہاں نہیں تھیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱- عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں جب تم ہم سے کوئی بات قرآن یا حدیث کی پوچھو گے تو ہم بتائیں گے اور نئی باتیں جو تم نے نکالی ہیں وہ ہماری قدرت سے باہر ہیں۔

۲- قتادہ مشہور تابعی امام فرماتے ہیں میں نے تیس برس سے کوئی بات اپنی رائے سے نہیں کہی۔

۳- امام ابوہلال تابعی فرماتے ہیں "میں نے چالیس برس سے کوئی بات اپنی رائے سے نہیں کہی"

۴- حضرت امام عطاء فرماتے ہیں "مجھے اللہ سے شرم آتی ہے کہ دنیا میں میری رائے کی فرمانبرداری کی جائے" انہی امام عطاء کے متعلق امام ابوحنیفہ نے فرمایا تھا کہ میں نے ان سے بہتر آدمی نہیں دیکھا۔

۵- حضرت عبداللہ بن عمرؓ فتویٰ دینے سے زیادہ یہ کہتے تھے کہ میں نہیں جانتا۔

۶- عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں "فتویٰ صرف قرآن و حدیث سے دو۔ ان کے علاوہ کوئی بات کرو گے تو خود بھی ہلاک ہو گے اور دوسروں کو بھی ہلاک کرو گے"

۷- عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں "جو شخص تمام مسئلوں میں فتویٰ دے وہ دیوانہ ہے"

۸- امام شعبی فرماتے ہیں "میں نہیں جانتا کہنا آدھا علم ہے اگر قیاس کرو گے تو حلال کو حرام اور حرام کو حلال کرو گے۔

۹- حضرت علیؓ فرماتے ہیں جب مجھ سے کوئی بات پوچھی جائے جو میں نہیں جانتا تو اُس بات میں کلیجہ کیلئے سب سے زیادہ ٹھنڈی بات یہ ہے کہ میں کہوں اللہ اعلم۔

۱۰- امام شعبی فرماتے ہیں "اگر لوگ حدیث رسول ﷺ سنائیں تو اس کو اختیار کرو اور جو بات اپنی رائے سے بتائیں تو اس کو پاخانے میں ڈالدو۔

۱۱- امام محمد بن سیرین فرماتے ہیں میں تجھ سے حدیثِ رسول بیان کرتا ہوں اور تو یہ کہتا ہے کہ فلاں فلاں یہ کہتے ہیں اب تجھ سے بات نہ کروں گا"

۱۲- حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں "میں حدیث بیان کرتا ہوں تو اس میں قرآن کے ساتھ اشارے کرتا ہے رسول اللہ ﷺ تجھ سے زیادہ قرآن جانتے تھے۔ آخر میں رسول اللہ ﷺ کے ارشاد گرامی پر اسے ختم کرتا ہوں" آپ فرماتے ہیں "جس کو فتوی دینے پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادہ جرأت ہے اسکو دوزخ پر زیادہ جرأت ہے" (دارمی)

اب آپ کے دوسرے خط کا جواب لکھتا ہوں آپ نے جو عبارتیں نقل کی ہیں وہ فیوض الحرمین کی تو معلوم نہیں ہوتیں بلکہ مترجم کی لکھی ہوئی معلوم ہوتی ہیں کیونکہ اگر فیوض الحرمین کی ہوتیں تو مضمون اس طرح ہوتا کہ میں مقلد ہوں حالانکہ عبارت میں اس طرح ہے کہ "شاہ صاحب مقلد تھے" اب یہ بتائیے کہ مترجم نے اپنی طرف سے لکھا ہے یا شاہ صاحب کی کسی کتاب کا حوالہ دیا ہے؟ نواب صدیق حسن کا حوالہ اگر صحیح ہے تو نواب صاحب کو غلط فہمی ہوئی۔ میں شاہ ولی اللہ صاحب، شاہ عبدالعزیز، اور شاہ اسماعیل صاحب تینوں کو ان کی عبارت سے غیر مقلد ثابت کرسکتا ہوں۔ پھر نواب صاحب کی کتاب کا حوالہ نہیں دیا۔ اب اگر قاری عبدالرحمن صاحب یا کوئی اور ان کو حنفی کہتا ہے تو کہنے والے تو ان کو بریلوی بھی کہتے ہیں۔ اہلحدیث، دیوبندی، بریلوی ہر ایک ان کو اپنا بناتا ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ ان کی کتاب حجتہ اللہ البالغہ، عقد الجید کیا کہتی ہے۔ تفسیر عزیزی، تنویر العینین کیا کہتی ہے؟ کیونکہ حنفی ان کو حنفی کہتے ہیں لہذا اہلحدیث اس سے فائدہ اٹھا کر یہ کہدیا کرتے ہیں کہ دیکھئے فلاں حنفی عالم یہ کہتا ہے وہ حق کی طرفداری کرتا ہے اور تم انکار کرتے ہو۔ حالانکہ حقیقتاً انکو حنفی مانتا نہیں ہے۔ کیونکہ شاہ صاحب ہندوستان میں تحریک اہلحدیث کے بانی اول ہیں۔ شاہ صاحب کی عبارت حنفی مذہب میں ایک بڑا گہرا بھید ہے۔ پلڑا بھاری ہے۔ سمجھ میں نہیں آئی آگے پیچھے سے پوری عبارت ہو تو کچھ مطلب سمجھ میں آئے میں انشاء اللہ اس کا جواب لکھنے کیلئے تیار ہوں۔ فی الحال "دو اسلام" کا جواب تیار کررہا ہوں اس کے بعد آپ سے عرض کروں گا یہاں کتب خانہ نہ ہونے سے بڑی دقت پیش آتی ہے طیب صاحب سلمہ کو سلام کہئے گا۔ ان کی غائبانہ محبت قابل قدر ہے میں بھی ان سے ملنے کا متمنی ہوں اللہ آرزو پوری کرے آمین۔ اپنے اہل وعیال کو بھی سلام کہیئے گا۔

فقط

خادم محمد یعنی محمود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منجانب نواب

ہیڈ ماسٹر مڈل اسکول غلام اللہ ضلع ٹھٹھہ

السلام علیکم

ابھی آپ کا خط عین انتظار کی حالت میں ملا بڑی خوشی ہوئی۔ آپ کا خط آنے میں تاخیر ہو جانے کے سبب میں سمجھتا تھا کہ شاید آپ مسلسل استفسارات سے خفا ہو گئے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جواب آیا عین پریشانی کے عالم میں آکر مسرت بخشا۔ آپ نے جو کچھ لکھا ہے میں نے خوب پڑھا اور خوب سمجھا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آپ سے خط و کتابت میں میری خوب اصلاح ہوئی اور ہو رہی ہے۔ میرے اہل و عیال کراچی میں تھے ان کو لانے کیلئے میں کراچی گیا تھا اس لئے جلد واپس ہو گیا کہ ۱۰ جولائی ۶۲ کو اسکول کھولنا تھا۔ کراچی میں محترم عبدالغفار صاحب سے ملاقات کی نسیم صاحب سے ملاقات کی اور مختلف اہلحدیثوں کی مساجد میں نماز پڑھیں۔ آپ کے بھائی جناب محمود صاحب سے بھی ملاقات اور بحث ہوئی۔ آخر میں انہوں نے فرمایا کہ وہ آئندہ حدیثوں پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کو استقامت عطا فرمائے۔ آمین۔ عبدالسلام صاحب سے ملاقات ہوئی تھی۔ طیب صاحب بے چارے ایک غریب آدمی ہیں ایک زمیندار کے ہاری ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسی توفیق عطا فرمائی ہے کہ قرآن و حدیث پر جان دیتے ہیں۔ ہماری عدم موجودگی میں یہاں کے حالات انتہائی خراب ہو گئے مولوی سلیم صاحب کے ساتھ سب لوگ ہو گئے۔ مولوی سلیم نے کہا جو کوئی بھی تم لوگوں سے دین کی بات کرے اس کو مارو۔ سب کو مارپیٹ کی کھلی چھٹی دیدی۔ مولوی سلیم نے اعلان کیا کہ میں عنقریب نواب صاحب کو یہاں سے نکال دوں گا۔ اتفاق سے اس دن میں ٹھٹھہ گیا ہوا تھا جب واپس آیا تو ساری کیفیت معلوم ہوئی۔ طیب صاحب کے باپ نے طیب صاحب سے علیحدگی اختیار کرلی۔ طیب صاحب کا لڑکا بھی ان سے علیحدہ ہو گیا کیونکہ وہ مولوی اشرف کے پاس فقہ حنفی پڑھتا ہے۔ اب میں اور طیب صاحب یہاں تقریباً نظر بند ہو کر رہ گئے ہیں۔ غرض پریشانیاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معراج کو پہنچ گئی ہیں۔ دوسری طرف واللہ دل کو سکون حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان کامل ہے کہ وہ مجھے ان بدعتیوں کے ہاتھوں رسوا نہ فرمائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ کراچی میں میری سسرال میں میرے سالے جن پر پرویزیت کا رنگ چڑھا ہوا تھا اور جو مجھ سے ناراض تھے ان سے ملاقات ہوئی۔ ان سے رات دو بجے تک بحث ہوتی رہی اللہ کے فضل و کرم سے آخر میں وہ قائل ہوئے۔ نہ صرف اہمیت حدیث سے واقف ہوئے بلکہ فرقہ پرستی سے بھی علیحدگی اختیار کی۔ میری لڑکی بھی آئی ہوئی تھی وہ جب واپس ہوئی تو اس نے سجاول میں اپنے شوہر کے پاس حنفی نماز پڑھنے سے انکار کیا اور رفع الیدین سے نماز علی الاعلان پڑھنے لگی اس کے شوہر یعنی میرے داماد نے مجھے لکھا کہ رفع الیدین سے نماز بےشک پڑھے مگر سختی اور شدت چھوڑ دے۔ میرے داماد نے ماشاء اللہ تسلیم کیا کہ تقلید شخصی بےشک بدعت ہے۔ مگر یہ لکھا کہ میں چونکہ ان لوگوں میں تعلیم پارہا ہوں اور میں اپنے بڑوں کے زیرپرورش ہوں اس لئے شدت سے ڈرتا ہوں وغیرہ۔ باقی سب خیریت ہے میری طرف سے سب کی خدمت میں سلام عرض ہے بچے بھی سلام عرض کرتے ہیں۔

فقط

خادم نواب

۲۲ جولائی ۱۹۶۲ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منجانب نواب:

بخدمت شریف عالیجناب محترم مسعود صاحب مدظلہ

السلام علیکم۔ آپ کا کارڈ وصول ہوا۔ اپنی پریشانیوں کی وجہ سے میں بروقت جواب نہ دے سکا۔ معاف فرمائیے یہاں میری مخالفت حددرجہ بڑھ گئی ہے۔ جس کا اظہار میں نے اپنے پہلے خط میں بھی کیا تھا۔ طیب ماشاء اللہ اپنی جگہ مضبوط ہیں روزانہ آتے ہیں اور آپ کو سلام لکھنے کیلئے کہتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ انشاء اللہ سردیوں میں راولپنڈی چلیں گے۔ غلام حسین صاحب نے ہمارے پاس آنا چھوڑ دیا ہے۔ آجکل وہ اپنی شادی کے چکر میں پھنسے ہوئے ہیں معلوم ہوا ہے کہ وہ دین حق پر قائم ہیں۔ ایک حاجی صاحب میرے پاس آئے تھے۔ دو گھنٹہ تک مجھ سے بحث کرتے رہے۔ بالآخر اللہ تعالی کے فضل و کرم سے دینِ حق قبول کر گئے اور بدعت سے توبہ کی۔ تقلیدِ شخصی سے توبہ کی اور خوشی خوشی چند کتابیں مسلکِ اہلحدیث کی مجھ سے لے کر گئے۔

اللہ کا شکر ہے پھر دو چار روز کے بعد ایک حنفی مولوی جس کو یہ پتہ چلا تھا کہ ایک ماسٹر اہل حدیث غلام میں رہتا ہے تو وہ مجھ سے ملنے آیا اور اسکول پہنچا۔ میں اس کو دیکھ کر ڈر گیا کہ شاید پھر کوئی فتنہ آیا۔ اس مولوی نے کوئی تین گھنٹہ مجھ سے ہر پہلو پر بحث کی۔ اس نے یوں بحث شروع کی کہ ہماری فقہ کی کتابوں پر آپ بہتان باندھتے ہیں کہ کتا نجس نہیں ہے گدھا پاک ہے وغیرہ وغیرہ میں نے کہا کہ جناب کتاب اور گدھا آپ کو مبارک ہو ہم کسی پر بہتان نہیں باندھتے آپ کی فقہ کی کتابیں میری لکھی ہوئی نہیں ہیں جنھوں نے لکھا ہے ان سے جا کر پوچھئے۔ میں تو آپ سے صرف یہ پوچھتا ہوں کہ آپ نے اپنا نام محمدی کے بجائے حنفی کیوں رکھا ہوا ہے۔ اس پر روشنی ڈالئے وہی پرانا جواب کہ وہ بزرگ تھے وغیرہ وغیرہ۔ اس پر بحث ہوتی رہی پھر نماز کا مسئلہ آیا میں نے کہا کہ جناب آپ کا فرقہ کہتا ہے کہ امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھوگے تو نماز نہیں ہوگی جہنم میں جلائے جائیں گے۔ دوزخ کی آگ منہ میں ڈالی جائیگی۔ اور شافعی کہتے ہیں کہ سورۂ فاتحہ پڑھنا فرض ہے نہ پڑھوگے تو نماز نہ ہوگی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب کونسی چیز صحیح ہے نہ پڑھنا بھی اور پڑھنا بھی صحیح دونوں صحیح کیسے ہوسکتے ہیں اب اس جھگڑے کا فیصلہ کس سے کرائیں۔ کیا آپ کے مقلد عالموں سے پوچھیں وہ تو وہی بتائیں گے جو اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ آپ ہی بتائیں کہ اس بارے میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا ارشاد اور حکم کیا ہے۔ اس پر وہ مولوی گڑبڑا گیا ادھر ادھر کی ہانکنے لگا۔ پھر میں نے قرآن کی آیت اس کو سنائی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے وقت سب کو چھوڑ دو اور اپنے جھگڑے کو اللہ اور رسول کے سامنے پیش کر کے فیصلہ کرالو اور رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے اور حکم تاکیدی ہے کہ سورہ فاتحہ پڑھو ورنہ نماز نہ ہوگی۔ آخر میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وہ مولوی تائب ہوگیا۔ اور ہاتھ اٹھا کر حنفیت سے توبہ کی اور کچھ کتابیں مجھ سے لے کر گیا۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے وہ جس کو توفیق دینا چاہتے ہیں دیتے ہیں۔ وہ غفور الرحیم ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس علاقہ میں چار پانچ آدمی اہلحدیث ہوچکے ہیں۔

اس کے بعد ایک بدعتی ہیڈ کلرک جس کا شاید پہلے کبھی خط میں میں نے ذکر کیا تھا پرسوں رات میرے پاس آیا۔ دین کی بحث شروع ہوئی کہنے لگا کہ غوث پاک نے اپنی کتاب میں دین کے کئی فرقے ہونے کا ذکر کیا ہے (اس کا مقصد یہ تھا کہ اہلحدیث بھی ایسا فرقہ ہے) میں سمجھ گیا۔ میں نے فوراً کہا جی ہاں، انہوں نے فرقوں کی تفصیل بھی لکھدی ہے اور صاف صاف لکھدیا ہے کہ بہشتی فرقہ صرف اور صرف اہلحدیث ہی ہے۔ جا کر ایک دفعہ اور اچھی طرح پڑھ کر آجائیے۔ کچھ دیر بحث کرتا رہا پھر کہا کہ میں جاہل ہوں آپ سے بحث نہیں کرسکتا۔ میں نے کہا کہ پھر جب آپ جاہل ہیں تو جاہل سے کیا بحث کروں پہلے اپنی جہالت دور کیجئے۔ کہا کہ بس ہم تو ولیوں اور پیروں کے پیچھے ہیں وہ ہم کو بہشت میں لے جائیں گے۔ میں نے کہا آپ کو کس نے بتایا ہے کہ وہ ضرور ہی بہشت میں لے جائیں گے۔ کیا وحی آئی ہے یا کوئی پروانہ ملا ہوا ہے۔ کیا گارنٹی ہے اور تم جاہل نے کس طرح اس کی تصدیق کرلی کہ وہ ضرور بہشت میں جائیں گے اور تم کو بھی لے جائیں گے۔ لیکن یہ نہیں مانا۔ اٹھ کر چلا گیا۔ یہ ہر وقت یا غوث یا غوث مدد کے نعرہ اٹھتے بیٹھتے لگاتا ہے۔ اس نے یہاں مخلوق خدا کو گمراہ کرنے کا بیڑہ اٹھایا ہے اپنی ایک جماعت بنائی ہوئی ہے ہر وقت یا غوث کے نعرہ لگاتا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ لوگ بڑی آسانی سے اس کی بات مان لیتے ہیں اور سیدھی سچی بات قرآن و حدیث کی نہیں مانتے معلوم نہیں ان لوگوں کو کیا ہوگیا ہے۔ سیکرٹری یونین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کونسل نے مجھ سے کہا کہ آپ کی نماز میں سوائے دوچار کے اور کوئی شریک نہیں ہوسکتا۔ آپ کو سبق لینا چاہیئے اور ہماری جماعت میں شریک ہونا چاہیئے۔ میں نے کہا کہ اللہ بچائے تمہاری جماعت سے اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ حق والے تھوڑے ہوں گے۔ آپ اپنی کثرت پر اکڑتے ہیں حالانکہ حدیث و قرآن شاہد ہیں کہ دوزخی زیادہ ہوں گے اور بہشتی کم۔ لیکن وہ بھی نہیں مانا۔ کہنے لگا کہ جناب میں عاقل و بالغ ہوں میں سمجھتا ہوں کہ میں حق پر ہوں ایک پرائمری بریلوی ذہنیت کا ماسٹر پرسوں مجھ سے شرارتاً کہنے لگا کہ آپ کے پاس درمختار ہے میں نے کہا جی نہیں۔ میرے پاس اس کا رد ہے قرآن و حدیث کہنے لگا کہ آپ تو اہل حدیث ہو کر رہ گئے میں نے کہا کہ اس لئے آپ کی نظروں میں گر گئے اور مسلمان بھی نہیں رہے۔ بولا کہ مسلمان تو ہیں مگر پھر آگے نہ بول سکا۔ غرض یہی مناظرانہ رنگ روز رہتا ہے مگر جس کو اللہ تبارک و تعالیٰ توفیق دیتے ہیں وہ تسلیم کر لیتے ہیں اور اپنے باطل عقیدوں سے توبہ کر لیتے ہیں۔ اللہ کا شکر ہے کہ میرا دامادراہ راست پر آگیا ہے اور تقلید شخصی کو چھوڑ کر قرآن و حدیث کے آگے سر جھکا دیا ہے اب میں چند باتیں آپ سے دریافت کرتا ہوں محض اپنی معلومات کیلئے وہ یہ کہ ----------

شاہ ولی اللہ صاحب اور شاہ اسمٰعیل نے اپنی کتابوں صراطِ مستقیم اور شفاء العلیل وغیرہ میں تصوف کے بارے میں جو لکھا ہے تو کیا یہ بھی پیری مریدی کرتے تھے۔ کراچی میں عبدالستار صاحب امام جماعت غرباء اہل حدیث امام کی بیعت کو لازم بتلاتے ہیں خط طویل ہوگیا ہے اس لئے ختم کرتا ہوں بچے سب سلام کہتے ہیں۔ طیب صاحب بھی سلام کہتے ہیں سب اہلحدیث حضرات کی خدمت میں سلام عرض ہے۔

خادم نواب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منجانب مسعود

بخدمت جناب نواب صاحب سلمہ اللہ تعالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

چک لالہ ۱۸ اگست ۱۹۶۲ء

آپ کا خط مورخہ ۹ اگست ملا خیریت و حالات سے آگاہی ہوئی اللہ تعالی آپ کی پریشانیوں کو دور فرمائے۔ آمین۔ غلام اللہ کس طرف واقع ہے کراچی سے آتے وقت دریائے سندھ عبور کرنا پڑتا ہے یا نہیں۔ ٹھٹھہ سے کتنی دور ہے سجاول سے آپ کتنی دور ہیں۔ کیا کبھی سجاول جانا ہوتا ہے۔ یا نہیں؟ وہاں کے علماء اور علیم الدین صاحب سے ملنا ہوتا ہے یا نہیں؟ اب کس طرح ملتے ہیں صبح وشام یہ دعا پڑھا کیجئے۔

اللھم انی اعوذبک من الھم و الحزن و اعوذبک من العجز و الکسل و اعوذ بک من الجبن و البخل و اعوذبک من غلبة الدین و قھر الرجال.

یہ دعا رسول اللہ ﷺ نے ایک صحابی کو بتائی تھی انہوں نے اس کو پڑھا چند روز میں ان کی پریشانیاں دور ہو گئیں (ابوداوٗد) آپکی مناظرانہ سرگرمیاں معلوم کر کے خوشی ہوئی۔ اللھم زدہ فزدہ انشاء اللہ آپ کی تبلیغ سے بہت سے لوگ مسلمان ہوں گے۔

حق والے قلیل ہوتے ہیں

کثرت وقلت پر بحث کرتے ہوئے آپ نے جو فرمایا کہ ۷۲ آدمی دوزخ میں جائیں گے تو ایک آدمی بہشت میں جائے گا۔ یہ بات صحیح نہیں اس لئے کہ اس کا جواب مخالف اس طرح دے سکتے ہیں کہ یہ کیسے معلوم ہوا کہ ہر فرقہ کا ایک آدمی ہوگا۔ ہوسکتا ہے کہ ناجی فرقہ میں ایک ہزار آدمی ہوں اور ان ۷۲ فرقوں کے آدمی ملا کر بھی ۲۰۰ یا ۳۰۰ سے زائد نہ ہوں۔ ہاں وہ حدیث آپ پیش کرسکتے ہیں جس میں ہے کہ آدم علیہ السلام کو حکم ہوگا کہ ۱۰۰۰ آدمیوں میں سے ۹۹۹ کو دوزخ کے لئے نکالو۔ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل آیتیں حسب فرمائش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھ رہا ہوں۔

(۱) قل لایستوی الخبیث و الطیب و لو اعجبک کثرۃ الخبیث (سورۃ المائدۃ رکوع۱۳ پارہ۷)

کہدیجئے ناپاک اور پاک برابر نہیں ہوسکتے اگرچہ ناپاک کی کثرت تعجب میں کیوں نہ ڈالے۔

(۲) و قلیل من عبادی الشکور (سورۃ السبا رکوع۲ پارہ۲۲)

میرے شکر گذار بندے تھوڑے ہوتے ہیں۔

(۳) و ان کثیرا من الخلطاء لیبغی بعضھم علی بعض الا الذین آمنوا و عملوا الصلحت و قلیل ماھم (سورۃ ص رکوع۲ پارہ۲۳)

بہت سے شریک ایک دوسرے پر زیادتی کرتے ہیں سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے اور ایسے لوگ تھوڑے ہوتے ہیں۔

(۴) الا قلیلا ممن انجینا منھم (سورۃ ہود رکوع۱۰ پارہ۱۲)

(۵) تولوا الا قلیلا منھم (سورۃ بقرہ رکوع ۳۲ پارہ۲)

ان آیات میں آیت ۳ بڑی معرکۃ الاراء ہے اس کو بہت اچھی طرح یاد کرلیجئے۔

حدیث: انما الناس کالابل المائۃ لاتکاد نجد فیھا راحلۃ

یعنی لوگوں کی مثال ایسی ہے جیسے سو اونٹ قریب ہے کہ تجھے ایک سواری کے لائق نہ مل سکے۔ (بخاری و مسلم) ترمذی میں اتنا زائد ہے کہ اولا تجد فیھا الا راحلۃ یا تجھ کو سو میں سے صرف ایک ہی سواری کے قابل مل سکے۔

تصوف و اوراد

شاہ ولی اللہ صاحب کی کتاب شفاء العلیل میں نے پڑھی ہے معلوم نہیں کس زمانہ کی تصنیف ہے۔ انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ ص ۲ میں شاہ صاحب فرماتے ہیں "درزمن سید الطائفہ جنید بغدادی رسم خرقہ ظاہر شد و بعد ازاں رسم بیعت" یعنی حضرت جنید بغدادی کے زمانہ میں خرقہ پوشی کی رسم نکلی اور رسم بیعت اس کے بعد رائج ہوئی۔ ازالۃ الخفاء میں لکھتے ہیں "تبع تابعین تک مشائخ کا تعلق تلامذہ کے ساتھ بیعت اور خرقہ پوشی کے ذریعہ سے نہ تھا صرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحبت کے ذریعہ سے تھا ہر ایک شخص بہت سے مشائخ کی صحبت اختیار کرتا تھا اور بہت سے سلسلوں کے ساتھ تعلق پیدا کرتا تھا۔ شاہ صاحب فرماتے ہیں

و منها ان لایتکلم فی ترجیح طریق الصوفیة بعضها علی بعض و لاینکر علی المغلوبین منهم و لاعلی المؤولین فی السماع وغیره و لایتبع هو نفسه الا ماهو ثابت فی السنة

صوفیوں کے طرق میں گفتگو نہ کرے کہ بعض کو بعض پر ترجیح دے مغلوب الحال پر انکار نہ کرے۔ نہ ان پر جو سماع وغیرہ کے بارے میں تاویل کرتے ہیں لیکن وہ خود کسی چیز کی پیروی نہ کرے سوائے اس کے جو ثابت ہو سنت سے۔

القول الجمیل فی بیان سواء السبیل فصل تاسع شاہ صاحب فرماتے ہیں:

و کذلک الاشتغال باوراد المشائخ الصوفیة و مقالاتهم لیس ینفع ذلک اصلا و لیلزم الطاعات المنقولة عن رسول الله صلی الله علیه و سلم دون مایوثر عن غیره.

یعنی مشائخ و صوفیاء کے اوراد و مقالات میں اشتغال کرنا یہ اصلاً نفع بخش نہیں ہے بلکہ ان عبادات کو لازم پکڑنا چاہیئے جو رسول اللہ ﷺ سے منقول ہیں ان کو چھوڑ دے جو دوسروں سے منسوب ہیں۔ (تفہیمات جلد اول ص ۱۸)

مندرجہ بال اقتباسات تو بہت اچھے ہیں معلوم نہیں شفاء العلیل میں مسامحت کیوں ہو گئی۔ غالباً اوائل عمری کی تصنیف ہو گی کیونکہ بہر حال وہ پہلے حنفی ہی تھے اور ان کا خاندان والد وغیرہ سب حنفی ہی تھے۔ اب وصیت نامہ کے اقتباسات سنئے "وصیت دیگر آنست کہ دست در دست مشائخ این زمان کہ بانواع بدعت مبتلا ہستند ہرگز نباید دار و بیعت بایشاں نباید کرد" (دوسری وصیت یہ ہے کہ اس زمانہ کے مشائخ جو انواع و اقسام کی بدعات میں مبتلا ہیں ان کے ہاتھ میں ہاتھ نہ دے اور نہ ان کی بیعت کرے)۔ پھر کرامات طلسمات نیز نجات سے ہوشیار کرتے ہوئے وجد و حال کا ذکر کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ بعض سادہ لوح وجد کو بھی کرامات سمجھتے ہیں حالانکہ یہ قوۃ بہیمیہ کے سبب واقع ہوتا ہے۔ "بسیارے از سادہ لوحان را دیدہ ایم کہ چوں ایں اعمال را از شیخ فرا گرفتہ اند آنرا عین کرامات میدانند چارہ کار آنکہ کتب حدیث مثل صحیح بخاری و مسلم و سنن ابی داؤد ترمذی و کتب فقہ حنفیہ و شافعیہ را بخواند و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمل بر ظاہر سنت پیش گیرد" (ایسی حالت میں کتب حدیث و کتب فقہ حنفیہ و شافعیہ کا مطالعہ کرے اور عمل ظاہر سنت پر کرے)۔ پھر لکھتے ہیں کہ اگر شوق صادق ہو تو کتاب عوارف سے آداب نماز و روزہ و اذکار معمولات اوقات حاصل کرے۔ "و رسائل نقشبندیہ را در طریق پیدا کردن یادداشت" (طریق پیدا کرنے کے لئے رسائل نقشبندیہ کو یاد رکھے) پھر لکھتے ہیں ان دونوں کتابوں میں یہ مضمون اتنے روشن ہیں کہ کسی مرشد کی تلقین کی ضرورت نہیں۔ اگر کوئی مرد ش مل جائے تو بادے صحبت دارد۔ اس کی صحبت اختیار کرے۔ (شاہ صاحب نے یہ نہیں لکھا کہ بیعت کرے بلکہ صحبت اختیار کرے) پھر لکھتے ہیں "نسبتہائے صوفیہ غنیمت کبری است و رسوم ایشاں ہیچ نمی ارزد ایں سخن بر بسیاری گراں خواہد بود" (اگر وہ ہر معاملہ میں کمال نہ رکھتا ہو تو اسکی اچھی باتیں حاصل کرے اور ناقص باتوں کو ترک کردے۔ صوفیہ کی نسبت غنیمت کبریٰ ہے اور ان کی رسوم کو ہرگز اختیار نہ کرے۔ یہ بات بہت سوں پر گراں گزرے گی) (شاہ صاحب کی یہ عبارت کچھ غیرواضح سی ہے) "وصیت دیگر باید دانست کہ میاں مارا اہل زمان اختلاف سنت صوفی منشان گویند۔۔۔ متکلمان گویند۔۔ و مامیگویم مطلوب باعتبار صورت نوعید انسان بجز شرع نیست" (یعنی ہم میں اور اہل زبان میں اختلاف ہے صوفی کہتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ متکلمین یہ کہتے ہیں اور ہم کہتے ہیں کہ انسانیت کا مطلوب سوائے شرع کے اور کچھ نہیں) وصیت نامہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ ہر روز قرآن و حدیث پڑھے اگر پڑھ نہ سکتا ہو تو سنے اب دیکھنا یہ ہے کہ عوارف اور رسائل نقشبندیہ کیسی کتابیں ہیں کیونکہ ان کی طرف شاہ صاحب نے ارشاد فرمایا ہے۔ یہ تو مجھے معلوم ہے کہ نقشبندی طریق کی بنیاد سنت کی پابندی پر رکھی گئی تھی۔ بعد میں کیا کیا ہوا اللہ ہی خوب جانتا ہے۔

صراطِ مستقیم غالباً پوری شاہ اسمٰعیل شہید کی لکھی ہوئی نہیں۔ کچھ حصہ اس میں مولوی عبدالحئی کا ہے۔ مولانا اسمٰعیل صاحب لکھتے ہیں "و ارادۃ و تقلید شخص معین از مجتہدین و مشائخ و ارکان دین نہ) (ارادت (مرید ہونا) و تقلید شخصی دین کے ارکان میں سے نہیں ہے) (ایضاح الحق) پھر لکھتے ہیں "و عنوان و شعار خود محمدیت و سنن قدیم باید داشت نہ تمذہب بہ مذہب خاص و انسلاک در طریقہ مخصوصہ بلکہ مذاہب و طرق را مثل دکانین عطارین باید شمر و خود را از مسلکان جند محمدی" (یعنی اپنا عنوان و شعار محمد ﷺ اور سنت قدیم کو بنائے نہ کہ کسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذہب خاص یا طریقت کے مخصوص مسلک کو اختیار کرے اور ان کو شعار بنائے بلکہ ان کو عطار کی دکان شمار کرے اور خود کو محمدی لشکر کا رکن سمجھے) (ایضاح الحق) صراط مستقیم میں لکھتے ہیں "تشریح قوائے باطنہ انسانیہ کہ عامل اخلاق وملکات است و تنقیح اصول حکمت عملیہ از سیاست منزلیہ و مدینہ اصلاً از شارع ماثور نیست بلکہ آنجناب منقول است ہمیں کتاب و سنت است و بس و دعوت آنجناب بہ حجت و برہان و سیف و سنان بہ ہمیں ہر دو چیز بودہ و در اشاعت ہمیں ہر دو چیز" (یعنی صوفیت و سلوکِ مروجہ کے طریقہ احادیث سے ثابت نہیں بلکہ آنحضرت ﷺ سے تو صرف کتاب و سنت منقول ہے اور آپ کی دعوت و اشاعت حجت و برہان۔ سیف و سنان کے ساتھ ان ہی دو چیزوں کے لئے تھی) (مطرق الحدید ص ۵۶) حضرت شہید علیہ الرحمہ ایک اور جگہ لکھتے ہیں "تعین اوراد و اذکار و ریاضیات و خلوات و اربعینات و نوافل عبادات و تعین اوضاع اذکار از جہر و اخفا و ضربات و اعداد و مراقبات برزخیہ و التزام طاعات شاقہ ہمہ از قبیل بدعات حقیقیہ است (ایضاح الحق ص ۷۳) یعنی اوراد و اذکار کا تعین ریاضتیں گوشہ نشینی چلے من گھڑت نوافل جہری و خفی اذکار کے طریقے ضربیں لگانا گنتی مقرر کرنا برزخی مراقبے اور عبادتِ شاقہ کا التزام سب حقیقی بدعات کی قسم سے ہیں) ان دونوں بزرگوں کے مندرجہ بالا اقوال اب آپ کے سامنے ہیں اور وہ کتابیں بھی آپ کے سامنے ہیں یعنی صراط مستقیم اور شفاء العلیل یہ دونوں کتابیں میرے پاس نہیں ورنہ میں حل کرنے کی کوشش کرتا۔ میرا گمان یہی ہے کہ غالباً یہ اوائل عمری کی تصنیفات ہیں یا صراط مستقیم کا قابل اعتراض حصہ ان کا نہیں ہے بلکہ مولوی عبدالحئی صاحب کا ہے۔

بیعت کی حقیقت

بیعت کی کئی قسمیں ہیں (۱) اسلام قبول کرتے وقت بیعت کرنا۔ یہ سنت سے ثابت ہے۔ (۲) کسی بھی مسلم سے اس کا بزرگ کسی وقت بھی اس سے بیعت یا عہد لے سکتا ہے کہ وہ فلاں فلاں کام کرنا یا کرنا۔ یہ بھی سنت سے ثابت ہے۔ (۳) خلافت، امارت۔ جہاد پر بیعت یہ بھی سنت سے ثابت ہے۔ (۴) کسی مسلم کا بزرگ کے پاس آکر عہد کرنا یا بیعت کرنا کہ فلاں فلاں کام کروں گا یا فلاں کام نہیں کروں گا۔ اور پھر ان بیعت لینے والوں اور بیعت کرنے والوں کا مختلف ٹولیوں میں بٹ جانا مختلف طریقے وضع کر لینا۔ وغیرہ وغیرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ سنت سے ثابت نہیں۔

بقول مولانا عبدالستار صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ ان کی بیعت اصولا ۳ کے ضمن میں آتی ہے۔

اہلحدیث متوجہ ہوں

اب میں دو ایک باتیں آپ کو لکھ رہا ہوں ویسے یاد تو آپ کو بھی ہوں گی اور عمل بھی آپ کا ان پر ہوگا۔ تاہم میں بطور یاددہانی آپ کو لکھ رہا ہوں اس لئے کہ دوسرے کے لکھنے سے کچھ توجہ زیادہ ہوجاتی ہے اور کیونکہ میں اس کا تجربہ کرچکا ہوں کہ دوسرے کی توجہ مبذول کرانے سے وہ بات ذہن میں مضبوط ہوجاتی ہے عمل میں چستی پیدا ہوجاتی ہے۔ اس لئے عرض کررہا ہوں اب آپ ماشاء اللہ مومن ہیں مسلم ہیں مبلغ ہیں لہذا بہت زیادہ ضرورت ہے کہ آپ کی باطنی اور ظاہری دونوں حالتیں مزکی و مصفا ہوں۔ تزکیہ نفوس یعنی باطنی صفائی فرائض نبوت میں سے ہیں ہر نبی لوگوں کے باطن کی صفائی کرنے پر مامور ہوتا ہے۔ خشیت الٰہی تقویٰ قلب میں پیدا ہونا چاہیئے۔ کبر، حسد، بغض وغیرہ تمام رذائل خبیثہ سے قلب پاک ہونا چاہیئے۔ یہ باتیں میں نے ضمناً لکھدی ہیں کیونکہ اس کا اصل ذریعہ والہانہ اتباع سنت ہے۔ لہذا یہ باتیں تو امید ہے کہ آپ میں موجود ہونگی۔ قرآن و حدیث کا مطالعہ اور نیک صحبت اس کے لئے سونے پر سہاگہ کا کام کرتی ہے۔ آمدم برسر مطلب مجھے جو بات کہنی ہے وہ ظاہری پاکیزگی ہے اور اسی پر زور دے رہا ہوں۔ اس لئے کہ کہاں باطنی پاکیزگی اور کہاں میں! غیر مسلم جو چیز دیکھتا ہے وہ آپ کا ظاہر ہے اور اس ظاہر میں دو چیزیں ہیں جن پر اس کی خاص نظر ہوتی ہے۔ اخلاق اور نماز۔ مبلغ کے لئے اخلاق بہت ضروری ہیں بس اب آپ خلق محمدی کا نمونہ بن جائیں۔ تحمل، برداشت، تواضع، انکسار پیدا کیجئے۔ کوئی برا بھلا کہے جواب نہ دیجئے۔ زیادتی کرے محبت سے پیش آیئے اس کے کسی بزرگ کے لئے اہانت آمیز کلمہ منہ سے نہ نکالیئے۔ نہ اپنے بزرگوں کی غلطی پر طعن کیجئے بعض اہلحدیثوں میں گستاخی اور بےادبی نمایاں ہوتی ہے اس سے بالکل بچئے۔ اور ایسے لوگوں سے بچنے یہ بدنام کرنے والے ہیں زیادہ سے زیادہ اگر کسی بزرگ کی لغزش پر کچھ کہنا ہو تو یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم ان کی اتباع پر مامور نہیں۔ اللہ انہیں معاف فرمائے ہم تو اتباع رسول ﷺ پر مامور ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری چیز نماز ہے جس کو دیکھ کر کشش ہوتی ہے یا نفرت۔ غیر مسلم یا مخالف نماز کو خاص طور پر دیکھتا ہے میرا تجربہ ہے کہ بعض لوگ صرف بعض اہلحدیثوں کی نمازوں کو دیکھ کر متنفر ہو کر بھاگ گئے ہیں آتے آتے واپس ہوجاتے ہیں۔ کیونکہ اب ماشاء اللہ آپ اہلحدیث ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ان بعض اہلحدیث کے مشاہدہ کی بناء پر کوئی ایسی چیز آپ میں نہ آجائے جو لوگوں کی نفرت کا باعث ہو۔ نماز کو زینت کی چیزوں کے ساتھ ادا کیجئے نماز میں کندھا کھولنے کی ممانعت ہے۔ (صحیح بخاری) اللہ تعالی فرماتا ہے کہ "خذوا زینتکم عند کل مسجد" "ہر مسجد میں زینت کی چیزیں پہن لیا کرو" رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے "اللہ احق ان تزین لہ" اللہ زیادہ حقدار ہے کہ اس کے لئے زینت کی جائے (بیہقی) یہ بھی ارشاد ہے کہ جس کے پاس دو کپڑے ہوں وہ دونوں کپڑے پہن کر نماز پڑھے (بیہقی) یعنی قمیص اور پاجامہ خالی بنیان پہن کر نماز پڑھنا بد تہذیبی ہے۔ پھر کندھے بھی نہیں ڈھکتے۔ بعض لوگ کہنی یا بازو پکڑ کر کھڑے ہوتے ہیں یہ خلاف سنت ہے کلائی پکڑنا سنت ہے۔ (ابوداؤد) بعض لوگ ہاتھوں کو اتنا اوپر اور بے ہنگم طریقے سے باندھتے ہیں کہ عجیب ہیئت بن جاتی ہے۔ پھر کندھوں کو اوپر کرکے کانوں سے ملالیتے ہیں یہ بڑا مکروہ منظر ہوتا ہے۔ ہاتھوں کو سینے پر یعنی دل کے قریب رکھنا چاہیئے کندھے نیچے ہونے چاہئیں۔ نماز میں سکون ہونا چاہیئے (صحیح مسلم) ہاتھ سکون ووقار سے اٹھیں اور کانوں کے قریب پہنچ کر ساکن ہوجانے چاہئیں۔ نہ یہ کہ ناف تک اٹھیں یا جیسے کوئی مکھی مار رہا ہے یا جیسے سرکش گھوڑوں کی دمیں اٹھتی ہیں۔ یا جیسے کوئی ہاتھ پھینک رہا ہے۔ ٹانگوں کے درمیان موزوں فاصلہ ہو۔ ٹانگیں نہ چیریں۔ جماعت میں پیر اچھی طرح ملائیں۔ ورنہ فاصلہ زیادہ ہوجائے گا۔ کندھے نہیں ملیں گے۔ آپ کے دوسرے پیر سے آپ کے پاس والا آدمی ملائے گا سجدہ میں جاتے وقت ایک دم دھڑ سے نہ جا پڑیں۔ وقار کے ساتھ گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر پہلے گھٹنے ٹکائیں اور اٹھتے وقت اس کا عکس التحیات میں بعض لوگ انگشت شہادت کو بڑے زور سے گھماتے ہیں یہ بے ثبوت ہے۔ کبھی کبھی آہستہ آہستہ چلائیں۔ لیکن سلام تک اٹھائے رہیں یہ سنت ہے او یہ سب کام اللہ کے خوش کرنے کے لئے کئے جائیں آپ کا خط مورخہ ۱۲ اگست بھی پہنچا۔ بچے عورتیں جن مشکوں سے پانی لیتے ہیں وہ مستعمل کیسے بن سکتے ہیں۔ بچوں کے ہاتھ پاک ہیں تو پانی پاک ہے۔ عورت کے غسل سے یا وضو سے بچا ہوا پانی استعمال نہیں کرنا چاہیئے اور وہ بھی بذاتہٖ نامحرم عورت کا بچا ہوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانی۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ بیویوں کا بچا ہوا پانی استعمال کرلیا کرتے تھے۔ مستعملہ پانی کا مسئلہ احناف کے ہاں ہے یعنی وضو یا غسل کرتے جو پانی بدن سے لگ کر بہتا ہے وہ ناپاک ہے۔ اسی بناء پر وہ ان قطرات کو بھی ناپاک کہتے ہیں جو وضو یا غسل کرتے وقت ہاتھ یا سر سے گرتے ہیں۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ برتن میں ہاتھ ڈال کر ہی چلو لیا کرتے تھے۔ تو بوندیں برتن میں ضرور پڑتی ہوں گی۔ طیب صاحب۔ غلام حسین صاحب اہل و عیال و جملہ مسلم حضرات کو سلام کہیئے۔ کراچی آنے کا کوئی امکان نہیں دعا کیجئے۔ یہ خط کئی دن ہوئے لکھنا شروع کیا تھا اور روزانہ تھوڑا تھوڑا لکھ کر پورا کرسکا ہوں وقت ہی نہیں ملتا تھا۔ آج ۲۵ اگست کو ختم کررہا ہوں اس بات کا ملال ہے کہ خط دیر میں ارسال کررہا ہوں۔ میں نے غالباً آپ کو لکھا تھا کہ شاہ صاحب پیر جھنڈا یہاں تشریف لائے تھے ملاقات ہوئی تھی۔ وہ خود غریب خانہ پر تشریف لائے تھے مولانا اسمٰعیل ذبیح صاحب راولپنڈی والے بھی ساتھ تھے۔ پیر صاحب کا علم بڑا وسیع ہے۔ کیا مولانا اسمٰعیل ذبیح صاحب کی تقریر بھی آپ نے حیدر آباد میں سنی۔ کیونکہ دونوں صاحبان ہی حیدر آباد کے جلسہ میں مقرر تھے سنا ہے کہ اس جلسے کے نتیجہ میں وہاں کئی آدمی اہلحدیث ہوگئے۔

فقط

خادم مسعود

منجانب نواب

بخدمت شریف جناب محترم مسعود صاحب مدظلہ

السلام علیکم۔ آپ کا خط ملا حالات معلوم ہوئے ادائی جواب میں بے حد تاخیر ہوئی جسکی وجہ میری پریشانیاں ہیں۔ غلام اللہ ٹھٹھہ سے ۱۲ میل پر واقع ہے۔ کراچی یا سجاول دونوں طرف سے ٹھٹھہ آنا پڑتا ہے پھر ٹھٹھہ سے جدا بس جاتی ہے۔ میں تقریباً ایک سال سے سجاول نہیں گیا اور نہ جانے کا خیال ہے۔ وہاں کے علماء وغیرہ سے مجھے کوئی دلچسپی نہیں رہی۔ وہاں کے علماء اور جہلاء میرے سخت مخالف ہوگئے ہیں اور یہاں تو مخالفت ہے ہی۔ میرے کراچی کے رشتہ دار سب مجھ سے الگ ہوگئے ہیں اور یہاں غلام اللہ میں ان ضدی ملاؤں سے سخت جنگ ہورہی ہے۔ ایک مولوی صاحب نے طیب کے لڑکے کے ذریعہ ایک "منع فاتحہ خلف الامام" نامی کتاب بھیجی۔ طیب کے لڑکے نے وہ کتاب لاکر چپکے سے طیب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بکس میں رکھ دی۔ طیب نے اس کتاب کو پڑھا پھر میرے پاس لایا وہ کتاب میں نے شروع سے آخر تک پڑھی۔ کتاب بڑی زہریلی ہے اس میں اہلحدیثوں کے مذہب کو چوپٹ کر کے رکھ دیا گیا ہے اس کتاب کو جو کوئی پڑھتا ہے اس کو اہلحدیث سے نفرت ہوجاتی ہے۔ دو تین دن تک طیب بھی اس کتاب سے کافی متاثر نظر آئے۔ پھر اللہ کے فضل و کرم سے سنبھل گئے۔ مجھے تو اس کتاب کا اور کوئی جواب بن نہیں پڑا۔ میں نے جواب میں لکھا کہ فاتحہ خلف الامام منع ہے تو پھر شافعی کیوں پڑھتے اور فرض سمجھتے ہیں۔ اور تم ان کو اپنا حقیقی بھائی تسلیم کرتے ہو۔ وہ پڑھیں تو جائز اور ہم پڑھیں تو ناجائز۔ کیسی منطق ہے۔ پہلے اپنے بھائی کو اس فعل ناجائز سے روکو پھر ہم سے الجھنا۔ اب اس کتاب کے چند اقتباسات درج کرتا ہوں کتاب یوں شروع کرتا ہے۔ سیدنا امام اعظم کے صدقے میں کتاب شروع کرتا ہوں بائیس احادیث مستند اور سینکڑوں اقوالِ صحابہؓ و عملِ صحابہؓ لکھے جاتے ہیں۔ ثبوت فاتحہ کی سات حدیثیں ہیں جو ایک دوسرے سے متضاد ہیں اہل حدیثو تم ایک حدیث پر عمل کرتے ہو اور چھ کے تارک ہو۔ جس سے تم نام نہاد اہلحدیثوں کا دعوٰی عمل بالحدیث باطل ہوگیا۔ تم بخاری شریف کے متعلق دعوے تو بڑا لمبا چوڑا کرتے ہو مگر امتحان کے وقت میدان چھوڑ کر بھاگ جاتے ہو۔ بخاری کو چھوڑ کر بیہقی کا سہارا لیتے ہو۔ آپ کی مثال اس آیت میں موجود ہے۔

افتؤمنون ببعض الکتب و تکفرون ببعض (پارہ اول)

ایک جگہ لکھتا ہے کہ تم اعتراض کرتے ہو کہ معمر نے جو حدیث بخاری میں روایت کی ہے وہ وہمی تھی۔ بھلا امام بخاری نے وہمی کی روایت کیوں نقل کی۔ کیا ان کو اس کا حال معلوم نہ تھا۔ حدیث نمبر ۳ عمرو بن شعیبؓ میں صرف فاتحہ اور علاوہ کی مُمانعت ہے۔ حدیث نمبر ۴ میں فاتحہ اور اس سے زیادہ کا حکم ہے۔ ان چاروں حدیثوں میں احکام مختلف اور جداگانہ ہیں اس کے علاوہ نمبر ۵ میں حضرت ابوہریرہؓ کی دل میں پڑھنے کی ہے۔ نمبر ۶ میں جو امام بخاری کی سکتہ میں پڑھنے کی ہے۔ ساتویں میں حضرت علیؓ کی ہے اس میں امام کے پیچھے نماز سری میں دو سورتیں پڑھنے کا ذکر ہے۔ اب یہ سات حدیثیں ہیں جو الگ الگ حکم دیتی ہیں۔ آپ کا عمل کس حدیث پر ہے۔ عمل تو ایک ہی پر ہوگا تو تم چھ کے تارک ہوئے۔ تو پھر کس قاعدے سے عامل بالحدیث بن گئے۔ حدیثوں کی روشنی میں تمہارا دعوٰی باطل ثابت ہورہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ حدیث عبادہؓ میں مقتدی کا ذکر نہیں ہے۔ تم نام نہاد باطل دعویٰ کرنے والے لکھتے ہو کہ یہ غلط ہے۔ جب دلیل عام ہوتی ہے تو اس کے تمام افراد اس میں داخل ہوتے ہیں چنانچہ اس حدیث میں امام، مقتدی، منفرد سب داخل ہیں۔ حدیث عبادہؓ میں تو تم نے تینوں کو داخل کرلیا کیوں کہ تم کو وہاں اس کی ضرورت تھی۔ اور حدیث عمرو بن شعیبؓ میں مقتدی کو علیحدہ کردیا کیوں کہ یہاں تم کو اس کی ضرورت نہ تھی۔ اس لئے دلیل خاص ہو گئی۔ یہ تمہارے گھڑے ہوئے خواص ہیں جس کو چاہا عام کردیا جس کو چاہا خاص کردیا۔ حالانکہ عمرو بن شعیبؓ کی حدیث میں امام مقتدی منفرد کا ذکر نہیں ہے یہ تمہارا اپنا اجتہاد ہے۔ تمہاری اپنی خواہش کی اتباع ہے۔ حدیث نمبر ۴ کو کہتے ہو کہ ضعیف ہے حالانکہ تمہاری عقل تمہارا ایمان ضعیف ہے۔ حالانکہ یہ بخاری کی حدیث ہے جسکے تم پیرو ہو۔ اگر جزء القراۃ بخاری کی حدیثوں کو غلط بتاؤ گے تو امام بخاری کی کتاب کا نام لفظ صحیح بدل دینا ہوگا۔ پھر اس کے بعد کون سی کتاب صحیح ہوگی جس کو تم صحیح بتاؤ گے حدیث ۵ میں کہتے ہو کہ ابوہریرہؓ کو مدینہ کی گلیوں میں منادی کا حکم نہیں تھا۔ ذرا دیکھو جزء القراۃ بخاری ص ۱۶

قال ابوعثمان النهدی نا سمعت اباهريرة يقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اخرج منادا فی المدينة ان لاصلوة الا بقرآن و لو بفاتحة الكتاب فما زاد.

دیکھو مدینہ میں منادی کا حکم تھا کہ یا کانپور میں۔ روایت ۶ کے بارے میں کہتے ہو کہ امام بخاری کے زمانہ میں "تو چل میں آیا" والی نماز نہیں ہوتی تھی۔ بلکہ تکبیر تحریمہ اور قراۃ کے درمیان سکتہ ہوتا تھا۔ حالانکہ یہ دعا ثنا امام اور مقتدی دونوں کے لئے ہے۔ ہمارا امام تمہاری طرح مقتدی کا تابع نہیں ہوتا۔ بلکہ مقتدی امام کے تابع ہوتا ہے۔ نماز میں رکوع اور سجدہ میں تین بار تسبیح واجب ہے۔ دیکھو حجۃ اللہ البالغہ ص ۳۱۷ میں مگر آپ کی شریعت جدا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ایک قوم ہوگی جو بہت عبادت کرے گی۔ یعنی لمبے رکوع اور سجود کرے گی تم اپنی نمازوں اور روزوں کو ان کی نماز روزوں سے حقیر سمجھو گے لیکن وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر نشانہ سے نکل جاتا ہے۔ اسی لئے ہم اہل سنت جماعت سنت کے مطابق رکوع سجدہ کرتے ہیں کیونکہ جماعت میں ضعیف کمزور سب ہوتے ہیں اسی لئے ہمارے آقائے نامدار ﷺ نے ہلکی نماز پڑھانے کا حکم دیا تھا۔ مسبوق کے بارے میں تم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلحدیث ہونے کا دعوٰی کرنے والے جاہل یہ کہتے ہو کہ جب امام رکوع میں جائے تو مسبوق نہ جائے۔ بلکہ جلدی سے فاتحہ پڑھ کے پوری کرلے پھر جائے۔ حالانکہ ہمارے آقائے نامدار ﷺ کا حکم ہے کہ امام کی اقتداء کرو امام اسی لئے ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے۔ جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو۔ جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔ اور جب وہ قرأت کرے تو خاموش رہو۔ مگر تم گندم نما جو فروش اپنا اجتہاد چلاتے ہو۔ صحابہ کرامؓ سورہ فاتحہ پڑھتے تھے لیکن یہ آیت نازل ہوئی کہ جب قرآن پڑھا جائے تو خاموش رہو۔ تب چھوڑ دیا۔ پہلے نماز میں صحابہ کرامؓ آسمان کی طرف دیکھا کرتے تھے۔ جمعہ کے خطبہ میں اناج خریدنے بازار میں جایا کرتے تھے تو آیت پارہ ۲۸ رکوع ۱۲ میں نازل ہوئی۔ اور منع کیا گیا۔ دیکھو پارہ اول رکوع ۱۸ جس میں دونوں فعلوں سے روکا گیا ہے۔ فاتحہ کی سورت میں واضح دلیل قول امام احمد میں دیکھو حضرت ابوہریرہؓ فاتحہ کو دل میں پڑھنے کا حکم دیتے۔ کیوں کہ آیت سورہ اعراف کا احترام تھا۔ علامہ عینی شارح بخاری ص ۶۲ جلد سوم میں لکھتے ہیں یعنی شیخ عبداللہ بن یعقوب نے کتاب کشف الابرار میں ذکر کیا ہے کہ عبداللہ بن زید سے روایت ہے کہ ان کے باپ زید اسلم نے کہا کہ اصحاب حضور ﷺ سے دس صحابی قرأت فاتحہ خلف الامام سے سخت منع کرتے تھے۔ (۱) حضرت صدیق اکبر (۲) حضرت عمر (۳) حضرت عثمان (۴) حضرت علی (۵) حضرت عبدالرحمن بن عوف (۶) حضرت سعد بن وقاص (۷) حضرت عبداللہ بن مسعود (۸) حضرت زید بن ثابت (۹) حضرت عبداللہ بن عمر (۱۰) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم و رضوعنہ مگر تم لوگوں کی مثال اس آیت کے مصداق ہے۔

و ان یرو کل آیۃ لایؤمنوا بھا و ان یرو سبیل الرشد لایتخذوہ سبیلا.

تم علم کا تبورہ ہو۔ صرف دلیلوں کو ضعیف کہنا جانتے ہو۔ ایک طرف عینی کے قول کو ضعیف کہتے ہو دوسری طرف اسی کے قول کو دلیل کے طور پر پیش کرتے ہو۔ اقتباسات ختم ہوئے۔

ان خیالوں میں الجھا ہوا تھا کہ میرے داماد کا خط ملا۔ جس کے پڑھنے سے کوفت ہوئی۔ اس نے اس طرح لکھا کہ گویا اس کو مجھ سے کوئی لگاؤ ہی نہیں ہے۔ اس خط کے لفافہ پر مدرسہ ہاشمیہ کی مہر لگی ہوئی ہے۔ اس نے خط یوں شروع کیا کہ "جناب عالی! آپ ہم احناف کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رفع الیدین نہ کرنے پر ملامت کرتے ہیں حالانکہ بیسیوں حدیثوں میں ترک رفع یدین ثابت ہے۔ میں چند حدیثیں آپ کو بھیج رہا ہوں اگر چاہو تو اور بھی بھیج سکتا ہوں۔ آپ ان حدیثوں کے خلاف عمل کرتے ہیں۔ متروک شدہ پر اصرار کرکے امت میں انتشار پھیلا رہے ہیں۔ آپ بھی ان حدیثوں پر عمل کرکے رفع یدین ترک کردیجئے تو امت محمدی انتشار سے بچ جائے گی اور ہم کو خوشی ہوگی۔ وغیرہ" خط کا مضمون ختم ہوا۔ آپ ان کو دیکھئے اور پھر مجھے لکھیئے کہ کیا یہ احادیث صحیح ہیں۔ میں نے اس کو کوئی جواب نہیں دیا۔ اس سے خط و کتابت میں نے بند کردی ہے۔ یہ بھی مجھے لکھیئے کہ جس طرح حنفی چاروں اماموں کے مذہبوں کو حق پر سمجھتے ہیں کیا شافعی وغیرہ بھی ان کو حق پر سمجھتے ہیں۔

پھر دوسرے دن مجھے گوجرانوالہ سے فیض علی شاہ حنفی عالم کا خط موصول ہوا۔ یہ عالم پہلے سجاول میں تھا جس نے مجھ سے ایک خط آپ کو لکھوایا تھا کہ حنفی مذہب تنکوں کا بنا ہوا نہیں ہے۔ اور مدلل جواب دینے کا وعدہ کیا تھا۔ لیکن پھر جواب نہ دے سکا تھا۔ پھر وہ سجاول سے چلا گیا تھا اب پورے ایک سال کے بعد گوجرانوالہ سے خط لکھا ہے کہ "غیر مقلد کا جواب تقلید" تو اس موضوع پر معلومات کرنے سے بہت مواد ملا۔ مگر مجھے فرصت نہیں ہے کہ جواب دے سکوں۔ ادھر مولوی اشرف نے حقیقۃ الفقہ کتاب کے جواب میں اعلان کیا ہے کہ اس کتاب میں جس قدر حوالہ جات ہماری فقہ کی کتابوں کے دیئے گئے ہیں وہ سارے حوالہ جات غلط ہیں۔ ہماری فقہ کی کتابوں میں ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ یہ محض وہابیوں نجدیوں کا ہم اہل سنت جماعت پر بہتان ہے۔ وغیرہ براہ کرم روشنی ڈالئے کہ کیا یہ حوالہ جات غلط ہیں۔

غرض آج کل یہی طوفانِ بدتمیزی میرے چاروں طرف امنڈا ہوا ہے اور مجھ پر چاروں طرف سے دباؤ ڈالا جارہا ہے۔ حنفی میرے پاس ہر ہفتہ کوئی نہ کوئی چلا آتا ہے اور بحث و مباحثہ کرتا ہے لوگوں کے دلوں میں میرے متعلق نفرت کی جاتی ہے۔ کوئی مجھ سے سیدھے منہ بات نہیں کرتا۔ بعض دفعہ میں ایسا گھبرا جاتا ہوں کہ چاہتا ہوں کہ بھاگ جاؤں۔ عجیب مخمصے میں پھنسا ہوا ہوں۔ پریشانیوں سے دماغ اس قابل نہیں رہا کہ دلجمعی سے بحث و مباحثہ کرسکوں آپ ہمارے لئے دعائے خیر فرمائیں۔ اب میں چند سوالات آپ سے کرتا ہوں براہ کرم تفصیلی جواب دیجئے۔

۱۔ یہ جو کہا جاتا ہے کہ علماء وارث انبیاء ہیں تو اس سے کیا مراد ہے؟۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ طحاوی شریف دار قطنی نیل الاوطار کیا یہ کتابیں مستند ہیں کیا ان کی حدیثیں صحیح ہیں دیلمی، ترغیب و ترہیب۔

۳۔ دلائل الخیرات کا پڑھنا جائز ہے یا نہیں ؟

۴۔ تفسیر قرآن سے کیا مراد ہے ترجمہ پر بھروسہ کیا جائے یا تفسیر پر تفسیر میں جو کچھ لکھا ہوتا ہے کیا اس کو صحیح مان لیا جائے۔

۵۔ شرح حدیث سے کیا مراد ہے۔ حدیث کے ترجمہ معنی پر عمل کریں یا شرح دیکھنی ضروری ہے اگر بغیر شرح دیکھے عمل نہیں کیا جاسکتا تو پھر کس کی شرح مستند ہے۔

۶۔ ابوداؤد میں رفع الیدین کے باب میں علامہ وحید الزمان صاحب نے لکھا ہے کہ رفع الیدین مستحب ہے فرض و واجب نہیں ہے۔اس کا کیا یہ مطلب نہیں ہوا کہ اگر نہ کریں تو نماز ہو گئی۔

ابوداؤد جو ابھی نئی سعید اینڈ سنز والوں نے شائع کی ہے۔ جگہ جگہ علامہ وحید الزمان صاحب کی شرح کے نیچے نوٹ لکھا ہے کہ یہ آپ کا قول ہے جو غیر مستند ہے اس طرح ایک جگہ طلوعِ آفتاب سے قبل ایک رکعت ملنے سے فجر کی نماز ہوجانے کے بارے میں علامہ نے لکھا کہ حنفیوں کا اجتہاد اس کے خلاف ہے جو غلط ہے۔ ان کو اس حدیث کی روشنی میں اپنے امام کا قول ترک کردینا چاہیئے۔ جو دلیل حنفی پیش کرتے ہیں وہ اس حدیث کے مقابلہ میں کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ اس پر سعید صاحب نے نیچے نوٹ لکھا ہے کہ وہ دلیل بھی لکھ دیتے تاکہ فیصلہ ہوجاتا کہ آپ سچ کہتے ہیں یا حنفی۔ اس کا کیا مطلب ہے۔ اور وہ کونسی دلیل ہے جو حنفی پیش کرتے ہیں اور اس طرح نوٹ لکھنے سے کیا حدیثوں کے بارے میں شک و شبہ نہیں پیدا ہوجاتا۔ ساری سنن ابوداؤد شریف میں اس طرح نوٹ ڈال کر علامہ کی شرح کو رد کرنے کی کوشش کی ہے۔ کیا ہمارے اہلحدیث مسلمانوں نے بھی اس کا کوئی جواب دیا ہے۔ بچے سب سلام عرض کرتے ہیں میری طرف سے سب اہلحدیث بھائیوں کی خدمت میں سلام عرض ہے۔ طیب صاحب سلام عرض کرتے ہیں۔

فقط نواب

۱۷-۶-۶۲

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منجانب مسعود

بخدمت مخدومی مکرمی جناب نواب صاحب سلمہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ چک لالہ ۳۰ ستمبر ۱۹۶۲ء بروز اتوار

آپ کا خط مورخہ ۱۷ ستمبر وصول ہو کر کاشفِ حالات ہوا۔

احادیثِ صحیحہ میں کوئی تضاد نہیں ہر صحیح حدیث قابلِ عمل ہے

اب آپ کے سوالات کے جوابات لکھتا ہوں باللہ التوفیق۔

سوال ۱- ثبوت فاتحہ کی سات حدیثیں ہیں ایک دوسرے سے متضاد ہیں۔

جواب: بالکل غلط ہے۔ کوئی تضاد نہیں ہے۔

سوال ۲: اہلحدیثو تم ایک حدیث پر عمل کرتے ہو اور چھ کے تارک ہو؟

جواب: ساتوں میں کوئی تضاد نہیں لہذا ہمارا عمل سب پر ہے۔ ہمارے ہاں یہ اصول ہی نہیں کہ آیات و احادیث کو ٹکرا کر ان آیات و احادیث کو ساقط کر دیں کوئی عمل کے قابل نہ رہے۔ "اذا تعارضا تساقطا" یہ حنفیوں کا اصول ہے۔

سوال ۳: بخاری کو چھوڑ کر بیہقی کا سہارا لیتے ہو۔

جواب: بخاری کو چھوڑنے کا الزام ہے ہاں ہمیں کسی امام سے بغض نہیں اگر امام بیہقی بھی کوئی صحیح حدیث روایت کرتے ہیں تو ہم اسے قبول کرتے ہیں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ یہ ہمارے خصم کی حدیث ہے ہم اس کو رد کرنے کوشش نہیں کرتے اگر بظاہر تضاد بھی ہوتا ہے تو تطبیق دے کر دونوں صحیح احادیث پر عمل کرتے ہیں ساقط کسی کو نہیں کرتے۔

سوال ۴: تم اعتراض کرتے ہو کہ معمر نے جو حدیث بخاری میں روایت کی وہ وہمی تھے۔ بھلا امام بخاری نے وہمی کی روایت کیوں نقل کی کیا ان کو اس کا حال معلوم نہ تھا۔

جواب: معمر کے وہم کی طرف امام بخاری نے ہی اشارہ فرمایا ہے وہ لکھتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و عامة الثقات لم یتابع معمر فی قوله فصاعدا مع انه قد اثبت فاتحة الکتاب و قوله فصاعدا غیر معروف

یعنی عام ثقات اہلحدیث معمر کے قول "فصاعدا" کی متابعت نہیں کرتے حالانکہ سورہ فاتحہ کا وجوب تو ثابت ہے لیکن فصاعدا غیر معروف ہے۔ (کتاب القرات ص ۳) امام بخاری کے اس قول سے ثابت ہوا کہ معمر کا انفراد ہے۔ تمام ثقہ محدثین نے یہ جملہ کہ "سورہ فاتحہ کے علاوہ بھی پڑھنا فرض ہے" روایت نہیں کیا۔ لہذا اس جملہ میں شذوذ واقع ہوا اور یہ بھی ایک قسم کا ضعف ہے۔ دوسری بات یہ بھی ثابت ہوئی کہ معمر کے متعلق ہم اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے بلکہ اتنا ہی جتنا امام بخاری نے لکھا ہے پھر امام بخاری نے اس جملہ "فصاعدا" کو صحیح تسلیم کرتے ہوئے دونوں حدیثوں میں تطبیق دیدی ہے اور دونوں کو قابل عمل بنا کر پیش کردیا ہے۔ کسی کو ساقط نہیں کیا وہ لکھتے ہیں

الا ان یکون کقوله لایقطع الید الا فی ربع دینار فصاعدا و قد یقطع الید فی دینار و فی اکثر من دینار

یہ اس حدیث کے مثل ہوسکتا ہے جس میں رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ہاتھ نہ کاٹا جائے مگر ربع دینار یا اس سے زیادہ کی چوری میں اور تحقیق ہاتھ دینار میں بھی کاٹا جاتا ہے اور دینار سے زیادہ میں بھی۔ (کتاب القرآت ص ۳) گویا جس طرح چوتھائی دینار کم سے کم چوری کی مقدار ہے جس پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔ اس سے کم پر نہیں اسی طرح سورہ فاتحہ کم سے کم مقدار ہے جس سے نماز ہوتی ہے۔ اس سے کم ہو تو نماز نہ ہوگی۔ یا پھر اس سے بھی زیادہ ہو تو ہوجائے گی جس طرح چوتھائی دینار سے زیادہ کی چوری پر بھی ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔ امام بخاری کے نزدیک "فصاعدا" کا یہ مطلب ہے کتنی اچھی تطبیق ہے۔

سوال ۵: عمرو بن شعیب کی حدیث میں صرف فاتحہ کا حکم اور علاوہ کی ممانعت ہے؟

جواب: عمرو بن شعیب کی حدیث یہ ہے

کل صلوۃ لایقرأ فیها بام الکتاب فهی مخدجة

یعنی ہر وہ نماز جس میں فاتحہ نہ پڑھی جائے ناکارہ ہے۔ (کتاب القرآت ص ۴) (اس میں تو علاوہ کی ممانعت کہیں نہیں ہے۔ ہاں حکم صرف فاتحہ کا ہے اس لئے کہ وہ نماز کا جزو لازم ہے۔ اس کو ترک کیا ہی نہیں جاسکتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال ٦: حدیث نمبر ۴ میں فاتحہ اور اس سے زیادہ کا حکم ہے؟

جواب: ہمیں زیادہ کا حکم بھی تسلیم ہے فرق صرف اتنا ہے کہ فاتحہ ہر حال میں ہر ایک کے لئے ضروری ہے اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی زیادہ پڑھنا ہر حال میں ہر ایک کے لئے ضروری نہیں ہے۔ مقتدی کے لئے صرف سورۂ فاتحہ لازمی ہے زیادہ پڑھنا لازمی نہیں بلکہ امام کی جہری قرأت کے دوران پڑھنے کی ممانعت ہے۔

سوال ۷: اس کے علاوہ حدیث نمبر ۵ میں حضرت ابوہریرہؓ کی دل میں پڑھنے کا حکم ہے۔

جواب: حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث میں مقتدی کا ذکر صراحتاً موجود ہے لہذا مقتدی کو دل ہی میں پڑھنا چاہیئے۔ بلند آواز سے پڑھنے کے لئے کون کہتا ہے۔ اور کس حدیث میں بلند آواز سے پڑھنے کا حکم ہے۔ جس سے یہ حدیث ٹکراتی ہے بلکہ احادیث میں مقتدی کو بلند آواز سے پڑھنے کی ممانعت ہے لہذا سب احادیث ایک دوسرے کی موافقت کرتی ہیں۔ ٹکراؤ تو تقلید کی کرشمہ سازی ہے۔

سوال ۸: حدیث نمبر ٦ میں سکتہ میں پڑھنے کا حکم ہے؟

جواب: بالکل ٹھیک ہے۔ مقتدی کو امام کے سکتوں میں پڑھنا چاہیئے اور جب امام پڑھے تو اس کو سننا چاہیئے ہمارا اسی پر عمل ہے۔

سوال ۹: حضرت علیؓ کی حدیث ۷ میں امام کے پیچھے سری نماز میں سورتیں پڑھنے کا ذکر ہے۔

جواب: بالکل ٹھیک ہے۔ مقتدی سری رکعات میں فاتحہ کے علاوہ کوئی اور سورت بھی پڑھ سکتا ہے حضرت علیؓ کے الفاظ ہیں

اذا لم یجهر الامام فی الصلوات فاقرأ بام الکتاب و سورة الاخری الخ

یعنی جب امام بلند آواز سے قرأت نہ کرے تو پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ بھی پڑھو اور سورۃ بھی اور آخری رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھو۔

سوال ۱۰: اب یہ سات حدیثیں ہیں جو الگ حکم دیتی ہیں آپ کا عمل کس حدیث پر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب: ہمارا عمل ساتوں پر ہے۔ ہر ایک حدیث کا الگ محل ہے سورہ فاتحہ ہر شخص کے لئے لازمی ہے (حدیث عبادہ بن صامتؓ وغیرہ) امام و منفرد کو سورہ فاتحہ کے علاوہ بھی پڑھنا چاہیئے (حدیث ابو سعیدؓ و ابوہریرہؓ وغیرہ) مقتدی کو جھری رکعات میں سورہ فاتحہ سے زیادہ نہیں پڑھنا چاہیئے۔ (حدیث عبادہ وغیرہ) مقتدی کو بلند آواز سے نہیں پڑھنا چاہیئے۔ بلکہ دل میں پڑھنا چاہیئے۔ (حدیث ابوہریرہؓ وغیرہ) مقتدی کو سری رکعات میں فاتحہ پڑھنی چاہیئے اور سورت بھی (حدیث علیؓ) مقتدی کو جھری رکعات میں سورہ فاتحہ پڑھنی چاہیئے۔ (حدیث عبادہؓ وغیرہ) لیکن امام کے ساتھ ساتھ نہیں بلکہ امام کے سکتات میں (حدیث سکتہ) تمام احادیث اپنے اپنے محل پر ہیں۔ کسی میں کوئی تعارض نہیں۔ سب پر عمل کرنا شان ایمان ہے۔

سوال ۱۱: حدیث عبادہؓ میں مقتدی کا ذکر نہیں۔

جواب: حدیث عبادہؓ میں خطاب ہی آپ ﷺ نے مقتدیوں سے فرمایا ہے حضور ﷺ کے الفاظ یہ ہیں

لاتقروٗا بشیٔ من القرآن اذا جهرت الامام القرآن فانه لاصلوة لمن لایقرأ بها

یعنی جب میں بلند آواز سے قرأت کروں تو قرآن میں سے کچھ بھی نہ پڑھو۔ سوائے سورہ فاتحہ کے اس لئے کہ اس کے بغیر نماز ہی نہیں ہوتی۔ (ابوداوٗد)

سوال ۱۲: حدیث عبادہ میں تو تم نے تینوں کو داخل کردیا کیونکہ تم کو وہاں اس کی ضرورت تھی اور حدیث عمرو بن شعیب میں مقتدی کو علیحدہ کردیا کیونکہ یہاں تم کو اسکی ضرورت نہ تھی۔

جواب: حدیث عبادہ میں حکم عام ہے اور خطاب خاص ہے۔ لہذا خود رسول اللہ ﷺ نے ہی مقتدی اور غیر مقتدی کو اس میں شامل کردیا۔ ہمارا کیا قصور ہے؟ حدیث عمرو بن شعیب میں اگرچہ حکم عام ہے لیکن عبادہؓ کی حدیث نے جو نمبر ۱۱ میں اوپر درج کی گئی ہے مقتدی کو اس سے علیحدہ کردیا۔ لہذا یہاں بھی رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہی ہے ہم نے خاص کیا۔ ہم خود کچھ نہیں کرتے ہیں جو آپ ﷺ کہہ دیتے ہیں ہم تسلیم کرلیتے ہیں۔ ہم قیاس آرائی نہیں کرتے۔ حدیث سے حدیث کو خاص کرتے ہیں۔ اپنی رائے سے نہیں۔ پھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمرو بن شعیب کی حدیث میں دوسری سورت کا ذکر ہی کہاں ہے؟ یہ حدیث نمبر ۵ میں اوپر درج ہے اس میں صرف سورہ فاتحہ کا ذکر ہے یعنی اس میں اور حدیث عبادہؓ میں کوئی فرق ہی نہیں ایک ہی مضمون ہے لہذا اعتراض ہی لغو ہے۔ غالباً ان کا اشارہ حدیث ابوسعید کی طرف ہے۔ جو ۶ میں مذکور ہے۔ جواب اس کا وہی ہے جو اوپر نقل ہوا یعنی مقتدی بعض حالات میں تو سورۃ پڑھ سکتا ہے اور بعض حالات میں نہیں (حدیث عبادہؓ نمبر ۱۱ و حدیث علیؓ نمبر ۹)

سوال ۱۳: حدیث نمبر ۴ کو کہتے ہو کہ ضعیف ہے حالانکہ یہ بخاری کی حدیث ہے جس کے تم پیرو ہو؟

جواب: ہم ضعیف نہیں کہتے بلکہ حدیث عبادہؓ سے اس کو خاص کرتے ہیں مصنف کا بخاری کی حدیث سے کیا مطلب ہے اگر اس سے صحیح بخاری مراد ہے تو بالکل غلط ہے۔ یہ حدیث صحیح بخاری میں نہیں بلکہ جزء القرأت میں ہے یہ امام بخاری کی دوسری کتاب ہے۔ امام بخاری نے کئی کتابیں لکھی ہیں لیکن جو درجہ صحیح بخاری کو ملا وہ کسی کو نہیں۔ بہرحال ہم تو ہر صحیح حدیث کے پیرو ہیں خواہ وہ کہیں بھی ہو۔

سوال ۱۴: اگر جزء القرأت کی حدیثوں کو غلط بتاؤ گے تو امام بخاری کی کتاب کا نام لفظ صحیح بدلنا ہوگا۔

جواب: جزء القرأت کی حدیث ضعیف ہونے سے یہ کب لازم آتا ہے کہ صحیح بخاری کی حدیث ضعیف ہو۔ صحیح کی شرط تو صرف صحیح بخاری کے لئے ہے ورنہ امام بخاری کی دوسری کتابوں میں ضعیف حدیثیں بھی ہوتی ہیں یہ عجیب منطق ہے کہ فلاں کتاب میں حدیث ضعیف ہے تو صحیح بخاری ضعیف ہوگئی یہ محض دھوکہ دیا گیا ہے اور جاہل ہی اس سے دھوکہ کھا سکتے ہیں نہ کہ عالم اور مقصد یہی ہے اور کچھ نہیں۔

سوال ۱۵: حدیث نمبر ۵ کے متعلق کہتے ہو کہ ابوہریرہؓ کو مدینہ کی گلیوں میں منادی کا حکم نہیں تھا؟

جواب: کون کہتا ہے؟

سوال ۱۶: ہمارا امام تمہاری طرح مقتدی کا تابع نہیں ہوتا؟

جواب: تمہارے یہاں بھی امام تابع ہوتا ہے تم ہی نے آگے جا کر لکھا ہے کہ جماعت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کمزور سب ہوتے ہیں لہذا امام ہلکی نماز پڑھائے یہ مقتدی کی تابعیت نہیں تو اور کیا ہے۔ تم ہی کہتے ہو کہ امام کے لئے مستحب ہے کہ پانچ مرتبہ تسبیحات پڑھے تاکہ مقتدی باسانی تین مرتبہ پڑھ سکیں۔ خود سرورِ کائنات ﷺ مقتدی عورت کا لحاظ رکھتے تھے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں میں نماز کو طول دینا چاہتا ہوں لیکن بچے کے رونے کی آواز کان میں آتی ہے تو نماز میں تخفیف کردیتا ہوں مبادا اسکی ماں کی پریشانی کا باعث ہو۔ (بخاری) لیجئے امام الائمہ امام اعظم ﷺ تو تابع ہونے سے عار محسوس نہ کریں لیکن حنفی امام کو عار محسوس ہوتی ہے۔ آپ ﷺ کی ظہر کی پہلی رکعت اتنی طویل ہوتی تھی کہ اقامت کے بعد جانے والا پیشاب پاخانہ کے لئے جاتا اور واپس آکر وضو کرکے پہلی رکعت میں شامل ہوجاتا۔ (بخاری) یہ کس کی تابعیت تھی پھر عشاء کی نماز میں آپ ﷺ لوگوں کا انتظار کرتے تھے۔ اگر لوگ زیادہ ہوتے تو جلدی پڑھ لیتے اگر کم ہوتے تو تاخیر کرکے پڑھتے۔ پھر سکتوں میں سورہ فاتحہ پڑھنے کا حکم خود رسول اللہ ﷺ نے دیا۔ لہذا امام پر لازم ہے کہ وہ سکتے کرے اس میں اب آپ مقتدی کی تابعیت کہیں یا رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کہیں۔ ہم ایسے طعنوں سے نہیں ڈرتے۔ رسول اللہ ﷺ خود سکتے کرتے تھے۔ وقفے کرتے تھے اور انہی سکتوں اور وقفوں میں صحابہؓ سورہ فاتحہ پڑھتے تھے۔ (حدیث عمروؓ بن شعیب کتاب القرأت امام بیہقی) (و حدیث سکتات عن سمرہ بن جندبؓ ابو داؤد وغیرہ) لہذا ان سکتوں کی رعایت برائے مقتدیان اللہ کے رسول ﷺ کی سنت ہے۔ اور ہم اس پر عمل کرتے ہوئے فخر کرتے ہیں اور جو مقتدیوں کی رعایت نہ کرے یعنی مقتدیوں کی قرأت کے لئے سکتہ نہ کرے اسے بدعتی سمجھتے ہیں سنیئے عبداللہ بن عثمان فرماتے ہیں

قلت لسعید بن جبیر اقرأ خلف الامام قال نعم و ان سمعت قرأته انهم قد احدثوا مالم یکونوا یصنعونه ان السلف کان اذا ام احدهم الناس کبر ثم انصت حتی یظن ان من خلفه قد قرأ فاتحة الکتاب ثم قرء فانصتوا

یعنی میں نے (مشہور تابعی امام) سعید بن جبیر سے پوچھا کیا میں امام کے پیچھے قرأت کروں فرمایا ہاں قرأت کرو اگرچہ تم اس کی قرأت بھی سن رہے ہو ان لوگوں نے تو یہ بدعت نکالی ہے جو پہلے لوگ نہیں کرتے تھے۔ بے شک ہمارے سلف (صحابہؓ) میں سے جب کوئی امام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنتا تھا تو تکبیر تحریمہ کہہ کر خاموش رہتا تھا یہاں تک کہ وہ یہ گمان کرلیتا تھا کہ اب سب مقتدیوں نے سورۂ فاتحہ پڑھ لی ہوگی تو پھر وہ قرأت شروع کرتا تھا اور مقتدی خاموش رہتے تھے۔ (جزء القرأت امام بخاری ص ٦٢) گویا تمام صحابہ کرامؓ مقتدیوں کے تابع تھے۔ ان کی قرأت کے لئے طویل سکتے کرتے تھے۔ الغرض مقتدیوں کی قرأت کے لئے سکتے کرنا رسول اللہ ﷺ کا حکم، آپ کی سنت آپ کے صحابہ کی سنت، اب جو اس پر عمل کرتا وہ خوش قسمت ہے اور جو عمل نہیں کرتا وہ بقول حضرت سعید بدعتی ہے اور جو طعنہ بھی دے تو پھر وہ ذرا دل کو ٹٹول کر دیکھے کہ کیا کسی گوشہ میں ایمان کی رمق بھی باقی ہے یا نہیں؟

سوال ۱۷: حضور ﷺ نے فرمایا کہ ایک قوم ہوگی لمبے رکوع سجود کرے گی---------الخ

جواب: آپ ﷺ کا یہ فرمان خارجیوں کے متعلق ہے۔ حضرت علیؓ نے ان لوگوں کو پہچانا اور ان کے لاکھوں افراد کو تہ تیغ کیا۔

سوال ۱۸: تم اہلحدیث ہونے کا دعوے کرنے والے جاہل یہ کہتے ہو کہ جب امام رکوع میں جائے تو مسبوق نہ جائے بلکہ جلدی سے فاتحہ پڑھ کے رکوع کرے۔

جواب: غلط ہے امام رکوع میں جائے تو فوراً رکوع میں جائے ہاں تم یہ کہتے ہو کہ امام نماز پڑھاتا ہے تو پڑھنے دو تم شامل نہ ہو بلکہ اپنی نماز شروع کردو۔ یعنی سنت فجر، اچھا یہ بتاؤ کہ امام سلام پھیر دے تو مسبوق امام کی متابعت کرے یا نہیں؟ اگر نہیں کرے تو پھر تمہارا عام قاعدہ کہاں گیا؟

سوال ۱۹: صحابہ کرامؓ سورۂ فاتحہ پڑھتے تھے لیکن جب یہ آیت نازل ہوئی کہ جب قرآن پڑھا جائے تو خاموش رہو تب چھوڑ دیا۔

جواب: جھوٹ بے سند و بے ثبوت ہے۔ صحابہ کرامؓ تو سعید بن جبیر کے زمانہ میں بھی سورۂ فاتحہ پڑھتے تھے ان کے امام مقتدیوں کی قرأت کے لئے طویل سکتے کرتے تھے جیسا کہ اوپر نمبر ١٦ میں گذرا۔

سوال ۲۰: کشف الابرار میں ہے کہ دس صحابی مثلاً خلفاء اربعہ وغیرہ فاتحہ خلف الامام سے منع کرتے تھے؟

جواب: جھوٹ ہے کسی حدیث کی کتاب میں یہ روایت نہیں ہے کشف الابرار والے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے من گھڑت بات لکھ کر دھوکہ دیا ہے۔ یا انہوں نے غلط حوالہ دے کر عوام الناس کو دھوکہ دیا ہے اہلحدیث ایسے دھوکہ میں نہیں آتے۔

اس کتاب کے متعلق سوالات ختم ہوگئے۔ ایک دو مرتبہ شروع میں مجھے بھی ایسی کتابوں سے دھوکہ ہوا تھا لیکن اب تو ہر چیز اللہ کے فضل و کرم سے روزروشن کی طرح عیاں ہے اب میں بہ آسانی سمجھ جاتا ہو کہ کہاں کہاں فریب سے کام لیا گیا ہے مگر بیچارے جاہلوں کا کیا حشر ہوگا؟ انہیں کیا خبر کہ معاملہ کیا ہے؟ وہ تو کشف الابرار جیسی کتابوں کا نام سن کر ہی مرعوب ہوجاتے ہوں گے۔ ایسے جاہلوں کو متنبہ کرنا آپ کا ہمارا فرض ہے آگے اللہ مالک ہے۔

رفع یدین کے سلسلے میں جو احادیث آپ کے داماد نے لکھی ہیں ان کا جواب سنئے عبداللہ بن مسعودؓ کی حدیث کو چھ جگہ لکھا ہے اور دھوکہ یہ دیا ہے کہ گویا یہ چھ حدیثیں ہیں عبداللہ بن مسعودؓ کی حدیث کا جواب پہلے کسی عریضے میں دے چکا ہوں۔ غالباً آپ کے پاس محفوظ ہوگا۔ امام ابن حبان نے لکھا ہے کہ اہل کوفہ کی یہ سب سے اچھی دلیل ہے حالانکہ یہ بھی بہت ضعیف ہے۔ اس میں کئی علتیں ہیں۔ جو اسے باطل بنارہی ہیں (نیل الاوطار) امام نووی نے لکھا ہے کہ اس کے ضعف پر محدثین کا اتفاق ہے۔ (خلاصہ) امام شافعی، امام عبداللہ بن مبارک وغیرہ ائمہ دین نے کہا ہے کہ یہ حدیث ثابت نہیں۔ امام بخاری نے اسے غیر محفوظ بتایا ہے۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں یہ حدیث ان معنوں اور ان لفظوں کے ساتھ صحیح نہیں امام محمد نے اپنی موطا میں اس کو نقل نہیں کیا حالانکہ یہ ان کی سب سے بڑی دلیل تھی اور کوفہ ہی میں پرورش پارہی تھی پھر اگر یہ صحیح بھی ہو تو اس میں عبداللہ بن مسعودؓ کا انفراد ہے اور یہ ان کی بھول ہے اسی طرح چند اور بھولیں ان سے ہوئی ہیں مثلاً رکوع میں تطبیق کرنا سجدہ میں ہاتھ بچھانا۔ جماعت میں دو مقتدیوں کو امام کے برابر کھڑا کرنا وغیرہ۔ خود حنفی بھی یہ باتیں تسلیم نہیں کرتے۔ بس اسی طرح ہم عدم رفع تسلیم نہیں کرتے اس لئے کہ ان کا بیان جمہور صحابہؓ کے بیان کے خلاف ہے ابراہیم نخعی کا یہ کہنا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو پچاس مرتبہ رفع یدین نہ کرتے ہوئے دیکھا بے ثبوت ہے اور ان کا یہ کہنا کہ حضرت وائلؓ نے صرف ایک مرتبہ رفع یدین کرتے دیکھا بھی احادیث کے خلاف ہے۔ امام بخاری نے اپنی کتاب میں ابراہیم نخعی کے ان دونوں قولوں کی سخت تردید کی ہے۔ ہم اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے ثبوت اقوال سے مرعوب نہیں ہوتے خواہ کہنے والا کوئی ہو۔

دوسری حدیث انہوں نے براء بن عازبؓ کی نقل کی ہے یعنی رسول اللہ ﷺ شروع نماز میں رفع یدین کرتے تھے ثم لایعود پھر نہیں کرتے تھے۔ امام ابوداؤد نے لکھا ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں۔ امام احمد نے کہا ہے کہ یہ حدیث واہیات ہے یزید بن ابی زیاد نے اس میں "لایعود" بڑھادیا ہے۔ ایک زمانہ تک وہ اس جملہ کو بیان نہیں کرتے تھے پھر کرنے لگے امام سفیان کہتے ہیں کہ میں نے پہلے یہ حدیث یزید بن ابی زیاد سے سنی تھی اس میں "لایعود" نہیں تھا بلکہ یہ تھا کہ آپ ﷺ رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد رفع یدین کرتے تھے جب یزید بوڑھے ہوگئے تو کوفہ والوں نے ان کو یہ لفظ تلقین کئے اور انہوں نے کہنا شروع کردیا۔ امام بخاری نے لکھا ہے کہ تمام حفاظ حدیث نے جنہوں نے یہ حدیث یزید سے ان کی جوانی میں سنی تھی یہ لفاظ بیان نہیں کئے۔ پھر ان میں سے چند حفاظ کے نام لکھے ہیں امام ابوداؤد نے بھی یہی لکھا ہے اور انہوں نے بھی چند اور حفاظ کا نام تحریر کیا ہے پھر ایک مرتبہ یزید نے علی بن عاصم کے سوال پر خود ان لفظوں کا انکار کیا ہے اور صاف کہا ہے کہ لااحفظہ یہ مجھے یاد نہیں۔ الغرض کوفہ والوں کی سازش سے وہ غلطی میں مبتلا ہوگئے اور ان لفظوں کو متن حدیث میں شامل کردیا اور اصلی الفاظ نکال دیئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون افسوس کہ اس حدیث کو دلیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

تیسری دلیل حضرت عمرؓ کا فعل ہے کہ وہ رفع یدین نہیں کرتے تھے امام بخاری لکھتے ہیں

قد روی عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من غیر وجہ انہ رفع

یعنی حضرت عمرؓ سے کئی سندوں میں یہ بات ثابت ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ رفع یدین کرتے تھے (بخاری جزء رفع الیدین ص ۳۵) امام حاکم نے بھی فرمایا ہے کہ عدم رفع کی روایت شاذ ہے اس سے حجت قائم نہ ہوگی صحیح یہ ہے کہ حضرت عمرؓ رفع یدین کرتے تھے حضرت عمرؓ کی عدم رفع کی روایت کو ثوری نے بھی روایت کیا ہے لیکن اس میں لایعود نہیں ہے۔ ثم لایعود کو صرف حسن بن عیاش نے روایت کیا اور وہ متکلم فیہ ہیں ثوری ان سے اوثق ہیں پھر اس میں شبہ انقطاع بھی ہے۔ حضرت عمرؓ کے تو بیٹے پوتے سب رفع یدین کرتے تھے بلکہ بیٹے تو رفع یدین نہ کرنے والوں کنکریاں مارا کرتے تھے۔ (مسند امام احمد) حضرت عمرؓ نے ایک مرتبہ لوگوں کو نماز سکھائی تو رفع یدین کیا۔ نماز کے بعد فرمایا اسی طرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے تھے اور اسی طرح پڑھنے کا حکم دیا کرتے تھے۔ پھر صحابہؓ نے حضرت عمرؓ کی تصدیق کی (بیہقی خلافیات) یہ روایت متصل اور صحیح ہے (تسہیل القاری) امام تقی الدین لکھتے ہیں اس کے رجال معروف ہیں۔

چوتھی دلیل حضرت علیؓ کا عدم رفع۔

امام شافعی نے لکھا ہے کہ یہ ثابت نہیں امام عثمان دارمی فرماتے ہیں فهذا قد روی من ہذا الطریق الواہی یہ واہیات سند سے ہے۔ (بیہقی) امام بخاری نے اس پر جرح کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں حضرت سفیان ثوری (جو عدم رفع کے قائل مانے جاتے ہیں) نے اس حدیث کا انکار کیا ہے (کتاب القرأت ص۸) حضرت علیؓ تو خود رفع یدین کے راوی ہیں ان کی صحیح روایت ابوداؤد ترمذی میں ہے آپ کے داماد نے یہی چار دلیلیں نقل کی ہیں۔ اب علی العموم ان کے متعلق امام بخاری اور تمام محدثین کا فیصلہ سنئے

و لم یثبت عند اہل العلم عن احد من اصحابه صلی اللّٰه علیه وسلم انه لم یرفع یدیه

یعنی اہل علم کے نزدیک کسی صحابی کے ترک رفع یدین کی روایت ثابت نہیں (کتاب القرأت ص۴) آگے چل کر لکھتے ہیں

و لم یثبت عند اہل النظر ممن ادرکنا من اہل الحجاز و اہل العراق......... فلم یثبت عند احد منهم علم فی ترک رفع الایدی عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم لاعن احد من اصحاب النبی صلی اللّٰه علیه و سلم انه لم یرفع یدیه

یعنی حجاز اور عراق کے جن اہل نظر سے ہماری ملاقات ہوئی ان میں سے کسی کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کے عدم رفع کے متعلق کوئی حدیث ثابت نہیں اور نہ کسی صحابی کے عدم رفع کے متعلق کوئی روایت ثابت ہوئی۔ لیجئے خود عراقی علماء نے ان احادیث کو غیر ثابت مانا ہے۔ فللہ الحمد۔ عدم رفع کی یہی چند احادیث تھیں جو انہوں نے نقل کیں باقی احادیث تو سب موضوع ہیں یا بے محل ہیں باقی جوابات انشاء اللہ دوسرے خط میں دوں گا۔ اور بہت سے لوگوں کو ایسے ہی طویل خط لکھنے پڑتے ہیں ان لوگوں کو ابھی جواب دینا باقی ہے میں ست مجبور ہوں۔ معاف کیجئے گا اور دعا کیجئے گا اللہ تعالیٰ آپ کی اور میری پریشانیوں کو دور مائے۔ (آمین) طیب صاحب اور دیگر مسلم حضرات کو سلام کہہ دیجئے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منجانب مسعود

بخدمت مخدومی مکرمی جناب نواب صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ   چک لالہ مورخہ ۷ اکتوبر ۱۹۶۲ء

قبل ازیں ایک لفافہ ارسال کیا تھا۔ ملاحظہ سے گذرا ہوگا اب آپ کے باقی سوالات کا جواب تحریر کرتا ہوں باللہ التوفیق۔

سوال ۱: کیا شافعی وغیرہ بھی حنفیوں کو حق پر سمجھتے ہیں؟

جواب: یہ چاروں ایک دوسرے کو حق پر سمجھتے ہیں اگرچہ ایک زمانہ تک بڑے بحث ومباحثے اور آپس میں خونریزیاں ہوتی رہیں۔

سوال ۲: کتاب العلم الحدیث آپ نے دیکھی ہے؟

جواب: یہ کتاب میں نے نہیں دیکھی۔ نتائج التقلید پڑھی ہے اور اس میں جو سخت کلمات آئے ہیں ان کا جواب خود مصنف نے تمہید میں دے دیا ہے۔ ان کے علماء نے آیتیں گھڑیں حدیثیں گھڑیں اور ان کو اپنی کتابوں میں لکھا۔ اب اس کا جواب سوائے اس کے وہ کیا دے سکتے ہیں کہ نہیں یہ آیتیں اور حدیثیں گھڑی نہیں گئیں بلکہ موجود ہیں یا یہ کہ ان علماء سے ذہول ہوگیا۔ پہلا جواب تو قطعاً صحیح نہیں۔ دوسرے جواب کی گنجائش ہے الغرض ان علماء کا قرآن وحدیث سے نابلد ہونا ظاہر ہے۔ اب اگر اس کتاب میں کچھ ہوگا تو وہ بس اسی قدر کہ جاہلوں کو دھوکا دیا گیا ہوگا۔ بہرحال جواب تو ہر چیز کا ہوتا ہے۔ غلط ہو یا صحیح۔

سوال ۳: کیا حقیقت الفقہ کے حوالے غلط ہیں؟

جواب: غلط نہیں ہیں ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ بعض حوالے عربی کتب میں نہ ملتے ہوں اس لئے کہ حنفی تراجم سے نقل کئے ہیں ہوسکتا ہے کہ بعض اقتباسات مترجم کے ہیں اور نام عربی کتاب کا دے دیا گیا ہو۔ اور یہ انہوں نے مقدمہ میں لکھدیا ہے کہ کیونکہ تراجم کے نام سے اکثر لوگ ناواقف ہیں اس لئے میں اصل کتاب کا نام لکھوں گا۔ جو مشہور ہے اور مسئلہ ان تراجم سے اردو میں نقل کروں گا۔ ان حوالہ جات کا مقابلہ میں تراجم سے نہیں کرسکا کیونکہ تراجم دستیاب نہیں ہوئے۔ عربی میں دیکھا تو صفحات نہ مل سکے۔ بہرحال کیونکہ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقہ کے مسائل سے واقف ہوں اس لئے یہ کہہ سکتا ہوں کہ اکثر حوالہ صحیح ہیں اور اسی بناء پر باقی حوالہ جات بھی جن سے میں واقف نہیں ہوں ضرور صحیح ہوں گے۔

سوال ۴: یہ کہا جاتا ہے کہ علماء وارث انبیاء ہیں تو اس سے کیا مراد ہے۔

جواب: یہ ایک حدیث کا ترجمہ ہے حدیث ہی میں اس کے آگے اس کی تشریح ہے۔

و انما ورثوا العلم فمن اخذه اخذ بحظ وافر

یعنی انبیاء ورثہ میں علم چھوڑ جاتے ہیں پس جس نے یہ علم حاصل کیا اس نے بھرپور حصہ پالیا۔ (ابوداؤد، احمد، دارمی)

سوال ۵: طحاوی، دار قطنی، کیا یہ کتابیں مستند ہیں؟

جواب: کتب احادیث کے پانچ طبقات ہیں پہلا طبقہ بخاری مسلم موطا امام مالک پر مشتمل ہے۔ ان میں جتنی مسند حدیثیں ہیں سب بالکل صحیح ہیں دوسرے طبقہ میں ابوداؤد، نسائی اور ترمذی شامل ہیں اس طبقہ میں صحیح احادیث کی کثرت ہے اور کچھ حدیثیں ضعیف بھی ہیں۔ تیسرا طبقہ مسند احمد، دار قطنی، بیہقی طحاوی وغیرہ پر مشتمل ہے ان میں بہت سی احادیث صحیح ہیں اکثر ضعیف ہیں اور بعض موضوع بھی ہیں۔ چوتھا طبقہ دیلمی، ابن عدی، شاہین وغیرہ پر مشتمل ہے اس طبقہ میں شاید ہی کوئی حدیث صحیح ہو۔ بعض ضعیف اور اکثر موضوع ہوتی ہیں۔ پانچواں طبقہ خرافات کا پلندہ ہے جن میں ایک حدیث بھی صحیح نہیں ان میں شاعرانہ لن ترانیاں، صوفیاء کے بیانات، میلاد خوانوں کی گپیں ہوتی ہیں۔ نیل الاوطار بڑے پایہ کی کتاب ہے۔ یہ منتقی الاخبار کی شرح ہے شارح ہر حدیث پر وضاحت سے بحث کرتے ہیں صحیح ہے یا ضعیف، مطلب کیا ہے وغیرہ وغیرہ۔ ترغیب و ترہیب اسی نوعیت کی کتاب ہے جس نوعیت کی مشکوٰۃ شریف ہے۔ ترغیب میں ہر قسم کی حدیثیں ہیں لیکن امام منذری نے مقدمہ میں ہر حدیث کی صحت و ضعف کی علامت خود بتائی ہے لہذا دھوکہ نہیں ہوسکتا۔ یہ کتاب بھی بہت عمدہ ہے اور امام منذری کی تالیف ہے۔

سوال ۶: دلائل الخیرات کا پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اس کا پڑھنا بدعت ہے۔

سوال ۷: تفسیر قرآن سے کیا مراد ہے۔ ترجمہ پر بھروسہ کیا جائے یا تفسیر پر؟ تفسیر میں جو کچھ لکھا ہوتا ہے کیا اسے صحیح مان لیا جائے؟

جواب: اصل چیز تو ترجمہ ہی ہے اسی پر بھروسہ کرنا چاہیئے تفسیر اس ترجمہ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وضاحت ہوتی ہے۔ اس کی مدد سے آیات کے معانی اچھی طرح ذہن نشین ہوجاتے ہیں۔ بعض لفظی ترجمے سمجھ میں نہیں آتے تو ان کی وضاحت کے لئے دوسری آیات، احادیث، شان نزول وغیرہ لکھے جاتے ہیں اور اس طرح اس آیت کا صحیح مفہوم سامنے آجاتا ہے اور یہی اصل تفسیر ہے۔ باقی لن ترانیاں فقہی موشگافیاں لغو اور گمراہ کن ہوتی ہیں تفسیر کی ہر بات صحیح نہیں ہوتی۔ بلکہ تفسیروں میں بعض احادیث موضوع بھی ہیں۔ اس وقت سب سے اچھی تفسیر نواب صدیق حسن کی تفسیر ہے یا پھر تفسیر احسن التفاسیر۔

سوال ۸: شرح حدیث سے کیا مراد ہے حدیث کے ترجمہ پر عمل کریں یا شرح دیکھنی ضروری ہے؟

جواب: شرح سے مراد یہ ہے کہ اس کے مطالب و معانی پر بحث کی جائے اس سلسلہ کی مختلف احادیث کو جمع کیا جائے اگر ان میں تعارض ہو تو اس تعارض کو دفع کیا جائے اور ہر ایک کا موقع محل بتایا جائے۔ صحت و ضعف پر بحث کی جائے شرح دیکھ لینا اچھا ہوتا ہے ورنہ صحیح بخاری و صحیح مسلم جیسی کتابوں کا صرف ترجمہ بھی کافی ہے۔ نہ ان میں صحت و ضعف کا جھگڑا ہے نہ ناسخ و منسوخ کا۔ ہر چیز صاف ہے اور جو چیز ان کے خلاف ہے وہ یا تو ضعیف ہوتی ہے یا اس کا محل دوسرا ہوتا ہے۔ مستند شرحیں یہ ہیں فتح الباری، نیل الاوطار، عون المعبود وغیرہ۔

سوال ۹: علامہ وحید الزمان نے لکھا ہے کہ رفع یدین مستحب ہے فرض و واجب نہیں۔

جواب: یہ ان کی اجتہادی غلطی ہے جب اس کا ترک نہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہ کسی صحابی سے تو پھر ترک کیسے جائز ہوا۔ عبداللہ بن عمرؓ تو اس کے تارک کو کنکریاں مارا کرتے تھے (کتاب رفع الیدین امام بخاری) حضرت عمر بن عبدالعزیز خلیفہ راشد فرماتے ہیں کہ ہمیں بچپن سے اسکے ترک پر (مدینہ منورہ میں) تنبیہ کی جاتی تھی۔ (ان کا بچپن صحابہ کے دور میں گذرا تھا) (حوالہ مذکور)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منجانب مسعود

بخدمت جناب نواب صاحب مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ — چک لالہ ۱۳ نومبر ۱۹۶۲ء

آپ کا نوازش نامہ مورخہ ۲۷ اکتوبر ۶۲ ملا۔ خیریت معلوم ہو کر اطمینان ہوا۔ آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تبلیغ سے جماعت حقہ میں روز افزوں ترقی معلوم ہو کر بہت خوشی ہوئی۔
اللھم زدہ فزدہ ہذا تاویل رویاک قد جعلھا ربی حقا.
اب آپ اطمینان سے اپنا کام جاری رکھئے انشاء اللہ آپ کو دنیا میں بھی کامیابی نصیب ہو گی اور آخرت میں بھی، آپ کے داماد کا خط پڑھا۔ جوابات درج ذیل ہیں۔

تقلید

(۱) تقلیدِ شخصی بدعت ہے اور ہر بدعت دین میں اضافہ ہوتا ہے لہذا ہر بدعت شرک ہے۔

(۲) تقلید کی وجہ سے غلط فتووں پر عمل ہوتا ہے اور آیت و حدیث کو رد کر دیا جاتا ہے خواہ تاویل سے یا کسی اور بہانے سے۔ آیت و حدیث کی موجودگی میں اسکے خلاف فتوی پر عمل صریح ضلالت اور کھلا شرک ہے۔

(۳) تقلید کی وجہ سے فرقہ بندی پیدا ہوتی ہے اور جو کچھ گتھم گتھا ان تقلیدی فرقوں میں ہوتی رہی ہے تاریخ کے اوراق اس کے گواہ ہیں حتی کہ ان جھگڑوں کی وجہ سے کعبہ میں چار مصلے قائم کرنے پڑے۔ کیونکہ قرآن کی رو سے فرقہ بندی اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔ بلکہ فرقہ بندی کو اللہ تعالی نے منجملہ ایک عذاب کے شمار کیا ہے۔ اور یہ فرقے اس کو رحمت سمجھتے ہیں اور یہ صریح کفر ہے۔ اور قرآن کی مخالفت آیت یہ ہے

قل هو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم او من تحت ارجلکم او یلبسکم شیعا و یذیق بعضکم باس بعض انظر کیف نصرف الایات لعلهم یفقهون. (سورہ انعام رکوع۸)

کہہ دیجئے اللہ اس بات پر قادر ہے کہ تم پر اوپر سے عذاب بھیج دے یا تمہارے پیروں کے نیچے سے یا تمہیں فرقے فرقے بنادے اور ایک دوسرے کی مخالفت کا مزہ تم کو چکھائے دیکھئے ہم کس طرح آیت کو بدلتے ہیں تا کہ وہ سمجھ جائیں۔

زیارت نبوی ﷺ

اگر کسی حنفی کو زیارت نبوی ﷺ سے مشرف ہونا منقول بھی ہو تو ہم اس کی صحت تسلیم نہیں کرتے۔ ہوسکتا ہے کہ جس طرح کرامات و خرافات بعض اصلی یا نقلی اولیاء اللہ کی طرف منسوب ہیں۔ اور صریحاً غلط بلکہ بعض تو حقیقتاً کفر ہیں اسی طرح یہ قصے بھی گھڑ لئے گئے ہوں اور پیراں نمی پرند مریداں می پرانند والا قصہ نہ ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوم، ہمارا ایمان قرآن و حدیث پر ہے لہذا کسی گمراہ فرقہ کے کسی فرد کے متعلق ایسے قصے سننے میں آنا تو کجا اگر ہمارے دیکھنے میں بھی آجائیں تو اس کو اپنی آنکھ کی خطا کہیں گے اور ہمارا ایمان قرآن و حدیث پر رہے گا نہ کہ عینی مشاہدہ پر بعض عینی مشاہدے صریحاً غلط ہوتے ہیں مثلاً ریگستان میں سراب کا دکھائی دینا ریل گاڑی میں جب وہ چل رہی ہو دور کی چیزوں کا ریل گاڑی کی سمت دوڑتی ہوئی معلوم ہونا۔ چاند کا ہمارے ساتھ چلنا اور اس قسم کی کئی اور مثالیں ہیں۔ آنکھ خطا کر سکتی ہے لیکن قرآن و حدیث کا خطا کرنا ناممکن اور ایسے موقع پر آنکھ کو خطا وار نہ ٹھہرانا بے ایمانی کی دلیل ہے۔

سوم جو لوگ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا وہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ وہ آنحضرت ﷺ کی ہی شبیہ تھی۔ ہاں اگر انہوں نے بیداری میں رسول اللہ ﷺ کو بقید حیات دیکھا ہوتا جیسا کہ صحابہ کرامؓ نے دیکھا تھا اور پھر اسی شکل میں وہ خواب میں دیکھتے تو یقین ہو سکتا تھا کہ آپ ﷺ ہی ہیں اس لئے کہ اس صورت میں آنا شیطان کے لئے ناممکن ہے لیکن دوسری صورت میں آکر دھوکہ دے جانا عین ممکن ہے اور یہی ہوتا ہے میں نے تو ہمیشہ فساق و فجار اور بدعتیوں کو ہی دیکھا کہ وہ اپنے مشرف ہونے کی خبر دیتے ہیں۔ وہ کچھ بھی کہا کریں ہم قطعی اس کا انکار کرتے ہیں بلکہ اگر وہ فرضی داستان بھی نہ ہو تو شیطان کا کرشمہ ضرور ہے۔ بزرگوں کے واقعات میں ایسا ملتا ہے کہ اس نے ان بزرگوں کے سامنے اپنے آپ کو خدا ظاہر کیا۔ اور جو اس کے بہکائے میں آگئے وہ یہی سمجھتے رہے کہ ہم اللہ کے دربار میں حاضر ہیں۔ اور عقدہ کشائی بعد میں ہوئی۔

بس ان ہر سہ معیار پر محمد ہاشم صاحب اور مولوی محمد قاسم نانوتوی صاحب کے واقعات کو رکھا جا سکتا ہے۔ اس قسم کی باتیں غیر مسلموں میں بھی پائی جاتی ہیں۔ یہ کوئی عجوبہ چیزیں نہیں کہ ان کی وجہ سے ایمان کو خراب کیا جائے۔ مولوی قاسم صاحب نے حیات نبوی اور ختم نبوت کے سلسلے میں جو کچھ کہا وہ اب کسی پر پوشیدہ نہیں رہا۔ حتی کہ حیات النبی ﷺ کے مسئلہ پر علمائے دیوبند میں سخت اختلاف پیدا ہو گیا۔ جس کو رفع کرنے کی غرض سے مولوی طیب صاحب تشریف لائے اور صلح کرا کے گئے۔ اگرچہ اختلاف کی نوعیت باقی ہے لیکن اختلاف کا اعلان و تبلیغ روک دی گئی۔ ختم نبوت کے سلسلہ میں ان کی عبارتیں قادیانیوں کے لئے بڑی مفید ثابت ہوئیں ہم یہ تو کر سکتے ہیں کہ خاموش رہیں لیکن یہ نہیں کر سکتے کہ ان کو بزرگ مان کر راہ حق چھوڑ بیٹھیں۔ اگر وہ خود راہ حق پر ہوتے پھر بھی ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی غلطی کا اتباع حرام تھا نہ یہ کہ وہ راہ حق پر ہوں ہی نہیں۔ پھر بھی ان کی غلطی کو سراہنا کیا معنی۔ ان کا قصور یہ ہی کیا کم ہے کہ دہلی کے کتاب و سنت کے مدرسہ کے مقابلے میں حنفی مذہب کی حفاظت کی خاطر انہوں نے دیوبند میں مدرسہ قائم کیا۔ اب اس کو کتاب و سنت کا بغض کہیئے یا حنفی مذہب کی عصبیت و حمیت۔۔۔۔۔

رفع یدین

رفع یدین کرنا اور نہ کرنا دونوں جائز ہیں؟ یہ کس طرح صحیح ہوسکتا ہے جب کہ عدم رفع کی کوئی روایت صحیح نہیں اور اگر صحیح بھی مان لی جائے تو عبداللہ بن مسعودؓ کی بھول متصور ہوگی۔ اس لئے کہ ان سے اس قسم کی کئی اور بھولیں منسوب ہیں جن بھولوں پر کسی کا عمل نہیں بلکہ وہ منسوخ اور غیر صحیح سمجھی جاتی ہیں۔ اگر دونوں طرح جائز بھی ہو تو دونوں طرح سنت نہیں ہوسکتا۔ اس لئے کہ ترک عمل کوئی عمل ہی نہیں جس کو سنت کہا جائے سنت تو عمل ہوتا ہے ترک عمل کو صرف جائز تو کہہ سکتے ہیں لیکن سنت نہیں کہہ سکتے۔ اس لحاظ سے بھی رفع یدین کا درجہ عدم رفع یدین سے بڑھ جاتا ہے اگر صرف اولویت کا فرق ہوتا تو پھر حنفی اس سے اتنا کیوں چڑتے؟

فاتحہ خلف الامام

فاتحہ خلف الامام کے متعلق بھی اختلاف بہت شدید ہے ایک کے ہاں فرض عین، دوسرے کے ہاں پڑھے تو قرآن کی مخالفت، منہ میں انگارے بھرے جائیں یوں کہیئے کہ یہ لوگ اب ڈھیلے پڑتے جارہے ہیں اس لئے اس قسم کی نئی باتیں کرنے لگے ہیں۔

اب آپ کے خط میں مندرجہ سوالات کے جوابات سنیئے۔

۱) بوہرہ فرقے کے عقائد کا کوئی خاص علم تو نہیں بہرحال یہ بھی شیعوں کا ایک فرقہ ہے بعض بوہرے سنی بھی ہوتے ہیں۔ طاہر سیف الدین صاحب بوہروں کے امام ہیں، بوہروں میں ایک اور فرقہ بھی ہے جس کے امام آغا خاں ہیں ان کے عقائد بہت خراب ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ طاہر سیف الدین صاحب کو سیدنا ان کے فرقہ والے کہتے ہیں نہ کہ ہم۔

۲) شیعہ فرقے نے کہاں غلطی کی ہے؟ یہ فرقہ عبداللہ بن سبا یہودی کی ایجاد ہے جس نے اہل بیت کی محبت کے بہانے بہت سی غلط باتیں دین میں داخل کردیں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ وغیرہ کو غاصب کہا۔ منافق کہا۔ اہل بیت کے فضائل میں احادیث گھڑیں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کا ایک فرضی حصہ بھی تسلیم کیا جو امام مہدی غائب لے کر آئیں گے۔ شروع شروع میں یہ لوگ سیاسی اختلاف کے ساتھ رونما ہوئے لیکن آہستہ آہستہ ان کا ایک مذہب بن گیا۔

۳) فدک ایک باغ تھا جو بغیر لڑے فتح ہوا تھا۔ یہ باغ بطور فے رسول اللہ ﷺ کے قبضہ میں رہا۔ یعنی بہ حیثیت حاکم کے آپ کا اس پر تصرف تھا۔ حضرت فاطمہؓ یہ سمجھیں کہ یہ حضور ﷺ کا مال ہے لہذا ہمیں ترکہ ملنا چاہیئے حضرت ابوبکرؓ نے حدیث سنادی کہ "انبیاء کا کوئی وارث نہیں جو کچھ وہ چھوڑ جائیں صدقہ ہوتا ہے" حضرت فاطمہؓ اس پر خاموش ہو گئیں اور پھر بات نہ کی۔ حضرت عائشہؓ کا خیال ہے کہ ناراضگی کی وجہ سے بات نہیں کی۔ حالانکہ اس میں حضرت ابوبکرؓ سے ناراض ہونے کی تو کوئی وجہ نہیں ہے۔ ہاں یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ فیصلہ نبوی ﷺ سے خفا ہو گئیں تو یہ کیسے ممکن ہے۔ بہر حال حضرت عائشہؓ کا یہی خیال تھا اور اسی بناء پر وہ سمجھیں کہ جنازہ میں بھی شریک نہیں کیا صحیح بخاری میں یہ سب باتیں ہیں صحیح بخاری میں اس طرح ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کو آپ کے انتقال کی خبر نہ کی۔ یہ نہیں کہ حضرت فاطمہؓ نے وصیت کی تھی کہ وہ نہ آنے پائیں یہ غلط ہے رات کا وقت تھا (بخاری) اسی وجہ سے شاید حضرت ابوبکرؓ کو اطلاع نہ کی گئی۔ بہر کیف حضرت عائشہؓ نے اپنا گمان ظاہر کیا ہے۔ دوسری کتابوں میں یہ بات ملتی ہے۔ کہ وہ حضرت ابوبکرؓ سے ناراض نہیں تھیں۔ بلکہ خوش تھیں۔ اور اگر بالفرض محال ہم فرض بھی کرلیں کہ وہ حضرت ابوبکرؓ سے ناراض تھیں تو کس بات پر؟ فیصلہ نبوی ﷺ سنانے پر اگر فیصلہ سنکر وہ دل میں تذبذب اور رنجش محسوس کریں تو پھر ایمان کی خیر نہیں قرآن کی آیت صاف ہے

فلاوربک لایؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لایجدوا فی انفسھم حرجا (سورۃ النساء، آیت ٦٥)

شیعہ صاحبان سے کہئے کہ انہوں نے فیصلہ نبوی ﷺ تسلیم نہیں کیا لہذا اب آپ ان کا ایمان ثابت کیجئے۔ سر سید احمد خان عقیدتاً و عملاً اہل حدیث تھے لیکن تفسیر کے سلسلے میں ان سے چند فاش غلطیاں ہوئی ہیں جن کی وجہ سے ان کے ایمان تک میں شبہ پیدا ہوجاتا ہے۔ مثلاً فرشتوں کا انکار وغیرہ مولانا مودودی عقیدتاً تو اہل حدیث کے قریب معلوم ہوتے ہیں لیکن عملاً وہ حنفی ہی ہیں اور کچھ اسی انداز سے سوچتے ہیں حدیث کے معاملہ میں ان کا موقف بہت خطرناک ہے۔

فقط مسعود

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مختصر

الترغیب والترہیب

تصنیف: شیخ الاسلام حافظ ابنِ حجر عسقلانیؒ

ترجمہ: محمد خالد سیف، اسلامی نظریاتی کونسل اسلام آباد

محدثینِ کرامؒ نے سرمایہ حدیث کی حفاظت کیلئے جہاں دیگر بیشمار موضوعات پر کتب مرتب فرمائیں۔ وہاں انہوں نے ترغیب و ترہیب سے متعلق احادیث کی جمع و ترتیب کا فرض سرانجام دیا۔ ان احادیث نبویہ میں انسان کے دل میں اعمالِ صالحہ اور اخلاقِ حسنہ سے اپنے آپ کو آراستہ کرنے کا شوق پیدا کیا گیا ہے نیز بُرے اعمال و اخلاق سے بچنے کی تلقین کی گئی، ان کے انجام سے ڈرایا گیا اور آخرت میں ان کی سزا بیان کی گئی ہے۔

اس موضوع پر لکھی گئی کتب میں سب سے زیادہ مشہور کتاب امام حافظ عبدالعظیم منذریؒ کی الترغیب والترہیب ہے۔ بلند پایہ محدث اور صحیح بخاری کے شارح حافظ ابنِ حجر عسقلانی نے اس کتاب کا اختصار کیلئے ضعیف اور مکرر روایات کو حذف کر کے صرف انہی احادیث پر اکتفا کیا جو سند اور متن کے اعتبار سے قوی اور صحیح ترین ہیں جسکی وجہ سے یہ اپنے موضوع کی ایک لطیف اور حسین کتاب ہے۔ اس کتاب کا اردو زبان میں پہلی بار سلیس اور شگفتہ ترجمہ پیشِ خدمت ہے مطالعہ فرمائیے اور دل کی دنیا آباد کیجئے "عنقریب زیورِ طباعت سے آراستہ کی جارہی ہے"

رابطہ کے لئے: تنظیم الدعوة الی القرآن والسنة

I/۶۳۹م مسجد الرحمٰن گوالمنڈی راولپنڈی